رسالہ بزبان اُردو دربیان علوم معانی و بیان و بدیع و عروض و قافیہ و اقسام نظم و نثر و فصاحت

مصنفہٗ

دبیر با توقیر نحریر عدیم النظیر سحبان عصر حسّان دہر المعی لوذعی ذوی الرای الصائب بلند فکر ذوفنون

منشی دیبی پرساد صاحب متخلص بہ سحر بدایونی

ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایون

بعد نظر ثانی مصنف ممدوح و اضافۂ فوائد و نکات و محذوفات مطبوعۂ سابق

حسب خواہش شائقان

بار سوم

بمقام لکھنؤ

مطبع نامی منشی نول کشور مین بکمال خوش اسلوبی چھپا

بماہ جنوری ۱۹۰۶ء

ان من البیان لحکمۃ و ان من الشعر لسحرا

نسخہ بدیع شگرف خلاصہ علم معانی و بیان و بدیع و عروض و قافیہ و اقسام نظم و نثر و فصاحت میں جناب سید بافادت

معیار البلاغۃ

بعد نظر ثانی جناب مصنف و اضافہ فوائد و نکات و غزلیات مطبوعہ سابق حسب خواہش شائقان بار سوم

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاملترین صناعتِ کلام حمد اُس ناظم امورات تمامۂ مخلوقات کی ہی جسنے اپنے فضل وافر سے بحور مختلفۂ عروض کو مثل بحار سبعۂ ارض کے کمال موزونیت سے زبانِ شعرا پر جاری فرمایا اور بالغترین فصاحت مقال ستایش اُس موجد علوم عالم صوری و معنوی کی ہی کہ اپنے لطف کامل سے واسطے زینت عبارات کے طریقۂ ایجاد صنائع و بدائع لفظی و معنوی کا بتایا اما بعد بندہ ہیچمیرز ہیچمدان ژولیدہ بیان نابلد کوچۂ تحقیق دست و پا گم کردہ قلزم تدقیق بے بضاعت و کم استعداد اضعف العباد دیبی پرشاد متخلص بہ سحر متوطن بدایون علما و شعراء نامدار کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ یہ رسالہ مشتمل ہی علوم بلاغت کو کہ حسب فرمایش احباب زبان اُردو مین کتب معتبرۂ عربی و فارسی سے تالیف و ترجمہ کرکے معیار البلاغت سے موسوم کیا مشتمل ہی چھ باب اور خاتمہ پر باب اول علم معانی مین باب دوم علم بیان مین باب سوم علم بدیع مین باب چہارم علم عروض مین باب پنجم علم قوافی مین باب ششم اقسام نظم و نثر مین خاتمہ فصاحت کے بیان مین

قطعۂ تاریخ تصنیف

ہو چکا ختم یہ رسالہ جب ✤ شایق اسکا ہوا ہر اہل کمال ✤ فکر تاریخ مین نے کی جب سحر ✤ آئی آواز غیب سے فی الحال ✤ معنوی ہجری عیسوی صوری ✤ اک ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ سال

باب اول علم معانی مین

علم معانی وہ ہی جسکے ذریعے سے کلام کو مقتضائے مقام کے موافق ادا کرنے مین خطا نہو۔ اور کلام وہ ہی جو دو یا زیادہ کلمون سے مرکب ہو پس اگر وہ بے اسناد ہو جیسے زیدکا غلام یا اچھا آدمی تو کلام ناقص ہی اور

اگر بالاسناد ہی یعنی ایسا کہ سکوت متکلم کا اسپر صحیح ہی تو کلام تام اور وہ دو قسم ہی اول خبر جسکے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کہ سکین جیسے زید کھڑا ہی اسمین زید مسند الیہ کہلاتا ہی کھڑا مسند دوسرے انشا جسکے قائل کو جھوٹا سچا نہ کہ سکین بلکہ وہ طلب یا خواہش پر دلالت کرتا ہو جیسے زید کو مار۔

فصل اول اسناد خبری کا بیان۔ خبر سے فوائد مفصلۂ ذیل مطلوب ہوتے ہین اول سامع نا واقف کو واقف کرنا مثنی **شعر** وہ بولا کہ گودرز جنگ آزما ٭ خداوند ہی خیمۂ سرخ کا ٭ دوم سامع کو جتانا کہ متکلم بھی مثل سامع واقف ہی جیسے کوئی شخص زید کی تعریف کرتا ہو دوسرا کہے کہ ہان صاحب زید بہت اچھا آدمی ہی سوم دانا کو بمنزلہ نادان قرار دیکر خبر دیجاتی ہی جہان کہ وہ اپنے علم پر عامل نہو اور غرض اُس سے ترغیب و تحریض سامع ہوتی ہی جیسے کسی ظالم سے کہین کہ ظلم کرنا گناہ ہی لا اعلم **شعر** آنکھین خدا نے دیکھنے کو دی ہین میری جان ٭ دیکھا کسی نے تیری طرف کو تو کیا ہوا ٭ اگرچہ مضمون مصرعۂ اول سے تمام خلق واقف ہی مگر چونکہ مخاطب دیکھنے کا مانع ہی لہذا اُسکو ناواقف فرض کرکے مطلع کیا گیا چہارم لذت مکالمہ کے واسطے مثلاً شب وصل کے لطف کو کسی محرم راز سے بار بار مفصل بیان کرنا پنجم اظہار تمکنت مصنف قصۂ شاہ روم **شعر** ہزارون ہین مرے محکوم و نوکر ٭ کہ جنکا خوف مانے ہفت کشور ٭ ششم تفجع یعنی شیون اور بین مومن **شعر** حیف اپنی تلخکامی و شوریدہ طالعی ٭ جس سے کہ زندگی کا مزہ بھا نہین رہا ٭ ہفتم تحسر فراق **شعر** حسرت ذرا بھی دل سے نہ نکلی ہزار حیف نکلا ادھر وہ گھر سے اِدھر جی نکل گیا ٭ ہشتم اظہار عجز و ضعف مثنی **شعر** مین افتادہ یارب سرِ خاک ہون ٭ ستم دیدۂ جورِ افلاک ہون ٭ نہم مناجات و طلب حاجات جیسے ای خدا تو نے سب کچھ دیا مگر بیٹا نہ دیا۔ خدا کو خبر دینا مراد نہین بلکہ التجا ہی کہ عنایت کر مومن **شعر** ندیا رحم ٹک بتون کے شگین کیا کیا ہاے یہ خدا صاحب ٭ سوائے اسکے اور بہت سے فوائد اخبار کے ہین جو خوض و تامل سے دریافت ہو سکتے ہین۔ اب واضح ہو کہ مخاطب اگر خالی الذہن اور بے تردد ہو تو موکدات کی کچھ حاجت نہین ہوتی ورنہ بقدر شک و تردد مخاطب کے موکدات کی حاجت پڑتی ہی اور الفاظ تاکید کے بہت ہین جیسے جلدی اور اصلا اور ہرگز اور بیشک اور الفاظ مرادف قسم یاس **شعر** ہون وہ ثابت رہِ الفت مین کہ جون نقش قدم ٭ جب تلک مٹ نہین لیتا نہین اصلا ہلتا ٭ رنگین **شعر** یہ مہراجی ہی جانے ہی ترے گلشت کے عالم کو ٭ شاہد ہے کچھ تقصیر یہ مجھسے ہو نہین سکتی ٭

فائدہ اسناد خواہ خبری ہو خواہ انشائی دو قسم ہی حقیقی عقلی و مجاز عقلی حقیقی عقلی وہ ہی کہ کسی امر کو اپنے عندیہ اور اعتقاد بموجب دوسرے امر کی طرف منسوب کرنا جیسے کسی موحد کا قول کہ خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور جیسے کسی دہریے کا قول کہ مینھ نے نباتات کو اُگایا اگرچہ فی الواقع خدا مینھ کے ذریعے سے اُگاتا ہی مگر دہریے کے اعتقاد مین مینھ ہی اُگانے والا ہی اور جیسے زید آگیا خواہ واقع مین آیا ہو خواہ نہ آیا ہو مگر قائل کو آتا ہی معلوم ہو دوسرے مجاز عقلی یعنی کسی امر کو کسی تاویل سے اُسکے ملابس کی طرف اسناد کرنا اگر اعتقاد متکلم ایسا نہو مثلاً نہر جاری ہی۔ قارورے مین حرارت ہی۔ بادشاہ نے قلعہ بنایا۔ چراغ جلتا ہی۔ ہانڈی پک رہی ہی۔ آگ نے فلان گھر جلا دیا۔ عشق نے مجھے مار ڈالا حالانکہ قائل جانتا ہی کہ پانی جاری ہی۔ بول مریض مین حرارت ہی۔ معمارون نے بحکم بادشاہ قلعہ بنایا۔ بتی اور تیل جلتا ہی۔ ہانڈی کے اندر کی چیز پک رہی ہی۔ خدا نے آگ کے ذریعہ سے گھر جلا دیا اور عشق کے ذریعے سے مجھے مار ڈالا انمین تاویل ظرف و مظروف یا عام و خاص یا کل و جز یا سبب و مسبب کی ہی۔ مجاز عقلی خبر کے ساتھ مخصوص نہین بلکہ انشا مین بھی ہوتا ہی ذوق **شعر** نام منظور ہی تو فیض کے اسباب بنا ٭ پل بنا چاہ بنا مسجد و تالاب بنا ٭ مراد یہ کہ بذریعہ معمارون کے بنوا۔

فصل دوم

مسند الیہ کے بیان مین۔ مسند الیہ کبھی حذف بھی ہو جاتا ہی مگر کوئی قرینہ حذف کا ضرور ہوتا ہی مثلاً سوال (کیسا مزاج ہی) کے جواب مین اچھا ہی۔ کبھی بغرض اظہار عظمت مسند الیہ کہ متکلم اُسکا ذکر اپنی زبان سے بے ادبی سمجھتا ہی۔ غالب **شعر** ای ترا لطف زندگی افزا ٭ ای ترا عہد فرخی فرجام ٭ یعنی ای ممدوح۔ یا بنظر حقارت مسند الیہ۔ ذوق **شعر** ہی مین کہان جو تاب رُخ سیمتن مین ہی ٭ جالا سا عنکبوت کا چرخ کہن مین ہی ٭ یعنی ماہ جالا سا ہی۔ یا اس غرض سے کہ در صورت ضرورت اُس سے منکر ہو جاوے جیسے بڑا خراب آدمی ہی۔ حالانکہ ذکر زید کا ہو اور حذف نام اسلیے ہی کہ وقت ضرورت کہ سکے کہ مین زید کو نہین کہتا۔ یا متکلم کو اُسکے تعین کا دعوی ہو۔ لطف **شعر** ایک دن حال دل زار نہ کہا نہ سُنا ٭ سچ تو یہ تجھ سا بھی دلدار نہ دیکھا نہ سنا ٭ فاعل ہر فعل کا محذوف ہی۔ بر **شعر** اتنی گذری جو ترے ہجر مین سو اُسکے سبب ٭ صبر مرحوم عجب مونس تنہائی تھا ٭ یعنی عمر گذری یا بسبب تنگی وقت کے مقام تحذیر مین جیسے کاٹا کاٹا۔ یعنی سانپ نے کاٹا بچو۔ یا یہ کہ بعد حذف مسند الیہ کو اس طرح ذکر کرین کہ اسکا مسند الیہ ہونا ثابت ہو جاوے۔ قائم **شعر** کسی بلا مین پھنسے قید ہو جاتے بلا

ہر آدمی کو خدا تجھیہ مبتلا نہ کرے ٭ مصرعہ اول مین مسند الیہ آدمی ہی جو مصرعہ دوم مین مذکور ہی یا اسکا ذکر کر وہ ہو نسیم شعر حوض اسکی ہوئی یہ دیکھتے ہی ٭ فوارہ تو گم خزانہ باقی ٭ یعنی مقعد حوض ہوئی۔ کبھی مسند الیہ کو حذف کر کے صرف مفعول کو لکھتے ہین اور فعل مجہول لاتے ہین جیسے زید جنگ مین مارا گیا۔ مارنے والے کا ذکر کچھ ضرور نہ تھا مقصود سامع و متکلم کا زید کی حالت سے تھا فعل مجہول لانے کا فائدہ کبھی یہ ہوتا ہی کہ فاعل عالیشان اور مفعول کم حیثیت ہو تو فاعل کے ذکر مین اسکی خفت ہی جیسے فلان سپاہی کو انعام ملا حالانکہ معلوم ہی کہ بادشاہ نے دیا کبھی فاعل کم قدر ہوتا ہی اور مفعول عالی شان اور ذکر مین اسکے خفت جیسے بادشاہ قتل کیا گیا حالانکہ معلوم ہی کہ ایک سپاہی نے قتل کیا۔ ذکر مسند الیہ کا سبب یہ ہوتا ہی کہ وہ اصل ہی یا قرینے پر اعتماد کلی نہین احتیاطاً ذکر کرتے ہین۔ یا سامع غبی ہو قرینہ فہم نہو یا واسطے توضیح مطلب کے میر شعر محبت ہی اس کارخانے مین ہی ٭ محبت سے سب کچھ زمانے مین ہی ٭ محبت سے کسکو مہواہی فراغ ٭ محبت نے کیا کیا کھلائے ہین باغ ٭ یا واسطے اظہار تعظیم کے جہان اسم مسند الیہ لفظ تعظیم ہے جیسے جہان پناہ تشریف لائے۔ یا واسطے تبرک کے۔ پیر و مرشد برحق رونق افروز ہوے یا واسطے ترحم کے۔ ذوق شعر قاصد جو وان سے آیا تو شرمندہ مین ہوا ٭ بیچارہ سینہ چاک گریبان دریدہ تھا ٭ یا واسطے اظہار اہانت کے۔ جرأت قطعہ کل محرم راز اپنے سے کہتا تھا وہ یہ بات ٭ جرأت کے جو گھر رات کو مہمان گئے ہم ٭ کیا جانیے کمبخت نے کیا ہم پہ کیا سحر ٭ جو بات نہ تھی ماننے کی مان گئے ہم ٭ یا واسطے استلذاذ طبع کے۔ راغب شعر رشک چمن جو اٹھ گیا آج ہمارے پاس سے ٭ اپنے برنگ گل یہان اڑ گئے کچھ حواس سے ٭ رشک چمن بغرض استلذاذ لایا یا واسطے شرح و بسط کلام کے جہان متکلم کو سامع سے بسبب اسکے عظمت یا محبت کے بہت دیر گفتگو کرنا منظور ہو یا تہویل و تخویف جیسے شہنشاہ فرماتے ہین۔ نسیم شعر بولا لشکر کا اک سپاہی ٭ جاتی ہی ارم کو فوج شاہی ٭ یا تعجب۔ جیسے لڑکا شیر کا مقابلہ کرتا ہے۔ مسند الیہ کو مضمر لاتے ہین موقع تکلم و خطاب و غیبت مین جیسے مین آیا تو آیا۔ وہ آیا۔ کبھی غیر معین کو بھی مخاطب بنا لیتے ہین۔ ناجی شعر کر سلیمان کا تخت دیو ہت لے کہ سب آخر کو جائے گا برباد ٭ مخاطب شخص معین نہین بلکہ عام ما معین مسند الیہ علم ہوتا ہی جہان ذکر اسکا بنام خاص منظور ہو۔ ظفر شعر ہزارون مین وہ مہ لقا ایک ہے ٭ قسم ہی خدا کی خدا ایک ہے ٭ یا جہان تعظیم۔ یا اہانت مقصود ہو اور علم سے یہ مطلب نکلتا ہو لا علم شعر رستم رہا

ذکر مسند الیہ

۵

مضمر

علم

فائدہ اسناد خواہ خبری ہو خواہ انشائی دو قسم ہی حقیقی عقلی و مجاز عقلی حقیقی عقلی وہ ہی کہ کسی امر کو اپنے عندیہ اور اعتقاد بموجب دوسرے امر کی طرف منسوب کرنا جیسے کسی موحّد کا قول کہ خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور جیسے کسی دہریے کا قول کہ مینھ نے نباتات کو اُگایا اگرچہ فی الواقع خدا مینھ کے ذریعے سے اُگاتا ہی مگر دہریے کے اعتقاد مین مینھ ہی اُگانے والا ہی اور جیسے زید آگیا خواہ واقع مین آیا ہو خواہ نہ آیا ہو مگر قائل کو آنا ہی معلوم ہو دوسرے مجاز عقلی یعنی کسی امر کو کسی تاویل سے اُسکے ملابس کی طرف اسناد کرنا اگر اعتقاد متکلم ایسا نہو مثلاً نہر جاری ہی - قارورے مین حرارت ہی - بادشاہ نے قلعہ بنایا - چراغ جلتا ہی - ہانڈی پک رہی ہی - آگ نے فلان گھر جلا دیا عشق نے مجھے مار ڈالا حالانکہ قائل جانتا ہی کہ پانی جاری ہی - بول مریض مین حرارت ہی - معمارون نے بحکم بادشاہ قلعہ بنایا - بتی اور تیل جلتا ہی - ہانڈی کے اندر کی چیز پک رہی ہی - خدا نے آگ کے ذریعہ سے گھر جلا دیا اور عشق کے ذریعہ سے مجھے مار ڈالا انمین تاویل ظرف و مظروف یا عام و خاص یا کل و جز یا سبب و مسبب کی ہی - مجاز عقلی خبر کے ساتھ مخصوص نہین بلکہ انشا مین بھی ہوتا ہی ذوق شعر نام منظور ہی تو فیض کے اسباب بنا ٭ پل بنا چاہ بنا مسجد و تالاب بنا ٭ مراد یہ کہ بذریعہ معمارون کے بنوا -

فصل دوم مسند الیہ کے بیان مین - مسند الیہ کبھی حذف بھی ہو جاتا ہی مگر کوئی قرینہ حذف کا ضرور ہوتا ہی مثلاً سوال (کیسا مزاج ہی) کے جواب مین اچھا ہی - کبھی بغرض اظہار عظمت مسند الیہ کہ متکلم اُسکا ذکر اپنی زبان سے بے ادبی سمجھتا ہی - غالب شعر ای ترا لطف زندگی افزا ٭ ای ترا عہد فرخی فرجام ٭ یعنی ای ممدوح - یا بنظر حقارت مسند الیہ - ذوق شعر - مین کہان جو نابِ رخ سیمتن مین ہی ٭ جالا سا عنکبوت کا چرخ کہن مین ہی ٭ یعنی ماہ جالا سا ہی - یا اس غرض سے کہ در صورت ضرورت اُس سے منکر ہو جاوے جیسے بڑا خراب آدمی ہی - حالانکہ ذکر زید کا ہو اور حذف نام اسلیے ہی کہ وقت ضرورت کہہ سکے کہ مین زید کو نہین کہتا - یا متکلم کو اُسکے تعین کا دعوی ہو - لطف شعر ایک دن حال دل زار نہ دیکھا نہ سُنا ٭ سچ تو یہ تجھ سا بھی دلدار نہ دیکھا نہ سنا ٭ فاعل ہر فعل کا محذوف ہی - بیر شعر اتنی گذری جو ترے ہجر مین سو اُسکے سبب ٭ صبر مرحوم عجب مونس تنہائی تھا ٭ یعنی عمر گذری - یا بسبب تنگی وقت کے مقام تحذیر مین جیسے کاٹا کاٹا - یعنی سانپ نے کاٹا بچو - یا یہ کہ بعد حذف مسند الیہ کو اس طرح ذکر کرین کہ اسکا مسند الیہ ہونا ثابت ہو جاوے - قائم شعر کسی بلا مین پھنسے قید ہوے جاتے ہین

پر آدمی کو خدا انجھیہ مبتلا نہ کرے ٭ مصرعہ اول میں مسند الیہ آدمی ہی جو مصرعہ دوم مین مذکور ہی یا اُسکا ذکر کرو ہ
ہو نسیم شعر حوض اُسکی ہوئی یہ دیکھتے ہی ٭ فوارہ تو گم خزانہ باقی ٭ یعنی مقعد حوض ہوئی۔ کبھی مسند الیہ کو
حذف کرکے صرف مفعول کو لکھتے ہین اور فعل مجہول لاتے ہین جیسے زید جنگ مین مارا گیا۔ مارنے والے کا
ذکر کچھ ضرور نہ تھا مقصود سامع و متکلم کا زید کی حالت سے تھا فعل مجہول لانے کا فائدہ کبھی یہ ہوتا ہی کہ فاعل عالیشان
اور مفعول کم حیثیت ہو تو فاعل کے ذکر مین اُسکی خفت ہی جیسے فلان سپاہی کو انعام ملا حالانکہ
معلوم ہی کہ بادشاہ نے دیا کبھی فاعل کم قدر ہوتا ہی اور مفعول عالی شان اور ذکر مین اُسکے خفت جیسے
بادشاہ قتل کیا گیا حالانکہ معلوم ہی کہ ایک سپاہی نے قتل کیا۔ ذکر مسند الیہ کا سبب یہ ہوتا ہی کہ وہ اصل
ہی یا قرینے پر اعتماد کلی نہین احتیاطاً ذکر کرتے ہین۔ یا سامع غبی ہو قرینہ فہم نہو یا واسطے توضیح مطلب کے
میر شعر محبت ہی اس کارخانے مین ہی ٭ محبت سے سب کچھ زمانے مین ہی ٭ محبت سے کسکو ہوا ہی فراغ ٭
محبت نے کیا کیا کھلائے ہین باغ ٭ یا واسطے اظہار تعظیم کے جہان اسم مسند الیہ لفظ تعظیم ہے جیسے
جہان پناہ تشریف لائے۔ یا واسطے تبرک کے۔ پیر دمرشد برحق رونق افروز ہوے یا واسطے ترحم
کے۔ ذوق شعر قاصد جو وان سے آیا تو شرمندہ مین ہوا ٭ بیچارہ سینہ چاک گریبان دریدہ تھا ٭
یا واسطے اظہار اہانت کے۔ جرأت قطعہ کل محرم راز اپنے سے کہتا تھا وہ یہ بات ٭ جرأت کے
جو گھر رات کو مہمان گئے ہم ٭ کیا جانیے کمبخت نے کیا ہم پہ کیا سحر ٭ جو بات نہ تھی ماننے کی مان گئے ہم ٭
یا واسطے استلذاذ طبع کے۔ راغب شعر رشک چمن جو اٹھ گیا آج ہمارے پاس سے ٭ اسپنے
برنگ گل یہان اُڑ گئے کچھ حواس سے ٭ رشک چمن بغرض استلذاذ لایا یا واسطے شرح و بسط کلام
کے جہان متکلم کو سامع سے بسبب اُسکے عظمت یا محبت کے بہت دیر گفتگو کرنا منظور ہو یا تہویل و تخویف
جیسے شہنشاہ فرماتے ہین۔ نسیم شعر بولا لشکر کا اک سپاہی ٭ جاتی ہی ارم کو فوج شاہی ٭ یا بتعجب۔
جیسے لڑکا شیر کا مقابلہ کرتا ہے۔ مسند الیہ کو مضمر لاتے ہین موقع تکلم و خطاب و غیبت مین جیسے مین آیا
تو آیا۔ وہ آیا۔ کبھی غیر معین کو بھی مخاطب بنا لیتے ہین۔ ناجی شعر گر سلیمان کا تخت دیوے ہست لے ٭
کہ سب آخر کو جائے گا برباد ٭ مخاطب شخص معین نہین بلکہ عام سامعین مسند الیہ علم ہوتا ہی جہان
ذکر اُسکا بنام خاص منظور ہو۔ ظفر شعر ہزارون مین وہ مہ لقا ایک ہے ٭ قسم ہی خدا کی خدا ایک
ہے ٭ یا جہان تعظیم۔ یا اہانت مقصود ہو اور علم سے یہ مطلب نکلتا ہو لا ؛ علم شعر رستم رہا

ذکر مسند الیہ

۵

مسند الیہ مضمر

علم

زمین پہ تو سام رہ گیا ٭ مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا ٭ یعنی ایسے ایسے مرد جیسے رستم و سام لطیفہ

شعر چہ خوش اب قیس بھی ہمسر مرا سودا مین نبتا ہی ٭ نہ کہیے اسکو گر خبطی تو پھر کہیے کہ کیا کہیے ٭ یا استلذاذ طبع

میر حسن شعر مرے نوجوان مین کدھر جاؤن پیر ٭ نظر تو نے مجھپر نہ کی بے نظیر ٭ نام بے نظیر کا لذت طبع کے

واسطے مذکور ہوا یا رحم دلانے کے لیے شعر نہ ملا پر ترے ناقے کا پتا او لیلی ٭ چھان ڈالے ترے مجنون

نے بیابان کتنے ٭ ترے مجنون رحم دلانے کے لیئے مذکور ہوا۔ کبھی تفاول کے لیئے۔ جیسے جوان بخت

اس شعر مین۔ ذوق شعر ای جوان بخت مبارک ترے سر پر سہرا ٭ آج ہی یمن وسعادت کا

ترے سر سہرا ٭ کبھی واسطے تبرک کے نسیم شعر بولا وہ خدا خدا کر وہ واہ ٭ ہی جملہ جہان کا مالک اللہ ٭

کبھی واسطے کنایہ ایسے معنی کے جو علم سے نکلتے ہون۔ جیسے شیر افگن خان آئے جبکہ کنایہ اُسکے شجاع

ہونے سے ہو۔ غالب شعر دیا ہی خلق کو بھی تا اُسے نظر نہ لگے ٭ بنا ہی عیش تجمل حسین خان کے لیئے ٭

کبھی اظہار تعظیم نظیر کے لیئے آتا ہی۔ مومن شعر تری غلامی کی دولت سے خاکپاے بلال ٭ سفیدہ رُخ فغفور

چین وقیصر روم ٭ فغفور وقیصر اس لیئے مذکور ہوے جس سے خاکِ پاے بلال کی عظمت ظاہر ہو کبھی

حیران ومشوش کر دینا سامع کا منظور ہوتا ہی۔ منشی شعر کہ سہراب کا کام آخر ہوا ٭ نشان مٹ گیا نام

آخر ہوا ٭ اگر کہتا کہ تیرے بیٹے کا کام تمام ہوا۔ تو سامع کو تشویش ہوتی جو سہراب کے نام سے

ہوئی کبھی مسند الیہ لقب وکنیت کے ساتھ آتا ہی یہ بھی کبھی تحقیر کے لیئے ہوتا ہی شعر کرتا ہی بو الفضول بحث

لاتِ عاشقی ٭ یہ عاشقی ہی بازی طفلان نہین کوئی ٭ بقا شعر دست ناصح جو مری جیب کو اکبار لگا ٭

پھاڑون ایسا کہ پھر اسمین نہ رہے تار لگا ٭ بو الفضول کنیت ناصح لقب ہی۔ مسند الیہ کو معروف باسم

اشارہ لاتے ہین جہان اُسکی تمیز کامل منظور ہو۔ رنگین شعر یہ مراجی ہی جانے ہے ترے لکنت کے

عالم کو ٭ خدا شاہد ہے کچھ تقریر مجھسے ہو نہین سکتی ٭ لا اعلم شعر مین وہ نہین کہ کرون سیر بوستان تنہا ٭

بہشت ہو تو نہ مُنھ کیجے باغبان تنہا ٭ یا واسطے بیان قرب وبعد مسند الیہ کے لا اعلم شعر یار سے ہے

لطف مے کا آہ یہ ہو وہ نہو ٭ یہ کوئی محفل ہے ساقی واہ یہ ہو وہ نہو ٭ یہ۔ قریب کے لیئے وہ۔ بعید کیلیئے

لفظ اشارہ ہے۔ اشارہ قریب کبھی واسطے تعظیم مسند الیہ کے آتا ہی ناسخ شعر یہ آدمی ہی

کہ برسون جمال رہتا ہے ٭ وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے ٭ امانت شعر کیا کیا انداز

لگاوٹ کے ہین اس عشق کو یاد ٭ کر دیا کتنون کو اُلفت کی ہوا مین برباد ٭ کبھی واسطے

ے درین مطلب بجز اسکے کہ ... ہو سکتا تھا ۱۲

معیار البلاغت ۶

لقب وکنیت

اسم اشارہ

تحقیق مسند الیہ کے واسطے شعر ان نصیبون پر کیا اختر شناس * آسمان بھی ہے ستم ایجاد کیا * شاہد
بعید یعنی بغرض تعظیم آتا ہی جرأت شعر در تک اب چھوڑ دیا ہم سے نکل کر آنا * یا وہ راتون کو سدا ہیں
بدلے نالہ غالب شعر مرگیا پھوڑ کے سر غالب وحشی ہی ہی * بیٹھنا اُسکا وہ آکر تری دیوار کے پاس *
جو ادھر نزدیک معظم تھا اُسکی طرف لفظ وہ سے اشارہ کیا اور بغرض تحقیر شیفتہ شعر وہ شیفتہ کہ دھوم تھی
حضرت کے زہد کی * مین کیا کہون کہ رات مجھے کس کے گھر ملے * سودا شعر نہ پڑھیو یہ غزل سودا تو ہرگز
میر کے آگے * وہ ان طرزون سے کیا واقف وہ یہ انداز کیا جانے * کبھی ہم اشارے کو حذف کر دیتے ہین
واسطے ترحم کے۔ ذوق شعر قاصد جو وان سے آیا تو شرمندہ مین ہوا * بیچارہ سینہ چاک گریبان
دریدہ تھا * واسطے مذمت کے۔ ناسخ شعر تنگ آکر جب کہا مین نے کہ مرجاؤن کہین *
بدگمان سمجھا کہ اسکو اشتیاق حور ہے * کبھی اسم اشارہ کے بعد لفظ جو بڑھا کر لاتے ہین اور اسم
موصول ہو جاتا ہی اس سے کبھی یہ غرض ہوتی ہی کہ جو احوال مسند الیہ سے مختص ہی اور مخاطب
کو اُسکا علم صرف بذریعہ صلہ ہو سکتا ہو اُسکے معلوم کرانے کو لاتے ہین۔ ناسخ شعر اُسنے
جس سنگ پہ کھود دی تھی شبیہ شیرین * قبر فرہاد کو لازم ہی اُسی کا تعویذ * یا جہان مسند الیہ
کا نام مکروہ ہو۔ جرأت شعر آج بھی اُسکے جو ملنے کی نہ ٹھہرے گی تو بس * ہم وہ کر بیٹھین گے
جو دل مین ہین ٹھہرائے ہوئے * یعنی مرجائینگے۔ یا جس جگہ غرض کلام کی تاکید منظور ہو۔ مصحفی
شعر جو کھٹ پہ جسکی مین نے رو رو کے رات کاٹی * سنتا ہون صبح کیا وہ مہمان کس کے گھر ہین * موصول
جو مصرع اول مین ہی مؤکد مقصود کلام بیوفائی معشوق ہی ولہ شعر ہاے وہ دل کہ جسے مین نے
بغل مین پالا * اب اُسے یون ہدف ناوک مژگان دیکھون * یا جہان تعظیم و تخویف منظور ہو
لا اعلم شعر بس اب آپ تشریف لیجائیے * گذرنی ہی جو کچھ گذر جائے گی * یعنی جو صدمۂ عظیم
و خطرناک گذرنا ہی۔ یا واسطے اظہار خطا و تنبیہ مخاطب کے جرأت شعر اب کے گذار انہین اُس
شوخ کے در پہ اپنا * جسکے ہم گھر کو سمجھتے تھے کہ ہی گھر اپنا * غالب شعر عرض نیاز عشق کے
قابل نہین رہا * جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہین رہا * کبھی واسطے تعظیم غیر خبر کے سودا شعر
زبان ہی شکر مین قاصر شکستہ بالی کی * کہ جسنے دل سے مٹایا خلش جدائی کا * موصول
کی جو غیر خبر ہی خبر مین مدح کی ہی کبھی واسطے اہانت غیر خبر کے ۔ رضی ۔ شعر

موصول

بن عشق آدمی کی ذرا شان ہی نہیں ❊ جسکو نہوے عشق وہ انسان ہی نہیں ❊ یعنی خبر یعنی موصول کی
خبر مین مذمت ہے۔ کبھی مسند الیہ معرف بالاضافت آتا ہی۔ بغرض اختصار کلام مومن **شعر** تو آپنے جواب
برا ہی دیا دلے ❊ مجھسے بیان نہ کیجے عدو کے پیام کو ❊ عدو کا پیام اختصار ہی اسکا کہ وہ پیام جو عدو نے
بھیجا۔ ذوق **شعر** وہ آئین گھر ہمارے خدا کی قدرت ہی ❊ کبھی ہم آنکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین ❊
اپنا گھر اختصار ہی اسکا کہ وہ گھر جسمین ہم رہتے ہین یا بغرض تعظیم شان مضاف غالب **شعر** جان پناہا
دل و جان فیض رسانا شاہا ❊ وصی ختم رسل تو ہی بفتوائے یقین ❊ ختم رسل کا وصی ہونا باعث
اعزاز ممدوح ہی۔ بقا **شعر** دیکھ آئینہ جو کہتا ہی کہ اللہ رے مین ❊ اُسکا مین چاہنے والا ہون بقا
واہ رے مین ❊ یا واسطے تعظیم شان مضاف الیہ کے۔ جیسے ہمارا گھوڑا لاؤ یعنی ہم ایسے ہین کہ ہمارا
گھوڑا ہی۔ میر حسن **شعر** ارے ذکوئی ہان ذرا جائیو ❊ مری علیش بائی کو لے آئیو ❊ یا تحقیر مضاف
مومن **شعر** گو آپ نے جواب برا ہی دیا دلے ❊ مجھسے بیان نہ کیجے عدو کے پیام کو ❊ مضاف کرنے سے
عدو کے کلام کی تحقیر ثابت کی یا تحقیر مضاف الیہ۔ میر **شعر** فاتحہ کو نہ بعد مرگ آیا ❊ میر کے یار کی طرح دیکھیو ❊
یا جیسے یہ سرکار کے سپاہی ہین جبکہ کوئی جبن کی بات اس سے صادر ہو یا جہان تفصیل محال یا دشوار ہو یا
ضرور ... یا در صورت تفصیل تقدیم و تاخیر مین ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہو جیسے اہل حکمت یاران وطن
... **شعر** ... مین لغزش ہو گئی معذور رکھا چاہیئے ❊ ای اہل مسجد اس طرف آیا ہون نہین بہکا ہوا ❊ لا اعلم
شعر ہوے ہم بت کے بندے برہمن سے راہ کرتے ہین ❊ حرم کے رہنے والو تم سے عشق اللہ کرتے
ہین ❊ اضافت کبھی باعتبار مجاز بادنے ملابست ہوتی ہی۔ سحر لکھنوی۔ **شعر** اس اپنے لکھنو کی بھی کیا
سر زمین ہی ❊ زیب النسا سے نور جہان سے ذہین ہی ❊ تمام لکھنو متکلم کا نہین مگر تھوڑی سے
ملابست کے لحاظ سے اپنے لکھنو لکھا۔ مسند الیہ کو نکرہ لاتے ہین جہان کوئی فرد غیر معین افراد جنس سے
مطلوب ہو۔ غالب **شعر** نہ شعلہ مین یہ کرشمہ نہ برق مین یہ ادا ❊ کوئی بتاؤ کہ وہ شوخ تند خو کیا ہی ❊
غیر معین کوئی شخص۔ کبھی کوئی نوع افراد جنس سے مراد ہوتی ہی۔ غالب **شعر** مانع دشت نوردی
کوئی تدبیر نہین ❊ ایک چکر ہی مرے پانون مین زنجیر نہین ❊ یعنی ایک قسم کا چکر۔ واسطے تعظیم کے
حکیم تصدق حسین خان لکھنوی **شعر** ایک مرشد ہو تم قصور معاف ❊ سن چکی ہون مین آپ کے اوصاف ❊
یعنی بڑے مرشد ہو۔ واسطے تحقیر کے۔ غالب **شعر** اک کھیل ہی اورنگ سلیمان مرے نزدیک ❊

موصوف

اک بات ہی انجیا مسیحا مرے آگے ٭ یعنی حقیر کمیل واسطے تقلیل کے ۔ پیر شعر حسد زبان پہ یار ترا نام آگیا ٭ کچھ دل کو چین جان کو آرام آگیا ٭ واسطے تجدید نشاط کے ٭ شعر کوئی تڑپے ہی مارا چشم کا اور کوئی قامت کا ٭ ترے کوچے میں ہی گرم آج ہنگامہ قیامت کا ٭ واسطے تعجب کے ۔ مصحفی شعر ٭ کہیں صبح ہی ہوتی ہی نہ خواب آتا ہی ٭ رات کیا آئی ہی اک عجیب عذاب آتا ہی ٭ یعنی بلاے عظیم و عجیب تنکیر کبھی محض تاکید کے واسطے آتی ہی ۔ مثلاً زید کسی نہ کسی جگہ ملے گا یعنی ضرور ملے گا ۔ یا کوئی نہ کوئی آدمی آوے گا ۔ یعنی بالضرور آدمی آوے گا ۔ کبھی علَم کو نکرہ کر لیتے ہین اور اُس سے وہ معنے مقصود ہوتے ہین جسمین وہ مشہور ہو جیسے مین کوئی خدا تو نہین ۔ خدا علَم کو نکرہ کر لیا ۔ معنی یہ کہ صاحب قدرت نہین ۔ کیونکہ خدا کی قدرت مشہور ہی ۔ خادم شعر اسکے ہاتھون اک جہان ویران ہی ٭ چشم بھی میری کوئی طوفان ہی ٭ کوئی طوفان ۔ یعنی کوئی ویران کنندہ عالم ۔ کبھی مسند الیہ موصوف ہوتا ہی اور یہ صفت کبھی قید اتفاقی ہوتی ہی ۔ یعنی اُس سے کوئی غرض متعلق نہین ۔ لاا علم شعر ہمارے بعد ساقی قلقل مینا نہوئے گا ٭ مئے گلگون کا شیشہ ہچکیان لیلے کے رد ئے گا ٭ صفت کبھی تخصیص کے لیئے ہوتی ہی ۔ صفدری شعر آنکھ اپنی یہ کس کے دُر دندان سے اڑی ہی ٭ جو اشک مسلسل ہی سو موتی کی لڑی ہی ٭ ذوق شعر فلک کیا فتنہ سازی مین ہو ہمسر چشم فتان سے ٭ گرا تھا یہ بھی اشک سرمہ آلود اسکی مژگان سے ٭ صفت اشک کی مسلسل خاص مطلوب تھی تاکہ تشبیہ موتی کی لڑی کی ثابت ہو اور شعر دوم مین خاص سرمہ آلود تا کہ فلک کے ہمرنگ ہو ۔ کبھی واسطے مقابلہ کے ۔ ضمیر شعر مین بتاتا ہون ضمیر اب کچھ تجھے بھی ہی خیال ٭ چشم خواب آلود اسکی فتنۂ بیدار ہی ٭ خواب آلود صفت چشم بغرض مقابلۂ فتنۂ بیدار کے لایا یا بالعکس یا استہزا کے لیئے ذوق شعر جو پاس مہر و محبت یہان کہین بکتا ٭ تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کے لیئے ٭ مہربان صفت معشوق بطور استہزا کے ہی ۔ یا صفت جو تخصیص موصوف کی کرتی ہی ۔ غالب شعر فلک سے ہمکو عیش رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہی ٭ متاع بردہ کو سمجھے ہوے ہین قرض رہزن پہ ٭ یعنے خاص وہ عیش جو جاتا رہا یا مسند الیہ کی مدح یا ذم کرتی ہو ۔ لاا علم شعر یہ عشق ایسی بلاے بد ہی جسکے نام کی دولت ٭ درختون کو سکھاتا ہی لپٹنا عشق پیچان کا ٭ یا صفت کی تاکید کرتی ہو جوشش شعر ہماری آہ کے صدمے نہین اُٹھانے کا ٭ یہ چرخ بام بہت ہی کسی زمانے کا ٭

لیکن تاکید ہی کیونکہ کسی زمانہ کا اور لیکن ہم معنی ہین۔ مسند الیہ کی تاکید بغرض تقریر ہوتی ہی یعنی ذہن سامع مین اُسکا مقرر اور معین کردینا کہ اُسمین غیر کا گمان نرہے۔ ذوق شعر عزیزا اصلا نہین سہرا یہ ہمت کو کہ دریائے ؎ گرہ دیگر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے ؎ لفظ اصلا نے یہ گمان رفع کردیا کہ شاید عزیز ہوا اور مبالغتًا ایسا کہا ہو یا دفع وہم عدم شمول۔ حکیم تصدیق حسین شعر جمع ہولیتن سب اقربا جب ؎ رکھنا اُسوقت تم وہان یہ قدم ؎ سب سے یہ گمان رفع ہوگیا کہ کوئی اُنمین شامل نہین کیا گیا ہو۔ یا رفع تجوز جیسے مین خود وہان گیا تھا مخاطب جائز سمجھا تھا کہ شاید کسی آدمی کو بھیجا ہوگا خود سے وہ تجوز رفع ہوگیا۔ یا مین خود نہین گیا تھا رفع کرتا ہو مخاطب کے اس خیال کو کہ نکل ہی گیا تھا یا۔ دفع سہو اور یہ تکرار لفظ سے ہوتا ہی رند شعر باغ تاراج ہوا لوٹ گئی باد خزان ؎ آگئے آگئے ایام زوال بلبل ؎ تاکہ سامع کو گمان نہو کہ آگئے۔ اول مرتبہ سہوًا نکل گیا بلکہ قصدًا ہی یا متکلم کو خیال ہو کہ شاید لفظ آگئے سامع نے نہین سُنا یا اس لفظ کو اپنے حقیقی معنی پر حمل نہین کیا مسند الیہ کے بعد بدل بغرض توضیح مدعا و تجدید نشاط سامع کے لاتے ہین۔ جیسے تیرا بھائی زید آیا شاہزادہ سلیم نے فرمایا۔ سامع کو شوق پیدا ہوا کہ کس بھائی کا ذکر ہی یا کس شاہزادے کا نام سے وضاحت ہوئی اور نشاط حاصل ہوا اسی طرح عطف بیان سے تشریح اور تمیز کامل حاصل ہوجاتی ہی جیسے ابو ظفر بہادر شاہ کا دیوان خوب ہی۔ ابراہیم ذوق اُستاد سخن ہی منشی شعر لگا کہنے یون بہمن نامدار ؎ کہ آتا ہی روئین تن اسفندیار ؎ مسند الیہ کے بعد حرف عطف لانے سے مسند الیہ کی تفصیل یا اختصار مسند کے ساتھ مطلوب ہوتی ہی جیسے زید اور عمرو اور بکر آیا یا زید مع عمرو و بکر کے آیا مسند ایک ہی مسند الیہ تین۔ کبھی مسند کی تفصیل اختصار مسند الیہ کے ساتھ ہوتی ہی جیسے زید آیا اور بیٹھا اور بولا پھر چلا گیا۔ پھر بھی حرف عطف ہی مگر اُسکے معنے مین تعقیب ہی یعنی چلا جانا بعد مین واقع ہوا حروف تردید۔ یاد رکھو کہ بھی حروف عاطفہ مین شمار کیے جاتے ہین اور وہ تشکیک سامع کے لیئے آتے ہین۔ محمود شعر ہے زلف یاد ہوا اُن ہی یہ شمع جمال کا ؎ اعجاز حسن و ناز سے اونچا ہو سکا ؎ یا ابر آفتاب کے پہلو مین آگیا ؎ پیدا ہی یا کہ شام غریبان یہ برملا ؎ یا تخییر کے لیئے۔ یعنی سامع کو مختار کردینا جو صورت چاہے اختیار کرے۔ لاادری شعر مین جان بلب ہون گلا کاٹو یا گلے سے لگو ؎ جو تمہین آئے سو مقصود ہو جھٹ پٹ ہو

یا حصہ کے لیے۔ رشک **شعر** یا ساتھ ترے سوئینگے یا قبر مین جا کر ٭ مدفن تو نے گا جو ترا گھر نہ ملے گا ٭ یعنی
ان دو کے سوائے تیسری جگہ نہ سوئینگے۔ معطوف اور معطوف علیہ مین اگر کمال اتحاد یا کمال تنافر
و استبعاد منظور ہوتا ہی تو صرف انھین کو ذکر کرتے ہین اور مسند کو حذف۔ حافظ عبد الرحمن احسان
شعر کیا کام کسی سے ہمکو احسان ٭ ہم اور یہ بیکسی ہماری ٭ یعنی ہمکو بیکسی سے اتحاد۔ اور روہ
ہمکو لازم ہی۔ مومن **شعر** مومن تم اور عشق بتان ای پیرو مرشد خیر ہی ٭ یہ ذکر اور منھ آپکا صاحب
خدا کا نام لو ٭ یعنی تم مین اور عشق مین کمال منافات ہی۔ کبھی تخویف و ترہیب کے لیئے آتا ہی
شعر اگر ابکی نوبت شب وصل ہولا ٭ چھری اور مرغ سحر کا گلو ہی ٭ مسند الیہ کی تقدیم بوجوہ ہوتی ہی
اول تو یہ کہ وہ اصل ہی اور کوئی وجہ اُسکے تعقیب کی نہین جیسے زید عالم ہی۔ یا یہ کہ سامع کے
ذہن مین خبر کی تمکین پیدا ہو کیونکہ مسند الیہ کی تقدیم سامع کو ایک قسم کا شوق دلاتی ہی۔ لمولفہ
شعر محبت نے تری ای رشک لیلی ٭ مجھے مجنون کی صورت کر دیا ہی ٭ ابتدا سے سامع مشتاق
ہوگا کہ دیکھا چاہیے کہ محبت کی کیا خبر نکلتی ہی اور اُسنے کیا کیا اور بعد انتظار خبر معلوم ہونے سے
اُسکی تمکین زیادہ ہوئی۔ نظم مین تقدیم ضرورت شعری پر محمول ہو سکتی ہی۔ لہذا توضیح مثال کے
لیئے **فقرہ** نثر لکھتا ہون۔ **فقرہ** سینہ آتش فراق مین سوزان ہی۔ دل صدمۂ ہجر سے مثال
ماہی بے آب تپان ہی۔ رنگ رخ بسان برگ خزان دیدہ زرد ہی جگر درد مین گرد برد ہی
یا تعجیل نشاط جیسے یار آیا۔ بنظر مزید اہتمام۔ کافی۔ **شعر** حمد لایق داور اکبر کو ہی ٭ خالق اشیا ر بحر و بر کو
ہی ٭ چونکہ حمد مقصود خاص تھا۔ لہذا بوجہ اہمیت لفظ حمد کو مقدم لایا۔ یا اس غرض سے کہ خبر فعلی
مبتدا کے ساتھ خاص ہی جیسے مین نے زید کو مارا ہی۔ یعنے مارنا میرے ساتھ خاص ہی اور
کسی نے نہین مارا۔ یا مین نے زید کو نہین مارا یعنی نہ مارنا میرے ساتھ خاص ہی اور کسی نے
مارا ہے۔ لمولفہ **شعر** مین نے چاہا تو ہوئی شہر مین شہرت تیری ٭ میری ذلت ہی ہوئی باعث
عزت تیری ٭ یعنی صرف میرے چاہنے سے اور کسی کے نہین۔ یا جبکہ الفاظ مثل اور مرادف
اُسکے مسند الیہ ہون۔ مصحفی **شعر** رشک ہی حال زلیخا پہ کہ ہم سے کمبخت ٭ خواب مین بھی
نہ کبھی وصل سے مسرور ہوئے ٭ یہان ہمسے کوئی اور شخص مثل متکلم مراد نہین بلکہ خود متکلم
فائدہ ابتک جو مذکور ہوا اُسکا بیان تھا کہ کلام مقتضائے ظاہر کے موافق ہو۔

تقدیم مسند الیہ

کہ کبھی کلام مقتضاے ظاہر کے مخالف بھی ہوتا ہی - وہ یہ مواقع ہین - اوّل مظہر کو بجاے مضمر لانا
اور یہ کبھی بخویف مخاطب اور سامع کے دل پر رعب جمانے کی غرض سے ہوتا ہی مثلاً بادشاہ کا
قول کہ حضور ارشاد فرماتے ہین - یا اظہار عجز و انکسار کے لئیے - ہوسؔ شعر انکار سے کیا تمھارے صنا
بندہ تو غلام ہو چکا اب ٭ یعنی مین - قرارؔ شعر ہی ناز سے اُسکے ہی پیغام قضا کا ٭ کیون نام کیا آپنے
بدنام تمنا کا ٭ یا ترحم - تسنیمؔ شعر دکھلاے کہا سمن پری کو ٭ اب چین کہان بجا وُلی کو ٭ یعنی مجھکو
کہ بجاوُلی تیری عزیز ہون چین نہین اُسکی مدد کر یا اس غرض سے کہ خوب ذہن نشین ہوجاے
یہ شعر محبت نے ظلمت سے کاڑھا ہی نور ٭ نہوتی محبت نہوتا ظہور ٭ بجاے وہ نہوتی کے دوم مضمر
کو بجاے مظہر لانا اسکے کئی اقسام ہین ایک یہ کہ ضمیر بے ذکر مرجع لاتے ہین - اس دعوے سے
کہ ذہن سامع سواے مرجع کے غیر کی طرف نجائے گا بسبب شہرت مرجع کے یا متکلم اپنے ذہن مین
اُسکو حاضر سمجھتا ہی - جیسا اکثر غزلیات مین - احسنؔ شعر بزم مین اُسکی جو ہوتی ہی کبھی سرگوشی ٭ دل
دھڑکتا ہی کہ میرا کہین مذکور نہو ٭ مومنؔ شعر وقت وداع بے سبب آزردہ کیون ہوے ٭ یون بھی
تو ہجر مین مجھے رنج و عذاب تھا ٭ دوسرے اضمار قبل الذکر یعنی مرجع تو مذکور ہوتا ہی مگر بعد ضمیر کے
اسمین لطف یہ نکتہ ہی کہ جب سامع صرف ضمیر سُنتا ہی تو تلاش مرجع مین متردد ہوتا ہی اور بتوجہ سنتا ہی
اور بعد مین اُسکو معلوم کرکے لذت پاتا ہی لا اعلمؔ شعر بھینک دینگے اسے ہم جیر کے پہلو اپنا ٭ تجھپہ قابو
نہین دلبر تو ہی قابو اپنا ٭ ناسخؔ شعر بس یہی تدبیر اب اُنکے بھگانے کی رہی ٭ جی مین ہی ہو جاؤن عاشق
چندروز اغیار پر ٭ ولہ شعر آتے آتے کیون نہ اُلٹے پاؤن بھاگے دور سے ٭ صبح ڈرتی ہی بہت
میری شب دیجور سے ٭ میرؔ شعر اتنی گذری جو ترے ہجر مین سو اُسکے سبب ٭ صبر مرحوم عجب مونس
تنہائی تھا ٭ سوم جمع کا اطلاق مفرد پر کرنا - امانتؔ شعر یہ باتین نہ لانا زبان پر کبھی ٭ فقیرون سے
اچھی نہین دل لگی ٭ بمقتضاے ظاہر فقیر واحد ہوتا لیکن جمع لانے سے مراد بڑا فقیر ہی - ذوقؔ
شعر گر منھ سے نہین کہتے اشارون سے تو کہیے ٭ کیا مد نظر تمکو ہی یارون سے تو کہیئے ٭ یعنی مجھسے - چہارم
استطراد - ایک کلمہ کو صرف ازدواج کی جہت سے ذکر کرنا حالانکہ مطلب مین اسکو دخل نہو مثلاً
ہم اُسکے بھلے بُرے کے ذمہ دار نہین - مراد یہی ہی کہ صرف بُرے کے ذمہ دار نہین بزازؔ
شعر کہون ہون جس سے مین اُنکو بلا لاؤ وہ یہ کہتا ہی ٭ مجھے ناحق ہو دوڑاتے نہ آئینگے نہ جائینگے ٭

ذکر مسند

مذکور ہووے یعنی کثرت استعمال یا اختصار یا احتراز عبث یا اعتماد قرینہ یا ضیق مقام یا واجب الستر ہونا مسند کا یا کراہت وغیرہ جیسے مزاج شریف۔ بلحاظ کثرت استعمال کیساہی حذف ہوگیا۔ گویا۔ شعر نگہ وابرو و مژگان نے تیرے کاوش کی + تیر نے برچھی نے تلوار نے سونے ندیا + یعنی تیر نے سونے ندیا اور برچھی نے سونے ندیا اور تلوار نے سونے ندیا + قدرت شعر حسرت اے صبح چمن ہمسے چمن چھوٹے ہی مژدہ ای شام غریبی کہ وطن چھوٹے ہی + مضمون شعر اضطراب دل ذرا فرصت کہ لون بوسہ کوئی + پھر لب معشوق سینہ میں کسی کا تیر ہے + سودا شعر نالہ کے دل سے آہ نہ نکلی ہو تری تمام + ذرہ بھی ہم تڑپنے نپاے کہ بس تمام + کبھی مقام تقدیس میں بھی حذف کردیتے ہیں۔ بقا شعر دیکھ آئینہ جو کہتا ہی کہ اللہ رے مین + اسکا مین چاہنے والا ہون بقا واہ رے مین + یعنی اللہ اکبر مین بڑا حسین ہون سید شعر سید سے یہ عداوت اللہ رے کفر اے بت + پڑھنے جنازہ اسکا سب آئے تو نہ آیا + تعالے اللہ تیرا کفر بہت زیادہ ہی یا مقام تفخیم میں۔ سفارع شعر دوست دیکھ مجھے جبین کھینچ ہوتا ہے + تاکہ کچھ نہ سکون لیلیے رکھائی تیر سے یعنی ای رکھائی تیرا اثر سخت زور ہی۔ ذکر مسند بھی انھین اغراض سے ہوتا ہی جو ذکر مسند الیہ مین مذکور ہوئین مثل عدم اعتماد قرینہ و اظہار غباوت سامع یا ارادہ تشریح یا قصد توبیخ یا ترحم یا تہدید یا استلذاذ یا تعظیم یا اہانت یا بسط کلام یا اسلیے کہ تعین کردین کہ مسند اسم ہی یا فعل پس اگر اسم ہوگا اُس سے فائدہ ثبوت اور استمرار کا حاصل ہوتا ہی۔ بقا شعر دیکھ آئینہ جو کہتا ہی کہ اللہ رے مین + اُسکا مین چاہنے والا ہون بقا واہ رے مین + یعنی چاہنے کی صفت میرے لئے ثابت ہی اور بطور استمرار و دوام موجود ہی نہ بطور حدوث و تجدد کے اور اگر فعل ہی خواہ ماضی یا حال یا مستقبل تو فائدہ تجدد کا دیگا۔ مثال ماضی۔ ظفر شعر عجب روش سے انھین ہم گلے لگاکے ہنسے + کہ گل تمام گلستان مین کھلکھلا کے ہنسے + یعنی زمانہ گذشتہ مین ہنسنا حادث ہوا مثال حالی۔ وله شعر سنستا ہی تیغ یار سے اسطرح میرا زخم + جسطرح آشنا سے کوئی آشنا ہنسے مثال استقبال۔ وله شعر آپ جو تشریف یہانسے مہربان لیجائینگے + حضرت دل دیکھئے مجھکو کہان لیجائینگے

تقیید مسند بشرط

مسند کو مقید بشرط اُن فوائد کے لئے لاتے ہین جو حروف شرط سے پائے جاتے ہین حروف شرطیہ یہ ہین اگر۔ گر۔ جو۔ جب۔ جسوقت۔ جہان۔ جو ہین۔ ہر چند۔ گرچہ۔ گو۔ اگر۔ گر۔ جو۔ وہان آتا ہی جہان وقوع ولا وقوع شرط کا یقین نہین ہوتا اسی سبب سے مستقبل مین استعمال

کرتے ہین - مومن شعر بجاؤنگا کبھی جنت کو مین بجائے لگاؤ اگر ہو ئیگا نقشہ تمھارے گھر کا سا جنت +
کا شل خانہ معشوق ہونا امر مشکوک ہے - ناسخ شعر جنت کو جائینگے لیے دوزخ بغل مین ہم ناسخ
یوہین جو بعد فنا ہے وفاے داغ بعد فنا داغ کا باقی رہنا امر مشکوک ہے اور ماضی و حال مین وہان
لاتے ہین جہان یقین کا ذکر نہ ہو اور وقوع و لا وقوع بطور فرض کے ہو میر شعر جواب نامہ
سیاہی کا اپنے ہے وہ زلف + کسی نے حشر کو ہے اگر سوال کیا + یہ ماضی یقینی نہین بلکہ فرضی ہے
احسان - شعر کسی مہرو کے خاطر ہمکو اک جھومر بنانا ہے + اگر پہنچے فلک عقد ثریا مول لیتے ہین + جو
کبھی جب کے بھی آتا ہے - ناسخ شعر ہاتھ دوڑاے زمین سے سوشہید ناز نے + آ گیا
جاتے ہین قاتل کا جو دامن زیر پا + جب جسوقت تعیین زمان کے لیے آتے ہین اور مستقبل کے ساتھ
مقام شک مین اور ماضی و حال مین مقام یقین پر - ظفر شعر جب چھری کرتا ہے وہ بیداد گر اور نیم
لگتی مرچین سی مرے زخم جگر پر اور ہین + مرچین سی لگنے کا زمانہ معین ہو گیا + کبھی تعمیم زمان کے لیے
بھی غالب شعر مہربان ہو کے بلا لو مجھے چاہو جسوقت + مین گیا وقت نہین ہون کہ پھر آ بھی نہ سکون
یعنی اوقات نا معینہ مین سے جسوقت چاہو جہان تعیین مکان و زمان دونون کے لیے آتا ہے رند شعر
گیا جہان مین گیا لیکے دام وان صیاد + پھر اتلاش مین میری کہان کہان صیاد + میر شعر کبھی دل کی
نہ کہنے پاے اس سے + جہان بولے لگا کہنے کہ بس بس + بعد حروف شرط کے جملہ جزائیہ کے شروع
مین تو آتا ہے - ظفر شعر اگر جیتے رہے تو پھر نہ ہرگز دل لگائین گے + ترے ہاتھون سے ایذا دل کو ایذ
اسقدر پہونچی + کبھی حذف بھی کر دیتے ہین - سوز شعر مین اگر قید حیا سے چھوٹون + ناصحا تیری
بلا سے چھوٹون + خصوصاً جبکہ جزا مقدم شرط موخر ہو - غالب شعر رنگ تمکین گل و لالہ پریشان
کیون ہے + گر چراغان سر رہگذر باد نہین + ہرچند گرچہ گو ایک ہی حکم مین ہین اور ان کی جزا مین
حرف استدراک لیک - لیکن پر مگر لفظاً یا تقدیراً ضرور آتا ہے - ظفر شعر گرچہ کچھ بھی نہین
ہو نہین لیکن + اسپہ بھی کچھ نہ پوچھو کیا کچھ ہون + میر حسن شعر دروازہ گو کھلا ہے اجابت کا پر حسن
ہم کس کس آرزو کو خدا سے طلب کرین + ظفر شعر گرچہ کیسا ہی ہو گا کڑی کمان کا تیر + وہ بیش
جائیگا آہ دل حزین سے نہین + حرف شرط کبھی حذف کر دیتے ہین - ناسخ شعر اے اجل
ایک دن آخر تجھے آنا ہے ولے آج آتی شب فرقت مین تو احسان ہوتا + کبھی جملہ جزائیہ محذوف

یا عمرو- یا زید یہ ہی یون تب بولینگے کہ سامع زید کو جانتا ہو مگر نجانتا ہو کہ زید اسی کا نام ہی یا کسی
اور کا یا زید تیرا بھائی ہی- یا تیرا بھائی زید ہی اول اُس مقام پر بولین گے کہ سامع زید کو جانتا
ہو مگر بھائی ہونا معلوم نہ ہو دوم اُس جگہ جہان سامع واقف ہو کہ کوئی میرا بھائی ہی مگر شخص
متعین نہین- مسند کبھی منفی واقع ہوتا ہی اور حقیقت مین نفی مراد نہین حرف نفی زائد ہوتا ہی اور قلت
مقدار شی یا زمانہ مقصود ہوتی ہی جیسے دیکھیے نہ کیا شیرین ہی یعنی تھوڑا سا چکھکر دیکھیے- غالب شعر- کیا
فرض ہی کہ سبکو ملے ایک سا جواب + آؤ نہ ہم بھی سیر کرین کوہ طور کی + یعنی تھوڑی دیر کے لئے + تقدیم مسند کی
نہایت اہتمام کے واسطے ہوتی ہی یعنی جہان اُس کا بیان اہم ہوتا ہی اور چونکہ حق اوسکا موخر ہونیکا ہی-
تقدیم سے اہمیت ظاہر ہوتی ہی- لمؤلفہ شعر جاتا ہی یار مانگین نشانی تو کسطرح + اپنے کہین حواس بھی
وقت سفر ہون جمع + یار جاتا ہی چاہیے تھا مگر چونکہ اُسکے جانے کا اظہار خاص مقصد کلام ہی اسلیے
ایسا کہا یا تشویق کے لئے ذکر مسند الیہ کی طرف- قائم شعر دو چیز ہین یادگار دوران + تیرا ستم اپنی
جانفشانی + مصرع اول کے سننے سے سامع کو شوق ہوگا کہ کن چیزون کا بیان کرے گا اور بعد مین
معلوم ہوا- پس حصول شی بعد انتظار موجب لذت طبیعت ہوگا- تسلیم شعر معمول سے بزم مین
ہو سے جمع + مینا و کباب و مجمر و شمع + یا جہان مسند الیہ مسند کے ساتھ خاص ہو جیسا شعر تمکو
مسجد ہی ہمکو میخانہ + زاہدا اپنی اپنی قسمت ہی + یعنی مسجد تمکو خاص ہی میخانہ ہمکو خاص یا واسطے
تفاؤل کے- تپش شعر ہو مبارک تمھین جنون تپش پھر نئی رُت نئی بہار آئی + مسند دو قسم کا ہوتا ہی فعلی و سببی فعلی
وہ جسمین اسناد بلا واسطہ ہو جیسے زید عالم ہی عمرو شاعر ہی- خالد آتا ہی- سببی وہ جو بواسطہ اسناد ہو جیسے زید اسکا
باپ عالم ہی یا عمرو اُسکی رفتار اچھی ہی وصف عالمیت زید کو بواسطہ باپ کے حاصل ہوا اگر فعلی ہوتا یون کہا جاتا
زید کا باپ عالم ہی عمرو کی رفتار اچھی ہی کبھی مسند و مسند الیہ دونون حذف ہو کر صرف مفعول پر اکتفا کرتے ہین جیسے نوکر
سے کہین پانی حقہ یعنی تو پانی یا حقہ لا یا فاعل حذف ہو گیا- مومن شعر اسکو مین جام ہی نگے مدام ہم شوق نے
آج اور زور کر دے ہین بیطاقتی سے ہم + ظفر شعر ہے جام پہ گر جام پیا ہے مجھے ساقی + ہین بس کہ مونہ سے کہدے کہ وہ
کہ ہان اور جو حالات دو فصل گذشتہ مین بیان ہوے یعنی ذکر و حذف و تعریف و تنکیر و تقدیم و تاخیر وغیرہ اکثر
انمین سے بعض دونون مسند الیہ و مسند کے ساتھ خاص نہین ہین بلکہ متعلقات یعنی مفعول و غیرہ مین بھی پائے جاتے
ہین مگر بعد سمجھنے سے ہر جگہ خود ان قواعد کو جاری کر سکتا ہے [illegible]

تقدیم مسند

۱۷

مسند فعلی و سببی

حذف مسند و مسند الیہ

فصل چہارم متعلقات فعل کا بیان۔ مفعول فعل متعدی ہین بھی کبھی محذوف ہوتا ہی۔ ذوق شعر آدمیت اور
شے ہی علم ہی کچھ اور شے + کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا + یعنی وہ امور جو قابل پڑھانے کے ہین۔ معروف شعر اور
تو باتین بڑی چھٹ گئین بس جیتے جی + آنکھ مُندتے ہی گیا ایک مگر دیکھنا + یعنی معشوقون کا۔ مصحفی شعر مصحفی سو نصیحت
کا نہین عاشق کو + ہین نہ سمجھون تو بھلا کیا کوئی سمجھاے مجھے + یعنی جو باتین سمجھانے کے لائق ہین۔ کبھی اس غرض سے
کہ بعد ابہام و اجمال کے اسکا ذکر کیا جائیگا اور یہ اکثر فعل کہنے اور چاہنے مین آتا ہی۔ مجنون شعر جس سے جی چاہے
ہو تم نہ کسی سے پوچھو + مجھسے کیا پوچھتے ہو اپنی ہی جیسے پوچھو + یعنی جی ملنا چاہئے۔ اور جیسے اگر کہئے تو بیٹھ جاؤن
یعنی بیٹھنے کو کہئے۔ یا یہ غرض ہوتی ہی کہ معنی غیر مقصود نہ سمجھے جائین جیسے ع کاٹے ہے تیری تیغ شہا استخوان
تک + یہان مفعول کاٹنے یعنی گوشت اس لئے حذف کردیا کہ سامع قبل ذکر استخوان یہ خیال نکرے کہ تلوار نے
صرف گوشت کو کاٹا اور استخوان تک مبالغہ ہی اور حذف مفعول سے ظاہر ہوگیا کہ جب استخوان کاٹا تو گوشت کا
ضروری کاٹا۔ میر شعر ان جلتی ہڈیون پہ ہرگز جا نہ بیٹھے + پہنچی ہی عشق کی تپ اک تیر استخوان تک + یعنی
بدن کو گرم کرکے ہڈیون تک پہنچی ہی۔ یا دھوپ ایسی سخت تھی کہ بھیجا پکنے لگا۔ کبھی یہ غرض ہوتی
ہی کہ بعد حذف کے مفعول کو اسطرح ذکر کرین کہ صدور فعل کی نسبت مفعول کی طرف صریح
کی جاے نہ بذریعہ ضمیر۔ آتش شعر کس طرح تم سے نہ مانگین مجھین انصاف کرو + بوسہ لینے کے
سزاوار ہین ہی کس کا + یعنی بوسہ نہ مانگین کیون کہ اگر مفعول مذکور ہوتا تو بذریعہ ضمیر اُس کے
لینے کی سزاوار کہنا پڑتا نہ صریح۔ یا بغرض تعمیم و اختصار۔ انشا شعر چھیڑنے کا تو مزا جب ہی کہ
کہو اور سنو + بات مین تم تو خفا ہوگئے لو اور سنو + کہو اور سنو مفعول محذوف ہی کبھی مفعول کو محذوف
کرکے اُسکے مضاف الیہ پر اکتفا کرتے ہین اور مفعول محض قرینۂ عقلی سے معلوم ہوسکتا ہی۔ ظفر شعر کا بیان
دے چکے اب نالہ وزاری تو سنو + اپنی تم کہہ چکے تھوڑی سی ہماری تو سنو + یعنی اپنی اور ہماری بات اور
کیفیت جو عقل سے صاف معلوم ہوتا ہی۔ تسنیم بریلوی شعر وہ نوک مژہ جب سے مرے دل مین گڑی ہی ایسی
تو کھٹکتی ہی کہ جینے کی پڑتی ہی + یعنی جینے کی فکر یا معقول کا ذکر مکروہ ہو۔ سودا ع ضاجک سے
اُٹھا دیوے کسی مین ہی قلندر + ذوق ع شیطان کے چلا دیتا ہی سوتے سوتے + مفعول آلۂ
تناسل ہی۔ کبھی مفعول حذف ہوتا ہی۔ اور فعل صرف تمہید کلام پر دلالت کرتا ہی۔ شیفتہ شعر
ایسی غیبت سے کرے قتل گمان کا ہمکو تھا + شیفتہ اُسکو تو اُو تمسے محبت نکلی + مومن شعر

ہین اور اُسکو بلا مجھ لگا روز ہجر مین لو + اجل بھی کرنے محبت کا امتحان لگی + لو بلا مفعول تمہید کلام کرتے ہی
غالب شعر کہان تلک کہون ساقی کہ لا شراب تو دے + نہ دے شراب ڈبو کر کوئی کباب تو دے +
لا صرف حوصلہ دلانے اور سُست کو ہوشیار کرنے کے لئے ہی یا متکلم و مخاطب کے درمیان مفعول متعین ہو
منشی محمد لطیف شعر مانگے پر دینا بھی کچھ دینے مین دینا ہی بھلا + لطف اسمین ہی مرجان بلا مانگ جو دو + یعنی زر
یا باعتبار قرینہ سابقہ تمہیدی شعر ایک مین نے کب لیا دینے مین گر دو تو دو + خواہ دو سیب ذقن کے
خواہ دو عنب کے دو + یعنی بوسہ۔ جو شعر ما سبق مین مذکور تھا یا تحذیر مین جیسے مار و مار و یعنی سانپ کو
یا سامع سے پوشیدہ رکھنا منظور ہو یا عند الحاجت اُس سے انکار ہو سکے وغیرہ مراد ہوتی ہین۔ تقدیم
مفعول کبھی بغرض اہتمام اُسکے شان کے ہوتی ہی۔ عشق شعر خانمان کر چکا ہون مین برباد + تو بھی وہ میرے
گھر نہین آتا + چونکہ برباد دینے خانمان ایک امر عظیم تھا اور اسکا اظہار مقصد خاص ہی لہذا بنظر
مزید اہتمام مقدم کیا کبھی واسطے تعظیم شان فاعل کے۔ لا اعلم شعر ادھر دیکھو تو کس ناز و ادا سے
یار آتا ہی + مسیحا کی موئی امت کو ٹھوکر سے جلاتا ہی + مسیحا کی موئی امت کو جلانا عظمت
شان یار پر دلالت کرتا ہی۔ کبھی واسطے حصر کے۔ لا اعلم شعر ہمین دین گالیان غیرون کو
بوسے ستمگر دلین شرمایا تو ہوتا + یعنی ہمین تو خاص گالیان۔ خاص غیرونکو بوسے۔ اسیطرح تحسین دیا ہے
بولتے ہین جب مخاطب کو گمان ہو کہ شاید کسی اور کو دیا ہی اگر دیا ہی تحسین تو لین۔ تب تخصیص مفعول
کی ہوگی۔ دیا جانا یقینی ہو جائیگا تقدیم ظرف کی بغرض اہتمام اُس کی شان کے ہوتی ہی مجذوب
شعر طوبے کے نیچے بیٹھ کے رو دونگا زار زار + جنت مین تیرے سایۂ دیوار کے لئے + چون کہ
جنت مین سایۂ طوبے ملکر رونا عظیم الشان تھا لہذا مقدم کیا۔ حال کو بھی اسی غرض سے مقدم
لاتے ہین۔ جب اُس کی شان کا اہتمام منظور ہوتا ہی نسیم شعر عریان مجھے دیکھ کر گیا ہی + کھال
اوسکی جو کھینچے سزا ہی + چونکہ جتانا حال کو منظور تھا اسلئے اُسکو مقدم کیا۔
فصل پنجم۔ قصر کا بیان۔ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ خاص کرنیکو قصر کہتے ہین۔ پس اگر
تخصیص نفس الامر مین ہوگی اسکو حقیقی کہتے ہین۔ اور اگر تخصیص بہ نسبت دوسری چیز کے ہی اُسکو
اضافی کہتے ہین ہر ایک انمین سے دو نوع ہی اول قصر صفت کا موصوف پر دوم قصر موصوف کا
صفت پر قصر حقیقی صفت کا موصوف پر جیسے زید ہی گھر مین ہی یا گھر مین نہین ہی مگر زید۔

تقدیم مفعول

کھڑے ہونے کا وصف زید کے ساتھ خاص کیا گیا قصر حقیقی موصوف کا صفت پر جیسے زید کاتب ہی ہی نہین
ہی زید کاتب یعنی سوائے کاتب ہونے کے اور کوئی وصف ذات زید مین نہین ہی یہ مثال فرضی ہی کیون کہ
اور اوصاف بھی گو ہون مگر انکو معدوم خیال کیا گیا قصر اضافی کی تین قسمین ہین - اول قصر افراد یعنی مخصوص
کیا ایک امر کا دوسرے امر کی جگہ جسمین احتمال شرکت ہو - مثلاً کوئی شخص قیاس کرتا ہو کہ زید اور عمرو دونو
آتے ہین اُس سے کہا جاوے کہ زید ہی آیا ہی نہ عمرو - قیاس مخاطب کا بابت شرکت کے قصر سے رفع کیا
گیا - اس قصر مین شرط ہی کہ دونو وصف منافی نہون ورنہ احتمال شرکت غیر ممکن ہوگا - مثال زید بینا ہی
نہ ہما ہیان بینا اور اندھے ہونے دونو کا احتمال کسیکو نہوگا - دوم قصر تعین مخصوص کرنا ایک امر کا ہی
دوسرے امر کی جگہ جسکے تعین مین شک ہو - مثلاً کوئی سمجھتا ہی کہ یا زید بیٹھا ہی یا عمرو اُس سے کہا جاے
کہ زید ہی بیٹھا ہے نہ عمرو - یہان شک رفع ہو کر علے التعین معلوم ہو گیا اس قصر مین نہ تنافی شرط ہی
نہ عدم تنافی کیونکہ زید کھڑا ہی نہ بیٹھا بھی صحیح ہی جبکہ اشتباہ ہو کہ یا کھڑا ہی یا بیٹھا - سوم قصر قلب
مخصوص کرنا ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ جو اُسکے برخلاف ہو مثلاً کوئی شخص زید کا آنا خیال کرتا
ہو اُس سے کہا جاے کہ عمرو آیا ہی نہ زید اس قصر مین یہ شرط ہی کہ دونو وصف منافی و مقابل
ہون جیسے زید کھڑا ہی نہ بیٹھا نہ یون کہ زید کھڑا ہی نہ کاتب کیون کہ کھڑا ہونے اور کاتب
ہونے مین تقابل نہین ہی فقط الفاظ قصر یہ ہین - ہی - تو - سوا - بجز - جز - بدون - بن
بغیر - مگر - لیکن - پہ - نہ - بلکہ - خاص - تنہا فقط - اکیلا - صرف - محض - اشلہ - لا اعلم شعر
پھنسا ہون کس غضب مین دیکھتا ہون جب کوئی صورت + دل نادان مچلتا ہی کہ بس ہم تو یہی
لینگے + ذوق شعر کہتے ہین لوگ موت تو سب جاے جاے ہی + پر میرے پاس آ سے بھی کوئی
کہاں جاتے ہی + تاباں شعر ہاتھ بیفائدہ زندانین نہ دوڑاے جنون + طوق ہی میرے گلے
مین یہ گریبان تو نہین + ناسخ شعر جو مجھکو یار نے مارا تو غیر کو کر دو قتل + عزیز و اسکے سوا اور
انتقام نہین + محمود شعر نہ ڈرانا جہنم سے ہمین اسے واعظ + ہی بجز ذکر عدو مجھکو ڈرانا مشکل +
آشفتہ شعر میرا ہی کیا قصور ہی بیتاب و بیقرار + جز غیر اور کون نہین تیرے واسطے - ذوق
شعر چاندنی نے شب مجھے یہ روپ یہ دکھایا تھا + مجھکو ماہتاب ہی پر دھوپ مین بٹھایا تھا - اظفر
شعر بغیر تیرے نہین کوئی یار آنکھون مین + پھرے ہی تو ہی تو لیل و نہار آنکھون مین + میر

شعر سب گئے صبر و ہوش و تاب و توان + لیکن ای داغ دل سے تو نہ گیا + معروف شعر اور تو یا ہین
بڑی چہٹ گئین سب جتنے جی + آنکہ منہ سے پر گیا ایک مگر دیکھا + لطف شعر نہین سمندر و پروانہ پروہ
آتش ہون + کہ جسکے نام سے آتش کو احتراز رہا + غالب شعر کیون گردش مدام سے گھبرا نجائے دل +
انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین + خیال شعر مژگان کی یہ کاوش نہین ناوک فگنی ہی + ابرو
کی اشارت نہین شمشیر زنی ہی + میرحسن شعر روٹھا کرے وہ کیون نکسی اور سے حسن + یہ سب نگاہ بیجا
کا ہی اور کچھ نہین + غالب شعر دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون + روینگے ہم
ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون + میرحسن شعر ہی اس قید مین بھی تیرا دھیان ہی + فقط تیرے
ملنے کا ارمان ہی - اور جیسے نہ چاندی ہی نہ سونا ہی بلکہ رانگہ ہی - وصال شعر آئینہ گھورنے کو سب سے
نرالا نکلا + منہ تو دیکھو یہ بڑا چاہنے والا نکلا -

فصل ششم انشا کا بیان - انشا کے بہت اقسام ہین - اول تمنا یعنی آرزو کرنا اور طلب کسی
شے کی بطریق محبت کے خواہ متمنی ممکن الوجود ہو یا محال الفاظ آ سکے - کاش - کاش کے - ای کاش
ای کاشکے - خدا کرے - خدا وہ دن کرے - اللہ کرے - شاید - مگر - کہین - ہین - مومن - شعر
گر یہی ذوق شہادت ہی تو مومن جی چکے + مار ڈالے کاش کوئی کافر دلجو ہمین + میر تقی شعر کاشکے دل
دو تو ہوتے عشق مین + ایک رہتا ایک کھوتے عشق مین + غالب شعر جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار
بار + ای کاش جانتا نہ تری رہگذر کو مین + میر تقی شعر خدا کرے مرے دلکو ٹک اک قرار آئے + کہ
زندگی تو کرون جب تلک کہ یاد آئے + غالب شعر مرے دلین ہی غالب شوق وصل و شکوہ ہجران
خدا وہ دن کرے جو اس سے مین یہ بھی کہون وہ بھی + ولہ شعر وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہوین شاید +
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہین + میرحسن شعر مگر غنچہ سان کچھ کھلے میرا دل + کہ غم نے کیا ہی بہت مضمحل +
سودا شعر جی تک تو دیکھے لون کہ تو ہو کار گر کہین + ای آہ کیا کرون نہین بکتا اثر کہین + کبھی لفظ تمنا
محذوف بھی ہوتا ہی - غالب شعر میری قسمت مین غم گر اتنا تھا + دل بھی یا رب کئی دیے ہوتے
مومن شعر ای اجل ایک دن آخر تجھے آنا ہی ضرور + آج آتی شب فرقت مین تو احسان
ہوتا + کبھی حروف استفہام سے بھی تمنا کا مطلب نکلتا ہی + مضطر شعر تجھے کس واسطے اب آپ
کے دو طور نہین + مین وہی خادم دیرین ہون کوئی اور نہین + دوم استفہام الفاظ آ سکے

یہ ہین۔ آیا۔ کیا۔ طلب تصدیق و طلب تصور کے لیے۔ کون۔ کونسا۔ طلب تعین ذوی العقول
یا غیر ذوی العقول کے لیے۔ کتنا۔ کتنے۔ کسقدر۔ طلب کمیت عدد و مقدار کے لیے۔ کدہر۔ استفسار
جہت کے لیے۔ کب۔ کسوقت۔ استفسار زمان کے لیے۔ کہان۔ استفسار مکان کے لیے۔ کیون۔ کیلیے
کسواسطے۔ طلب سبب کے لیئے۔ کسطرح۔ کیونکر۔ کیسے۔ طلب وضع کے لیے۔ کیسا۔ کیسے۔ طلب
کیفیت کیلئے۔ کس۔ طلب تعین ذوی العقول وغیرہ ذوی العقول کے لیے۔ مگر طلب تصدیق کیلیے
اور کیا۔ واسطے طلب ماہیت کسی شے کے بھی آتا ہے۔ غالب شعر ہے اب اس معمورہ مین قحط غم الفت
اسد + ہمنے یہ مانا کہ دلی مین رہین کھاوینگے کیا + میر تقی شعر مدعی مجھکو کھڑے صاف برا کہتے ہین + چپکے
تم سنتے ہو بیٹھے ہوے کیا کہتے ہین + معروف شعر آہ وہ کون تھا خدا مارا + جسنے اُس سے مجھے لگا مارا +
ظفر شعر ہزارون رنج و غم ہین خانۂ دل مین نہین کھلتا + کہ صاحب خانہ اِمین کتنے اور مہمان کتنے ہین +
ممنون شعر کسقدر شرح گرانبار ہے غم لکھی تھی + کہ مرے نامہ نے بازو سے کبوتر توڑا + انشا شعر
دل کوئی بھاگے کدھر ہاتھ سے تیرے انشا + کوئی کھڑکی بھی تو اس گنبد بیدر مین نہین +
غالب شعر مضطر ہو کب مین شب اُٹھا اے ماہرو نہ آیا + گھر سے تری گلی مین تا بام تو نہ آیا +
ذوق شعر وہ جنازے پر مرے کسوقت آئے دیکھنا + جبکہ اذن عام میرے اقربا کہنے کو ہین +
جانی شعر کیا کوچھا ہے ہمدم اِس جسم ناتوان کی + رگ رگ مین نیش غم ہے کہئے کہان کہان کی
معروف شعر کچھ تو سمجھ لیا ہے جو اُسکو دیا ہے دل + کیون ناصحا عبث ہمین سمجھائے جاے ہے +
ذوق شعر شانے کا دل چاک پسند آپکو آیا + کسواسطے ان سینہ فگارون سے تو کہیے + آتش
شعر کس طرح سے نہ مانگین تمھین انصاف کرو + بوسہ لینے کا سزاوار دہن ہے کسکا + سوادا شعر
مت پوچھ یہ کہ رات کٹی کیونکہ مجھ بغیر + اِس گفتگو سے فائدہ پیارے گذر گئی + جرأت شعر وان
ہے یہ بدگمانی جائے حجاب کیونکر + دو دن کے واسطے ہو کوئی خراب کیونکر + آتش شعر دہن
پر ہین اُنکے گمان کیسے کیسے + کلام آتے ہین درمیان کیسے کیسے + مومن شعر دم بدم ہے رنگ تغیر مرا
حیران ہے + رنگ کیا مری تصویر مین بہزاد بھرے + آتش شعر دستار اُس کا جو مجھسا اُٹھا
گیا ڈھیا سے ہے + بیکسی بھرتی ہے کیسی ماری ماری اندنون + غالب شعر رشک کہتا ہے کہ اُسکا غیر
سے اخلاص حیف + عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کسکا آشنا + ولہ شعر کعبے کس منھ سے جاؤگے غالب +

نہ تم کو نہین آتی + میر شعر جو چمن مین گذرے تو اے صبا تو یہ کہیو اوس سے کہ بیوفا + مگر ایک تیر شکستہ
پا ترے باغ تازہ مین خار تھا + کبھی لفظ استفہام کو حذف بھی کردیتے ہین - فدوی شعر گلہ آپ مین
ایسا بھی کبھو تھا + تکلف برطرف ایسا ہی تو تھا + کلمات استفہام سے سواے استفہام کبھی اور کچھ
معنی بھی مقصود ہوتے ہین مثل اظہار اضطرار و شدت انتظار - ذوق شعر وہ جنازے پر مرے کس وقت
آئے دیکھنا + جبکہ اذن عام میرے اقربا کہنے کو ہین + اظہار تعجب - لالا درگی شعر آتشین رخ پہ ترے
خال کا آنا کیسا + قائم النار یہ بارود کا دانہ کیسا + زجر و توبیخ - غالب شعر بے نیازی حد سے
گذری بندہ پرور کب تلک + ہم کہینگے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا + تمسخر + جیسے جہ خوش - غالب
شعر کیا خوب تمنے غیر کو بوسہ نہین دیا + بس چپ رہو ہمارے بھی منہ مین زبان ہے + اظہار تاسف
احسان شعر کہان گریہ و نالہ وہ جان بلب رہنا + کسیکا کام ہمیشہ بنا نہین رہتا + تعظیم - غالب
شعر آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لیکے رہ گئے + صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا + یعنی بہت کچھ
تحسین - ناسخ شعر کس جبین سے ہم اوسکے تصور مین محو تھے + کنج لحد مین شور قیامت مخل ہوا
یعنی نہایت عمدہ جبین سے + تحقیر و استغنا - ناسخ شعر بار ہا بیٹھ کے کعبہ مین لنڈھائی ہے شراب
محتسب کیا ہے خدا کا ہمین جب پاس نہ تھا + سودا شعر کیا کردن گا ہاتھ سے خود دبنکے واعظ لیکے جام
ہو نہ ساغر کش کسیکے نرگس مخمور کا + کراہت شعر تیس دنمین ایک دن دیکھا نہ رو سے رشک جا
ہین نے منہ اس چاند مین دیکھا تھا کس منحوس کا + اظہار گمراہی جیسے کہان بھٹکتے پھرتے ہو میر تقی
شعر واعظ نا کس کی باتون پر کوئی جاتا ہے میر + آؤ میخانے چلو تم کسکے کہنے پر گئے + استفہام تقریری
جس سے اس امر کا اقرار لینا مخاطب سے مقصود ہوتا ہے + جسکو وہ جانتا ہے - اندرینصورت
لفظ استفہام شے اقرار طلب کے متصل لاتے ہین - جیسے اقرار فعل یا فاعل یا مفعول کے موقع
پر یون کہینگے (کیا مارا زیدنے عمرو کو) (کیا زیدنے مارا عمرو کو) (کیا عمرو کو زیدنے مارا) استفہام
انکاری جس سے اس امر سے انکار کرانا مخاطب کا مقصود ہوتا ہے - جس کو وہ جانتا ہے -
فدوی شعر گلہ آپمین ایسا بھی کبھو تھا + تکلف برطرف ایسا ہی تو تھا + یعنی نہ تھا - سوم
امر - اور وہ طلب فعل کی ہے بطور حکم و استعلا کے - مومن شعر مومن آتش محبت مین
کہے سب جائز + حسرت حرمت صہبا و مزا میر نہ کھینچ + کبھی امر سواے حکم کے دیگر معانی ...

۲۲۳

آتا ہی۔ اجازت واباحت لا اعلم شعر مین جان بلب ہون گلا کاٹو یا گلے سے لگو + جو اکثین آپ کو
منظور ہو وہ جھٹ پٹ ہو یعنی اختیار ہی کہ ان دونون مین سے ایک صورت کرو + تخویف وتہدید
لا ادری شعر اور مدہوش ہو اور بیہوش ہوا لے + ہم کو کیا کام ہی ہم کون نصیحت والے ۔ مدہوش
ہونے کی اجازت مراد نہین بلکہ تہدید ہے ۔ لا اعلم شعر قتل کرتے ہین ترے لب کے تمنائی
کو + دیکھ بدنام نہ کر اپنی مسیحائی کو + دیکھ صرف بطور تخویف کے ہی ۔ زجر و توبیخ میر شعر
آ خانہ خرابی ہی مت کر + تجھہ بن یہ اسے گھر نہ ہو گا + آ زجر کے طور پر ہی ۔ تمنا میر حسن
شعر آج ہین شتاب مانند نقش پا تھکے ہین اب ترے سر راہ مین پڑے ۔ تما صاحب
شعر صاحب جو بنایا ہی تو مانند زلیخا + یوسف سا غلام اک مجھے دے ڈال الہی + التماس
نشاط شعر یونہین ہون دیکھنے کو یہ وقت آخری یہ + وہ آئے یا نہ آئے یار و ہن بلا تو دیکھو + اور
جیسے آپ مے بیٹھے ۔ مساوات ۔ شعر بسمل تڑپ کے خون کی چھینٹین اڑا چکے + دامن
سمیٹ لینا کہ اب آستین الٹ ۔ یعنی دونون مساوی ہین ۔ اظہار دنائت وکم قدری کسی شی کی
سودا شعر دونی نہین ہی صبح نہ آئی ہی مجھکو نیند + جسکو پکارتا ہون وہ کہتا ہی مر کہین ۔ کبھی
امر کو محذوف بھی کر دیتے ہین ۔ مومن شعر اس کو مین جام بیگے مددای ہجوم شوق + آج
اور زور کرتے ہین بیطاقتی سے ہم ۔ کبھی صیغہ مستقبل بھی امر کے معنے دیتا ہی جیسے کل یہان
آپ آئینگے اور مین ہمراہ چلونگا یعنی آئیو ۔ کبھی مصدر بھی معنے امر کے دیتا ہی ۔ سودا شعر
کیفیت چشم اسکی مجھے یاد ہی سودا + ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا مین + چہارم نہی اور وہ
طلب ترک فعل کی ہی ۔ نصیر شعر قدم نہ رکھ مرے چشم پر آب کے گھر مین + بھرا ہی نوح کا طوفان
حباب کے گھر مین + نہی بھی امر کی طرح سوا اپنے معنے کے اور معنی مین مستعمل ہوتا ہی ۔ تہدید
جرأت شعر مت مل پاس مرے بیٹھ نہ بیٹھ آکہ نہ آ + جسنے بہکایا ہی تجھکو تو اسی کے گھر جا + نہ ملنا
مراد نہین بلکہ تہدید ہی دعا ۔ ناسخ شعر دم اخیر تو کر لون نظارہ جی بھر کر + الٰہی خنجر سفاک
آبدار نہو ۔ التماس غالب علی خان سید تخلص شعر یار دم سے بالین سے نہ اٹھو نہ جدا ہو
حالت مری اچھی نہین کیا جانیے کیا ہو + پنجم ندا اور وہ طلب اقبال ہی ۔ یعنی پکارنا حروف
ندا یہ ہین ۔ ای ۔ او ۔ ارے ۔ ابے ۔ ری ۔ ہی ۔ یا ۔ الف ندا ۔ غالب شعر شوریدگی کے ہاتھ سے

مرزا ... میں اپنے اکو بی نہ ہوا کبھی نہیں۔ لا اعلم شعر اپنے ہمدم بیدی کو چاہتا ہے نہ پیار۔ بیچین
ہو تو ادھر آ بسے او دل والے + ممنون شعر یون کرین چارہ کہ بیماری اغیار و طب ۔ یہ مری کہ رفیع ہوئی تو
وہ یا قسمت + مومن شعر ناصحا دلمین ذرا سوچ تو اتنا ہی کہ ہم + لاکھ نادان ہی کیا تجھسے بھی نادان ہونگے
اور منادی نہ ورہین کہ مخاطب ہی ہو بلکہ غائب یا متکلم کو بھی حاضر سمجھکر منادی بنا لیتے ہین۔ لا اعلم شعر میرے لیلی
کو کہ دیا مجنون + ای سکندر مین تجھکو کیا کوسون۔ ناسخ شعر عشق کا ہو درد ای ناسخ نکیونکر لا دوا + جسنے تیر فرقت کا کھایا شفا
ہوتا نہین۔ اور ندا کو غیر ندا کے مقام پر بھی استعمال کرتے ہین اور اُس سے اظہار حسرت و مصیبت و حیرت
مراد ہوتی ہی جبکہ آسمان یا زمانہ یا شب و روز یا غم وغیرہ منادی ہوتے ہین اور اظہار کمال بیطاقتی
و جوش و شوق مقصود ہوتا ہے جبکہ باد صبا و منزل محبوب وغیرہ اشیا غیر قابل خطاب مخاطب
ہوتے ہین۔ میر شعر ہم خاک مین ملے تو ملے لیکن ای فلک + اوس شوخ کو بھی راہ پہ لانا
ضرور تھا۔ مومن شعر چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا مُنھ + ای شب ہجر تیرا کالا منھ + لا اعلم۔ شعر
ای غم یار مین بندہ ہون رفاقت کا تری + نہ کیا تونے گوارا مری تنہائی کو۔ شیفتہ شعر
ای مرگ آ کہ میری بھی رہجائے آبرو + رکھا ہے اوسنے سوگ عدو کی وفات کا + میر تقی
شعر اس مرے دلکی خرابی ہوئی اے عشق دریغ + تونے کس خانۂ مطبوع کو ویران کیا + ولہ
شعر۔ جو چمن مین گذرے تو ای صبا تو یہ کہیو اُس سے کہ بیوفا + مگر ایک میر شکستہ پا ترے
باغ تازہ مین خار تھا + حرف ندا محذوف بھی ہوتا ہے۔ مومن شعر درد ہے جان کے عوض
ہر رگ و پے مین ساری + چارہ گر ہم نہین ہونگے جو درمان ہوگا + ششم دعا جناب باری سے
کچھ مانگنا گویا شعر مین گویا خوش ہون اُنکی زندگی سے + رہے خوش یا الٰہی وہ جہان ہے
فائدہ۔ جو حالات پانچ باب سابق مین در باب خبر مذکور ہوے اکثر اُنمین سے انشا مین بھی جاری
ہو سکتے ہین مثلاً کلام انشائی یا موکد ہوگا یا غیر موکد اور مسند الیہ محذوف ہوگا یا مذکور غرض
طالب اُنکو انشا مین بھی جاری کرے۔

فصل ہفتم۔ وصل و فصل کا بیان۔ ایک جملے پر دوسرے جملے کے معطوف کرنیکو وصل اور نہ عطف کرنیکو
فصل کہتے ہین جب ایک جملہ دوسرے جملہ کے بعد آوے تو دیکھنا چاہیئے کہ جملۂ اول کا کیا حال ہے
اگر وہ محل اعراب ہے یعنی مبتدا یا خبر یا صفت یا حال یا صلہ یا جزاء شرط وغیرہ ہے پس اگر

جملہ دوسرے کو پہلے جملہ کے حکم مین شریک کرنا منظور ہے یعنی اسکو بھی ویساہی مبتدا یا خبر یا صفت
وغیرہ بنانا منظور ہو تو اسکو مثل مفرد کے عطف کرنا چاہیئے یعنی جیسا ایک مفرد کو دوسرے مفرد کے
حکم مین شریک کرنا ہوتا ہو یعنی دونوں مفرد فاعل یا مفعول یا خبر وغیرہ ہوتی ہین تو عطف کرتے ہین
جیسے زید اور عمر آئے یا زید اور عمر کو مارا اسیطرح جملہ کو بھی کرنا چاہیئے مگر یاد رہے کہ عطف واؤ یا اور
کے ساتھ تب درست ہوگا جب دونوں مین وجہ جامع یعنی کچھ مناسبت پائی جاے مسند خواہ مسند الیہ
مین جیسے یار کی چشم فتان نے دل لے لیا - اور غمزۂ دلفریب نے ایمان اسمین تو حد مسند وجہ جامع ہی
یا نہ یہ ناظم و ناثر ہے اور زید لیتا اور دیتا ہی - مناسبت نظم اور نثر کی اور نسبت تضاد لینے
دینے مین وجہ جامع ہی مگر زید ناظم اور سخی ہی یا زید کاتب اور بخیل ہی درست نہین اسیطرح جملہ
زید شعر لکھتا ہی اور عمر نثر لکھتا ہی یا زید خوبصورت ہی اور عمرو کریہ منظر ہی مین عطف
درست ہی کیونکہ شعر اور نثر مین یا خوبصورت اور کریہ منظر مین مناسبت ہے اور یہ تب درست ہوگا جب زید اور
عمرو مین کچھ مناسبت اور علاقہ ہو مثلا دونوں بھائی ہوں یا دوست یا دشمن اسلیئے یہ کہنا نادرست ہی
کہ زید شاعر ہی اور عمرو خوبصورت ہی خواہ زید اور عمرو مین مناسبت ہو یا نہو کیونکہ شاعر اور
خوبصورت مین کچھ مناسبت نہین ہی اسیطرح یہ کاغذ سفید ہی اور بگلا بھی - بھی غلط ہی -
کیونکہ کاغذ اور بگلے مین کچھ نسبت نہین ہی اور حکم جملہ اول مین جملہ دوم کو شریک کرنا منظور
نہو تو عطف نکرینگے کیونکہ عطف سے جملۂ دوم جملۂ اول کے حکم مین شریک ہو جاویگا اور خلاف
مقصود معنی کا شریک پڑیگا مثلا زید کہتا ہی کہ آج عمرو آویگا یہ قول قابل اعتبار نہین ان دونوں
جملون مین اگر عطف لاتے تو جملۂ دوم بھی خلاف مقصود زید کا مقولہ سمجھا جاتا سو زشعر لوگ کہتے ہین
مجھے یہ شخص عاشق تو نہین + عاشقی معلوم لیکن دل تو بے آرام ہی + غالب شعر ہی اب اس معمورہ مین
قحط غم الفت اسد + ہمنے یہ مانا کہ دہلی مین رہین کھاوینگے کیا + شعر اول مصرعہ دوم مین اگر عطف
لاتے تو مقولہ لوگونکا ہو جاتا اور دہلی مین رہین گے لیکن در صورت عطف کھاوینگے کیا مفعول مانا کا
ہو جاتا اور یہ مراد نہین - اور اگر جملہ اول محل اعراب نہو اور جملۂ دوم کو جملہ اول کے ساتھ واؤ
کے سواے کسی اور حرف کے ذریعہ سے مربوط کرنا منظور ہو تو یہ عطف بلا ضرورت شرط وجہ
جامع کے درست سمجھا جائیگا جیسے زید آیا پھر عمرو گیا اسمین تعقیب و مہلت ملحوظ ہی - اور اگر

جملۂ دوم کو جملۂ اول کے ساتھ سوائے واو کے اور حرف کے ساتھ عطف کرنا منظور ہو پس اگر جملہ
اول کے واسطے ایسا حکم ہی جسمین جملۂ دوم کو شریک کرنا مقصود نہین ہی تو فصل واجب ہی کیونکہ عطف
اشتراک حکم لازم آجائیگا جیسے زید نے آکر عمرو کو سلام کیا وہ نہایت خوش ہوا اور صورت عطف
لازم آتا ہی کہ یہ بھی زید کے فعل مین سے ہو۔ درد شعر حیف کہتے ہین ہوا گلزار تاراج خزان + آشنا
اپنا بھی وان ایک سبزہ بیگانہ تھا + مصرعِ دوم جو مقولہ شاعر ہی در صورت عطف کہتے ہین کا
مقولہ ہوجاتا ہی۔ اور اگر جملہ اول کے واسطے ایسا حکم جسمین جملہ دوم کو شریک کرنا نہین چاہتے ہو
پس اگر کمال انقطاع یا کمال اتصال ہو تو فصل واجب ہی ورنہ وصل کیونکہ عطف مین ضرور ہی کہ
معطوف و معطوف علیہ مین مناسبت بھی ہو اور مغائرت بھی اور کمال اتصال مین مغائرت
نہین اور کمال انقطاع مین مناسبت نہین ہوتی کمال انقطاع یا بسبب اختلاف جملتین کے ہوتا ہی
یعنی ایک خبریہ ہو دوسرا انشائیہ جیسے سیاس شعر دم [illegible] تیغ تلے ای طپش دل تھم جا + دیکھ قاتل کا
مرے دھیان بٹا جاتا ہی + ناسخ شعر کافر ہون سیر ہم مین تحریم و انقطا + کہ میکدہ پہ حکم نہ جاری فرات کا
انشا شعر نہ چھیڑ ای نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی + تجھے اٹکھیلیان سوجھی ہین ہم بیزار بیٹھے ہین + خشنود
شعر ہو غریق رحمت پروردگار + آج ساقی کا پیالہ ہوگیا + ظفر شعر عقل سے اپنی کوئی تدبیر جو چاہے
کرے + پر ہو بے تقدیر کیا تقدیر جو چاہے کرے + یا یہ کہ وجہ جامع نہو جیسے زید خوبصورت
ہی اور عمر سوتا ہی غالب شعر یہ لاش بے کفن اسد خستہ جان کی ہی + حق مغفرت کرے عجب
آزاد مرد تھا + اور کبھی اگرچہ وجہ جامع موجود ہو مگر عطف سے ایہام خلاف مقصود کا ہوتا ہی
لہذا عطف نہین کرتے ۔ مولفہ شعر مین نے یہ کہا کہ مرتا ہون + وہ بولا [illegible] تو جاتا ہون + کمال
اتصال اس صورت مین ہوتا ہی کہ جملہ دوم جملہ اول کی تاکید لفظی ہو یا معنوی یا بدل ذوق
شعر مذکور تیرے بزم مین اسکا نہین آتا [illegible] ذکر ہمارا نہین آتا نہین آتا + نہین آتا دوم تاکید لفظی
نہین آتا اول کی ہی مومن شعر بیخود تھے غش تھے محو تھے دنیا کا غم نہ تھا + جینا وصال مین بھی تو مرنے
سے کم نہ تھا [illegible] جملہ مصرع اول کا ایک دوسرے کا تاکید معنوی ہی فرخ شعر چشم سے تو گیا تو [illegible]
تو ان دل سے صبر + ہجر مین تیرے جدا مجھسے ہوا کیا کیا کچھ + جدا ہونے کا کچھ جز و مصرع اول [illegible]
کیا بدل بعض ہی برکت شعر دل بیتاب کو کس طرح سے ٹھہرائے کوئی + مجھے سمجھائے کوئی یا آسے سمجھائے کوئی

طرح کا بیان مصرع دوم مین ہی یا جملہ اول مجمل و شرح طلب ہو۔ جملۂ دوم اوسکا بیان کرتا ہو گرم
شعر اسیر نے کی پردہ پوشی جنون کی + کیا طوق گردن نے کار گریبان + مصرع دوم مین پردہ پوشی
کی شرح ہی۔ معروف شعر بعد مرنے کے ملی میری سیہ بختی کی داد + نعش کے ہمراہ تھا وہ مو سے سر
کھولے ہوئے + مصرع ثانی مین داد ملنے کا بیان ہی یا دوسرا جملہ اہم ہو اول سے غرض متعلق نہو مثلاً
آیئے تشریف لایئے بیجیے حقہ پیجیے جایئے آرام کیجیے۔ اصل مطلوب دوسرا جملہ ہی اسلیے فصل کیا گیا۔ یا
یہ کہ جملۂ دوم مستانفہ ہو یعنی جواب ہو اُس سوال کا جو جملۂ اول سے پیدا ہوتا ہو تو بھی عطف نکرینگے
ظفر شعر پڑھ لیتے پس صفحہ سے مضمون ترے خط کا + کاغذ مین سیاہی دم تحریر نہ پھوٹی۔ سوال یہ پیدا
ہوتا ہی کہ کس سبب سے نہین پڑھا مصرع دوم جواب ہی کبھی جواب مقدر ہوتا ہی صرف وجہ مذکور ہوتی
ہی۔ میر شعر جہان کو فتنہ سے خالی کبھی نہین پایا + ہمارے عہد مین تو آفت زمانہ ہوا + سوال یہ
کہ اب خالی ہی یا نہین۔ جواب نہین۔ بوجہ مصرع دوم کمال اتصال کی حالت مین بھی کبھی ترک عطف
سے ایہام خلاف مقصود ہوتا ہی مثلاً کوئی پوچھے تم زید کے گھر گئے تھے وہ جواب دے نہین جاؤنگا یہان
اشتباہ گذرتا ہی کہ نہین جاؤنگا ایک جملہ ہی ایسی جگہ دفع ایہام کے لیے یون کہنا چاہیے نہین مین اب جاؤنگا
یا عنقریب جاؤنگا۔ یہ صورتین فصل کی تھین۔ اور وصل کے دو موقع ہین اول یہ کہ گو کمال انقطاع ہو
مگر ترک عطف مین ایہام خلاف مقصود کا اشتباہ ہو مثلاً کوئی شخص پوچھے کہ آپ ہمسے خفا تو نہین
ہین وہ کہے کہ نہین ہین اور تم سلامت رہو اگرچہ اختلاف جملتین کمال انقطاع ہی مگر ترک عطف مین اشتباہ
بددعا کا خلاف مراد ہی۔ دوسرے یہ کہ دونون جملے درمیان کمال انقطاع و کمال اتصال کے متوسط ہون
مثلاً دونون خبریہ یا دونون انشائیہ ہون اور اُن دونون مین وجہ جامع بھی پائی جاسے۔ مومن شعر

مجھے تو کتنے ہو مت دیکھ میری جانب تو + اور آپ دیکھتے ہو بار بار آئینہ

بیان وجہ جامع۔ وجہ جامع تین قسم ہی عقلی۔ وہمی۔ خیالی۔ عقلی وہ امر ہی جس کے سبب سے عقل دو چیزون
کو قوت متفکرہ مین جمع کرنے کا اقتضا کرتی ہی اور وہ امر تین ہین اوّل یہ کہ مخبر یہ یا مخبر عنہ متحد
ہون یا اونکی کسی قید مثل صفت یا حال یا ظرف وغیرہ مین اتحاد ہو۔ اتحاد مخبر و مخبر عنہ
کے مثالین اوپر مذکور ہوئین اتحاد صفت جیسے زید فاضل آیا اور عمرو فاضل گیا۔ اتحاد
حال جیسے زید دوڑتا آیا اور عمرو دوڑتا گیا۔ اتحاد ظرف جیسے زید بازار مین آیا اور عمرو بازار مین آیا

شام کو آیا اور عمرو شام کو آیا دوم تماثل یعنی دو چیزین نوع مین متحد ہون اور تعین مین مختلف مثلاً زید
اور عمرو کہ دونون نوعِ انسان مین ہین ایسا ہی تجانس مثلاً آدمی اور گھوڑا جو جنس حیوان مین شریک ہین
اور تشابہ یعنی عرضیات مین متحد ہون جیسے زید اور عمرو سخاوت یا شجاعت مین شریک ہون مثلاً اقسام
حیوانات کے بیان مین کہا جائے کہ آدمی ایسا ہوتا ہی اور گھوڑا ایسا ہوتا ہی یا جب افراد انسان کا
بیان ہو تو کہین زید بھی ایسا ہی اور عمرو بھی ایسا ہی۔ سوم تضایف یعنی ایک کے سمجھنے سے دوسری
چیز بھی سمجھی جائے۔ مثلاً باپ اور بیٹا۔ یا علت و معلول۔ مثلاً آفتاب اور روز یا اکثر و اقل بہ مثلاً عمرو
بڑا ہی۔ اور زید چھوٹا ہی اور جامع وہمی وہ امر ہی کہ جسکے سبب سے۔ وہم دو چیزون کو قوت متفکرہ مین
جمع کرنے کا تقاضا کرتا ہی حالانکہ عقل اُنکو جدا جدا مانتی ہی۔ وہ تین قسم ہی اول شبہ تماثل جیسے سفیدی
اور زردی یا سبزی و سیاہی کہ وہم ان دونون کو بسبب نہونے غایت خلاف کے مثل یکدگر
سمجھتا ہی۔ یعنی سفیدی کو زیادہ صاف زردی سے اور زردی کو زیادہ مکدر سفیدی سے سمجھتا ہی حالانکہ
عقل دونون کو دو نوع متبائن ایک جنس کی افراد شمار کرتی ہی دوم تضاد یعنی دو امر وجودی
کہ ایک محل پر باری باری آسکتے ہون۔ اور اُنمین غایت خلاف ہو مثلاً سفیدی اور سیاہی
سوم شبہ تضاد جیسے آسمان و زمین یا اول و دوم اگرچہ آسمان و زمین وجودی ہین ایک نہایت
بلند اور ایک نہایت پست مگر چونکہ اجسام ہین اعراض نہین اور اس لیئے ایک محل پر
پس یک دیگر نہین آسکتے اس لئے متضاد نہین کہی جاسکتی اور اول و دوم مین غایت خلاف
نہین ہی کیونکہ اول سے بہ نسبت دوم کے سوم و چہارم زیادہ مخالف ہین لہذا اُنکو بھی متضاد
نہین کہہ سکتے تیسرا جامع خیالی وہ امر ہی جسکے سبب سے خیال دو چیزونکو قوت متفکرہ مین جمع
کرنے کا تقاضا کرتا ہی اور یہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ عطف کرنے سے پہلے اون دونون کے
تصور خیال مین متقارب ہون اور اسباب قرب کے مختلف ہین اسی سبب سے صور خیالیہ ترتیب
اور وضوح کی رو سے مختلف ہوتی ہین۔ کیونکہ بعض صورتین ایک شخص کے خیال مین ایک
دوسرے سے کبھی علٰحدہ نہین ہوتین اور دوسرے کے خیال مین ہرگز مجتمع نہین ہوتین مثلاً قلمدان
چاقو۔ کاغذ وغیرہ کی صورتین کاتب کے ذہن مین ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتین
اور دھوبی کا ایسا حال نہین ہی۔ اور بعض صورتین ایک شخص کے خیال سے

بالکل غائب نہین ہوتی اور دوسرے خیال مین بھی گذر نہین کرتی مثلاً زید کے معشوق کی صورت اُسکے خیال سے کبھی جدا نہین اور عمرو کے خیال مین کبھی نہین آتی۔ اندرین صورت طلبہ کو وجہ جامع خیالی کا جاننا نہایت ضرور ہی کیونکہ اُسکی بنا عادت اور طبیعت پر ہی جو ایک دوسرے سے بشدت مختلف ہوتی ہی۔ مثلاً کہین کہ قامت یار دیکھا اور قیامت یاد آئی یہان قد یار اور قیامت مین وجہ جامع فتنہ انگیزی ہی اور چونکہ یہ خیال شاعرانہ ہی پس شاعر کے نزدیک یہ دونون مناسب ہین عام آدمی اسکو ہرگز نہ سمجھیگا۔

فصل ششم۔ ایجاز۔ واطناب۔ ومساوات کا بیان۔ مطلب تین طرح پر ادا کیا جا سکتا ہی۔ اول مساوات اور وہ ادا کرنا اصل مراد کا ایسی لفظ سے ہی جو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم دوم ایجاز اور وہ ادا کرنا ایسی لفظ سے جو اصل مراد سے کم ہو مگر ناکافی نہو سوم اطناب اور وہ ایسی لفظ سے جو اصل مراد سے زیادہ ہو مگر کچھ فائدہ دے۔ مثال مساوات ذوق شعر وقت پیری شباب کی باتین + ایسی ہین جیسے خواب کی باتین + اس مین کوئی لفظ اصل مراد سے زیادہ یا کم نہین ہی۔ ایجاز دو قسم ہی اول ایجاز قصر جسمین کچھ حذف نہ کیا گیا ہو جیسے مثل نادان کی دوستی جی کا جنجال۔ یہ قصر ہی اُس عبارت کا جو نادان کے ساتھ دوستی کرتا ہی اُس کے جی کو اُس کی دوستی جنجال ہو جاتی ہی دوم ایجاز حذف جسمین حذف کر دیا گیا ہو کوئی جزو جملہ کا مثل مسند اور مسند الیہ کے یا مفعول وغیرہ جسکی مثالین اوپر بھی گذرین ذوق شعر اُسکے لب خنجر کا لینا ہی اگر بوسہ + تو اے دل پُر حسرت کیا دیر لگائی ہی + تو نے محذوف ہی۔ کیا دیر لگائی ہی جو جملہ جزائیہ کا موٴید ہی۔ اُسکا قائم مقام ہی مثال حذف مضاف ہی۔ سید شعر سیکھے یہ عداوت اللہ رے کفر اے بت + پڑھنے جنازہ اُسکا سب آئے تو نہ آیا + یعنی نماز جنازہ۔ جانی۔ شعر کیا پوچھتا ہی ہمدم اس جسم ناتوان کی + رگ رگ مین نیش غم ہی کہئے کہان کہان کی شیفتہ شعر تا لب بوسے کی کسے دین بھی وہ اب شیفتہ گر + کر چکی کام یہان لذت دشنام اپنا مثال حذف مضاف الیہ۔ آمین شعر مرتے ہین ہم تو اُسکے لب آبدار پر + گر آب زندگی ہو تو ہو تین مین دھار پر + یعنی پیشاب کی دھار پر مثال حذف مفعول۔ کرم شعر اے طفل اشک یکھے ہر بار گنجو + ہر پارۂ جگر ورق انتخاب ہی + یعنی جگر کو۔ فدوی شعر گالیان کیونکر نہ دیوے
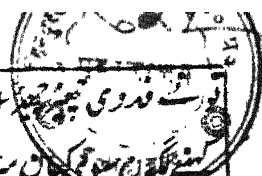
ت قدری تیغ ٔ جفا + یک نود و تھا ہی اسکو اور بھی بدخو کیا + بدخو تھا ہی - اکبر شعر آپ مین
کہنے لگو ن ہو گو کہان میری مجال + پوچھے تو احوال میرا ایسی کیا تجھکو پڑی + ایسی غرض - مثال
حذف جملہ - قائم - شعر کسی بلا مین پھنسے قید ہوئے جان سے جاے + پر آدمی کو خدا تجھہ
مبتلا نہ کرے + بعد مصرعہ اول کے تو بہتر ہے جملہ جزائیہ مقدر ہی - محمود شعر ہو زخم جگر ناوک
قاتل کی نشانی + ای چارہ گر دا سکا مٹانا نہین اچھا + مت مٹاؤ محذوف ہی اور وجہ اسکی مذکور ہی
کہ مٹانا اچھا نہین - رند شعر - تو نہ تیغ کا عبث ہر بار + جو لگا نا ہو لگا بیٹھے + سب آدمیونکا یہ دستور
مقدر ہی - اور جیسے کسی کام کے آغاز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا مراد یہ ہی کہ مین اللہ کے نام سے شروع
کرتا ہون اور اقتران - یعنی کوئی کلمہ کسی تقریب کے متصل بولا جاے مثلاً مبارک تقریب شادی
وغیرہ مین - غالب شعر علے الرغم دشمن شہید وفا ہون + مبارک مبارک سلامت سلامت
اطناب - اسطرح ہوتا ہی - اول بعد ابہام کے ایضاح - یا بعد اجمال کے تفصیل تا کہ ایک امر
دو طرح بیان ہو یا معنی ذہن مین خوب مستحکم ہو جائین - یا تکمیل لذت کے لیے جو اس سے حاصل
ہوتی ہی - مثلاً زید کے تذکرے مین کہنا کہ بہت لائق آدمی ہے زید باوجود ضمیر مستتر کے زید
مظہر بھی ذکر کیا گیا شعر - کامیابی پر مری کچھ آسمان کو رشک ہی + اسلیئے مجھپر ستم کرتا ہی ہر دم آسمان
شاد شعر اسکے پانون سے لگی رہتی ہے دنفرات حنا + خوب دنیا مین بسر کرتی ہے اوقات حنا
دوم توشیح - اول ایک معدود ذکر کرکے بعدہ اسکی تفسیر لاوین - قائم شعر دو چیز ہین یادگار
دوران + تیر ستم اپنی جان فشانی + شہیدی شعر - آٹھ بوسون پر ہون نوکر اک بت اوباش کا
صبح کے دو شام کے دو دو رونکے دو شب کے دو + سوم تکرار کلمہ کسی نکتہ کے لیے مثلاً تاکید
مومن شعر سجاؤنگا کبھی جنت کو مین سجاؤنگا + اگر ہو ئیگا نقشہ تمھارے گھر کا سا - چہارم ایغال
یعنی آخر کلام مین کسی نکتہ کے لیے ایسی لفظ لاوین جسکے بغیر اصل معنی تمام ہو سکین خواہ وہ
نکتہ مبالغہ ہو - غالب شعر نالہ جاتا تھا پرے عرش کے میرا اور اب + لب تک آتا ہی جو ایسا ہی
رسا ہوتا ہے + جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے بقصد مبالغہ ہی خواہ وہ نکتہ تحقق تشبیہ ہو - ظفر شعر
کیا کیجیے دلا سیر اب اس بحر جہان کی + مستعجی ہے ہو امثل حباب ایک نفس مین (ایک نفس مین الخ)
لکھا کہ تشبیہ کامل ہو جاے - پنجم تذییل - یعنی ایک جملہ کے بعد دوسرا جملہ شامل اسی معنی پر بقصد تاکید لانا خواہ جملہ دوم ضرب المثل ہو یا نہو

حسرت شعر تجھ کو تجھسے خدا جدا نکرے + مین ہون تجھسے جدا خدا نکرے + ظفر شعر ہمارے آگے ہی
ترا گلے دوستدار دن کا + پیٹے مردون کی وہ ہڈیان اکھاڑتے ہین + ششم تکمیل یعنی اول
کلام مین جو شبہ ہوتا ہو اُسکو دوم کلام سے دفع کرنا - لا اعلم شعر ظاہر مین دیکھنے کا کچھ اسباب
ہی نہین + آتے مگر وہ خواب مین سو خواب ہی نہین + اول کلام سے شبہ ہوتا تھا کہ شاید
کر خواب آتا ہوگا سو (خواب ہی نہین) سے شبہ رفع ہوگیا - ہفتم تتمیم - کسی کلام مین کسی
غرض مثل مبالغہ کے لیئے کسقدر لفظ زیادہ کرین - غالب شعر جو عقدۂ دشوار
کہ کوشش سے نہ وا ہو + تو وا کرے آس عقدے کو سو بھی باشارت + دو سو بھی باشارت
سے صرف مبالغہ پیدا ہوا یا مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا - (اپنی آنکھون سے)
تتمیم ہے - ظفر شعر ہزارون مین وہ مہ لقا ایک ہی + قسم ہے خدا کی خدا ایک ہی + خدا ایک ہی
دوبارہ قسم بطور تاکید قسم کے ہے ہشتم اعتراض - یعنی درمیان کلام کے ایک جملہ
لانا کسی نکتہ کے لیئے سواے دفع ایہام کے مثلاً تقدیس کے لیئے - جیسے اللہ جل شانہ
فرماتا ہے - میر شعر اعجاز منہ تکے ہی ترے لب کے کام کا + کیا ذکر یان مسیح علیہ السلام کا
یا تعجب کے لیئے - جیسے آپکو (اللہ اکبر) اسقدر غرور ہے - یا دعا - نواب مرزا لکھنوی
شعر جلوۂ حسن رشک شعلۂ طور + چشم بد دور آنکھ ملتی جور + ہوشیار شعر سوا
اس دل کمبخت کے کہ ہو جیو خوار + کہان نصیب کسی کے کہ تجھپہ شیدا ہو + یا توصیف
ہوشیار شعر تری صفا کی رخ پر کرے ہو حور فریب + یقین لائے وہی جسنے تجھکو دیکھا ہے

باب دوم علم بیان مین

علم بیان وہ ہے کہ جسکو جانتے رہنے سے ایک معنی کو کئی طریق سے لکھ سکین کہ انمین سے کوئی طریق معنی
مطلوب پر دلالت واضح رکھتا ہو اور کوئی واضح تر - اور دلالت تین قسم پر ہے اگر لفظ تمام معنی موضوع

پر دلالت کرے وہ وضعی ہی جیسے دلالت لفظ شیر کی جانور معروف پر اور اگر لفظ جزء موضوع لہ پر دلالت کرے
وہ تضمنی ہی جیسے دلالت لفظ انسان کی حیوان پر یا حیوان ناطق پر جو اُسکے کل معنی ہین اور اگر لفظ اُس چیز پر
دلالت کرے جو حقیقت موضوع لہ سے خارج ہی لیکن لازم اُسکے ہو وہ التزامی ہی جیسے دلالت لفظ شیر کی شجاع پر
اور جیسے دلالت لفظ انسان کی ضاحک یا کاتب پر۔ دلالت وضعی کو دلالت مطابقہ اور تضمنی اور التزامی کو
عقلیہ بھی کہتے ہین پس ظاہر ہی کہ علم بیان مین بحث صرف دلالت تضمنی اور التزامی سے ہی اس لئے کہ دلالت
وضعی واضح اور اوضح نہین ہوسکتی کیونکہ لفظ شیر اور اسد اور ضیغم معنی موضوع لہ پر سب یکسان دلالت کرتے
ہین نہ واضح اور اوضح پس یہ علم لغت سے متعلق ہی نہ علم بیان سے البتہ دلالات اخیرہ مین ممکن ہی کیونکہ
دلالت التزامی مین ممکن ہی کہ ایک ملزوم کے چند لوازم ہون کہ بعض بسبب قلت وسائط کے ملزوم
کے قریب ہون اور بعض بسبب کثرت وسائط کے اُس سے بعید پس یہی قرب و بُعد باعث وضوح
اور خفا کا ہوجائیگا جیسے لنبے انگرکھے والا بمعنے شخص دراز قد دلالت التزامی بے واسطہ ہی اور بہت راکھ والا
بمعنی مہمان دوست اسمین کئی واسطے ہین کیونکہ بہت راکھ لازم بہت لکڑی جلنے کی ہی اور بہت لکڑی جلنا
لازم بہت روٹی پکنے کی اور وہ لازم کثرت مہمان کی اور وہ لازم مہمان دوست ہونے کی ہی پس اول
دلالت بہ نسبت دوم واضح تر ہی علی ہذالقیاس ممکن ہی کہ ایک لازم کو چند ملزوم ہون مثلاً سفیدی لازم ہی برف اور
شیر اور عاج اور بط وغیرہ مین جائز ہی کہ لزوم سفیدی کا بعض ملزومون کی نسبت واضح ہو اور بعض
کی نسبت اوضح اور دلالت تضمنی مین ممکن ہی کہ کسی شی کے چند جزو ہون اور چند جزء خورد پس جزء
اُس شی پر دلالت واضح تر کریگا بہ نسبت جزو خرد کے اُس شی پر مثلاً حیوان کی دلالت جسم پر واضح ہی
بہ نسبت دلالت انسان کے جسم پر۔ غرض کہ علم بیان مین لوازمات معنی کو اعتبار کرنا چاہیئے
اور کبھی لزوم دونون طرف سے ہوتا ہی جیسے امام و مقتدی مین کیونکہ امام بغیر مقتدی کے
نہین ہوسکتا اور مقتدی بغیر امام کے نہین کہلایا جاسکتا اور کبھی ایک طرف جیسے علم و حیات اور
جرأت شیر مین کیونکہ جرأت کو شیر لازم نہین اور شیر کو جرأت لازم ہی اب واضح ہو کہ جب کوئی لفظ معنی
موضوع لہ کے واسطے استعمال کیا جائے اُسکو حقیقت کہتے ہین اور اگر معنی غیر حقیقی کے واسطے استعمال
کرین اُسکو مجاز مگر اس صورت مین معنی حقیقی اور مجازی مین کچھ علاقہ ضرور ہوگا اور مجاز مین جب کہ معنی
موضوع لہ متروک ہون پس اگر وہ علاقہ تشبیہ کا ہی اُسکو استعارہ اور اگر اور کچھ علاقہ مثل لزوم سببیت وغیرہ کا ہی

مرسل کہتے ہین اور اگر معنی موضوع لہ کا بھی ارادہ جائز ہوا اُسکو کنایہ کہتے ہین جیسے استعمال لفظِ نرگس

کا بجاے چشم استعارہ ہی اور استعمال لفظِ قارورہ کا بول مریض پر مجاز مرسل ہی چونکہ بول مریض کا

اکثر قارورے یعنے شیشی مین رکھتے ہین پس بیان علاقہ معنی حقیقی مجازی مین ظرفیت کا ہی اور لمبے انگرکھے

والا یعنی دراز قد کنایہ ہی مثال استعارہ مین مراد صرف چشم سے ہی نہ نرگس سے علے ہذا القیاس مجاز مرسل

مین صرف بول سے نہ شیشی سے مگر کنایہ مین شخص دراز قد کے سواے اگر لمبا انگرکھا ہونا مراد کرین تو بھی جائز ہی

پس چونکہ استعارہ منحصر ہی اوراک ماہیت تشبیہ پر لہذا مدار علم بیان کا چار چیز پر ہی تشبیہ استعارہ مجاز مرسل

کنایہ اب ہر ایک کا بیان ایک فصل مین ہوتا ہی۔

فصل اول تشبیہ کے بیان مین تشبیہ عبارت دلالت مشارکت دو چیز سے ہی ایک معنی پر اُن دونونکو

طرفین تشبیہ یعنی مشبہ اور مشبہ بہ کہتے ہین اور معنی مشترک وجہ شبہ ضرور ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ اگر حقیقت

مین مشترک ہون گے تو صفت مین مختلف اور بالعکس کیونکہ اگر حقیقت اور صفت دونون مین اختلاف

نہو گا تو تشبیہ باطل ہو جائیگی اور صفت وجہ شبہ مشبہ مین کم اور مشبہ بہ مین زیادہ ہونا چاہیئے ورنہ تشبیہ سے کچھ

فائدہ نہوگا اور تشبیہ سے جو مطلب متکلم کا ہوتا ہی اُسکو غرض تشبیہ کہتے ہین اور جو لفظ دلالت تشبیہ پر کرتا ہی

اسکو ادات تشبیہ کہتے ہین۔ پس واضح ہو کہ ارکان تشبیہ کے پانچ چیزین ہین۔ مشبہ مشبہ بہ وجہ شبہ غرض تشبیہ

ادات تشبیہ جیسے پھول سا چہرہ یہان چہرہ مشبہ پھول مشبہ بہ رنگینی وجہ شبہ اظہار خوبی روی معشوق غرض

تشبیہ اور لفظ سا ادات تشبیہ ہی اب بیان ان اصول پنجگانہ کا چار قسم مین کیا جاتا ہی۔

قسم اول بیان مشبہ و مشبہ بہ۔ مشبہ و مشبہ بہ کبھی دونون حسّی ہوتے ہین یعنے جو کسی حس سے منجملہ حواس پنجگانہ ظاہری

کے مدرک ہون حکیم تصدق حسین خان لکھنوی شعر سرو سا قد تو گل سے رخسارے * شانے بازو بھرے

بھرے سارے * کبھی دونون عقلی مثال ذوق شعر ہی حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل ترے ہاتھون قاتل

ترے آب دم شمشیر کو تیر البسمل سمجھے ہی آب بقا تشبیہ شہادت کی حیات ابدی سے ہی یہ دونون مدرک بالعقل ہوتے ہین اور کبھی مشبہ عقلی

مشبہ بہ حسی جیسے شعر آب رواں سمجھ اسے عمر رواں نہین * و مشبہ حسی مشبہ بہ عقلی جیسے تشبیہ عطر کی خلق کریم سے اور کبھی ایک حسّی اور ایک عقلی بھی ہوتی ہی

اور نیز کبھی دونون مفرد ہوتے ہین جیسے امثلۂ بالا مین کبھی ایک مفرد دوسرا مرکب۔ شعر ثمر ساقی مجھے ملی کہ
مینا میری نظر مین + لگے ہی مثل خاکستر کہ جسمین آگ پنہان ہی + غالب شعر بٹتے ہین سونے روپے کے
چھلے حضور مین + ہی جنکے آگے سیم و زر مہر و ماہ ماند + یون سمجھیے کہ بیچ سے خالی کیے ہوے + لاکھون ہی
آفتاب ہین اور بیشمار چاند + چھلے کی تشبیہ ایسے چاند و سورج سے ہی جو بیچ سے خالی کیے ہون ذوق شعر
رخ گلرنگ پہ ساقی کے عرق کا قطرہ + کیا تماشا ہی کہ بجاے ہی مونگا گوہر + عرق کا قطرہ رخ گلرنگ پر مشبہ مرکب
مونگا مشبہ بہ مفرد ہی کبھی دونون مرکب یعنی ایک ہیأت مجموعی مفرد ہو دوسری ہیأت مجموعی سے
تشبیہ دیجاتی ہی سودا شعر زلفین بکھری ہوئین یون چہرہ پہ کھاتی تھین بل + جسطرح ایک کھلونے پہ
ہشین دو بالک + کبھی دونون متعدد یعنے کئی مشبہ و مشبہ بہ یہ دو قسم ہی ایک تشبیہ ملفوف یعنے اول چند مشبہ
بعدہ چند مشبہ بہ ذکر کرین نصیر شعر نہا کے افشان جو جبین پر بچوڑ و زلفون کو بعد آ سکے + دکھاؤ
عاشق کو اس ہنر سے فلک پہ بجلی زمین پہ باران + دوم تشبیہ مفروق۔ یعنے ایک مشبہ مع مشبہ بہ کے
ذکر کرین بعدہ دوسرا مشبہ و مشبہ بہ و علی ہذا القیاس۔ فتنی شعر چشم ہی قہر بلا زلف قیامت قامت + اس لیے
لوگ تمھین آفت جان کہتے ہین + کبھی ایک واحد دوسرا متعدد یہ بھی دو قسم ہی ایک تشبیہ جمع جسمین مشبہ واحد ہو
مشبہ بہ متعدد۔ سحر شعر ہی زلف یا دھوان ہی یہ شمع جمال کا + اعجاز حسن و ناز سے اونچا نہ ہو سکا + یا ابر آفتاب
کے پہلو مین آگیا + پیدا ہی یا کہ شام غریبان پہ بر ملا + دوسری تشبیہ تسویہ جسمین مشبہ متعدد مشبہ بہ واحد۔
ہوشیار شعر قد مرا اور ترے ابرو کج + دیکھ خمیدہ ہی کمان کردار +

قسم دوم بیان وجہ شبہ وجہ شبہ بھی کبھی حسّی ہوتی ہی کبھی عقلی اور نیز وجہ شبہ کبھی واحد ہوتی ہی
کبھی متعدد کبھی مرکب بمنزلہ واحد۔ اور واحد حسّی تب ہوگی جب طرفین حسّی ہون جیسے سرخی تشبیہ
رخسار و گل مین اور واحد عقلی مین ضرور نہین خواہ طرفین حسّی ہون خواہ عقلی خواہ مختلف جیسے جرأت تشبیہ
(طرفین حسّی ۱۲)
زید و شیر مین اور ہدایت تشبیہ علم و نور مین اور حلاوت تشبیہ شراب و کوثر مین یا بالعکس اور متعدد مین
(طرفین عقلی ۱۲) (طرفین مختلف)
کبھی تمام اجزاء وجہ شبہ حسّی ہوسکتے مین کبھی تمام عقلی کبھی بعض حسّی بعض عقلی جیسے سرخی
رنگ اور ملائمت تشبیہ رخسار و گل مین اور درازی و سیاہی تشبیہ زلف و شب مین اور
راستی اور بلندی تشبیہ قد و سرو مین تمام اجزار حسّی ہین۔ سودا شعر بسان دانۂ روئیدہ
ایک بار گرہ + کھلی جو کام سے میرے پڑی ہزار گرہ + اپنے دونون حال یعنے ابتدا مین قدرے

آسان ہو جائے اور پھر زیادہ تر دشوار ہو جانے کام کو ان کی دونون حالسے تشبیہ دی جو مرکب عقلی ہوتا
ہین نہ مجموع کو مجموع سے کما لا یخفی علی المتامل یا تشبیہ کسی حکیم کی جالینوس سے کہ تیز فہمی و دوا شناسی
وغیرہ وجہ شبہ عقلی ہین - سودا شعر یا وہ معجون مسیحی کی ہین ڈبیان دونون + آئے ہی جان مین جھپڑ لیسے جیسے
روح ملک + ... اور پھر اہونا دو وجہ شبہ حسی ہین رغبت دلانا جانب جماع وجہ شبہ عقلی ہی اور
وجہ شبہ مرکب بمنزلہ واحد حسی ہوتا ہی یا عقلی اور حسی مین طرفین کبھی مفرد ہوتے ہین کبھی مرکب کبھی
مختلف جیسے تشبیہ دہن معشوق مین غنچہ کے ساتھ شکل وتنگی وخوشنمائی ہر سہ بمنزلہ واحد ہو کر وجہ شبہ ہین
سودا شعر یعنی بکھری ہوئین یون جہر ہیہ مانگین بعین دل + جسطرح ایک کھلونے یہ ہٹین دو بالک +
وجہ شبہ دو چیزونکا ایک چیز پر گرد ہو جانا امر مرکب ہی ممتاز شعر ہمارے رونے سے دل کا بخار اٹھتا ہی
کہ جیسے پانی کے چھڑکے غبار اٹھتا ہی + ذوق شعر چل تر اگل سوسن کا تر اک انبا ہے گل مہتاب کے
گلدستے مین دندان اسکے + وجہ شبہ سیاہ رنگ کا بکثرت جمع ہو جانا مرکب ہی مثال وجہ شبہ مرکب عقلی جیسے
عالم بے عمل کی تشبیہ گدھے سے جسپر کتابین لدی ہون وجہ شبہ مستفید نہ ہونا شی مفید سے باوصف تحمل
مصائب اسکے سبب سے اور جس تشبیہ مین ایک ہیأت مجموعی کی دوسری ہیأت مجموعی سے تشبیہ دیجاوے اور وجہ
شبہ مرکب عقلی ہو اسکو تشبیہ مرکب یا تمثیل کہتے ہین کبھی دو شی متضادہ کو لطف وظرافت کے تشبیہ دیتے ہین اسمین
معنی متضادہ وجہ شبہ ہوتے ہین جیسے بخیل کی تشبیہ حاتم کے ساتھ اب واضح ہو کہ وجہ شبہ یعنی معنی مشترک
درمیان مشبہ و مشبہ بہ کے جو تشبیہ مین شاعر نے قصد کی ہی ایک صفت ہوتی ہی خواہ حقیقی خواہ اضافی خواہ
اعتباری صفت حقیقی وہ جو داخل ذات مشبہ و مشبہ بہ ہو - وہ دو قسم ہی - ایک حسی یعنی کیفیات جسمانی
جیسے رنگ وشکل ومقدار وحرکت وآواز ومزہ وبو وتلخی وصفائی ونرمی وثقل وخفت وگرمی و
سردی وخشکی وتری وغیرہ دوم عقلی یعنی کیفیات نفسانی مثل ذکاوت وعلم ومعرفت وقدرت وکرم و
سخاوت وبخل وحلم وغضب وشجاعت وغیرہ صفت اضافی وہ جو ذات مین ثابت ومتقرر نہو بلکہ
متعلق ہو جیسے برہان کی آفتاب سے تشبیہ مین وجہ شبہ ازالہ حجاب ہی جو داخل ذات نہین بلکہ دونون سے
متعلق ہی صفت اعتباری وہ کہ نہ داخل ذات ہو نہ متعلق بلکہ صرف عقل نے اعتبار کر لیا ہو - جیسے
تشبیہ غول کی درندہ کے ساتھ کہ اسکی شکل اور دانت کو صرف واہمہ نے اعتبار کر لیا ہی واقعی نہین
اور معلوم ہو کہ جس تشبیہ مین وجہ شبہ مذکور ہوتی ہی اسکو مفصل کہتے ہین ورنہ مجمل جیسے

نسیم شعر گول اُسکے ستون تھے ساعد حور چلمن مژگان چشم مخمور * اگر کوئی وصف مشبہ یا مشبہ بہ کا ایسا
مذکور کرین جس سے وجہ شبہ کی طرف اشارہ ہو تو بھی مجمل ہی جیسے مصرع اول مین ستون کی صفت
گول واقع ہی اور باعتبار وجہ شبہ تشبیہ دو قسم ہی ایک قریب مبتذل دوسری بعید غریب - اول وہ
جسکی وجہ شبہ امر مشہور ہو فورًا ہر ایک کی سمجھ مین آجاے یعنی جو تشبیہ بکثرت مستعمل ہو جیسے قد کی
سرو - دانت کی موتی کے ساتھ - دوم وہ جو بلا خوض و فکر فورًا مفہوم نہو - اور تشبیہ مبتذل بسبب
بعض تصرفات کے غریب ہوجاتی ہی اول تشبیہ مشروط یعنی مشبہ اور مشبہ بہ یا دونون کو کسی شرط
کے ساتھ مقید کرنا - غمگین شعر ثمر مین دیکھتا گر سرو مین ماہ منور کا * تو ہمسر سرو کو قد سے ترے
او دلربا کہتا * دوم تشبیہ اضمار - یعنی اسطرح تشبیہ دینا کہ تشبیہ معلوم نہو ہوشیار شعر ترے
کسواسطے ہی میر الجنت * گر ہی وہ زلف تیرہ چون شب تار * سوم تشبیہ تفضیل وہ ہی کہ ایک شی کو کسی شی
سے تشبیہ دین بلا ذکر وجہ شبہ کے اور پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دین بعد رجوع کے - ہوشیار شعر
تو ہی گل اور نہین کہ ہی دایم * تجھسے خرم رخ گل گلزار * معشوق کو گل سے عام طور پر تشبیہ دی پھر
اُسکی فضیلت کی وجہ سوائے وجہ شبہ کے بیان کی -

قسم سوم بیان غرض تشبیہ کبھی امکان وجود مشبہ غرض ہوتی ہی جہان کہ ادعا اُسکے امتناع کا
بھی ممکن ہو - ظفر شعر دل لگے اور حسین سے نہ مرا تیرے سوا * لگے جز شمع نہ پروانہ کی مہتاب سے
لاگ * اگرچہ ممتنع معلوم ہوتا ہی کہ کسی کو دوسرا حسین پسند نہ آئے مگر تشبیہ سے یہ امر ممکن ہوگیا
کبھی صرف بیان حال و وصف مشبہ مقصود ہوتا ہی مثلا ایک کپڑے کو دوسرے کپڑے سے
تشبیہ دین سیاہی یا سفیدی مین - کبھی بیان حال مقدار مشبہ غرض ہوتی ہی از روے قلت و
کثرت مثلاً تشبیہ کمر کی نقطہ و مو زلف کی عمر خضر اور روز وصل کی مدت قلیل اور شب ہجر کی روز
قیامت کے ساتھ - کبھی حال و شان مشبہ کو ذہن نشین سامع کرنا غرض ہوتی ہی مثلاً
پتھر کی لکیر مضبوط عہد کے لئے - ظفر شعر کتابون مین لکھا ہی کیا بہت لکھ لکھ کے دھو ڈالین * ہمارے
دلمین ہی نقش حجر یہ ترا زمانہ * جرأت شعر دلکو ہر چند مین سمجھایا کہ او خانہ خراب * جان اس
ہستی موہوم کو تو نقش بر آب * ولہ شعر لشکل مہر ہی گردش ہی ہمکو سارے دن * تم پھر آؤ تو پیارے
پھرین ہمارے دن * کبھی تزئین مشبہ نظر سامع مین غرض ہوتی ہی مثلاً چہرے کی شمع سے

دانت کی موتی سے لب کی یاقوت سے - امانت شعر ہنس پڑا وہ گل رعنا تو تماشا دیکھا ÷ گوہر و نیلم و یاقوت کو یکجا دیکھا ÷ کبھی مذمت و تقبیح مشبہ نظرِ سامع مین ÷ نسیم شعر زنبور سیاہ خال اُسکے ÷ برگد کی جٹائین بال اُسکے ÷ سودا شعر رنگ و دہن اُسکا ہی بدبو و تیرہ ÷ جیسے کہ جلاب کا دست اخیر ÷ کبھی اظہار ندرت اور استطراف مشبہ غرض ہوتی ہی خواہ مشبہ بہ فی نفسہ نادر اور ظرفہ ہو - امانت شعر پھول سے سینہ پہ کب ہی لہریان پیدا ÷ ہوے گلشن مین انار و نسے سیستان پیدا ÷ خواہ مشبہ بہ فی نفسہ نادر نہو مگر مشبہ کی حالت مین اُسکے سبب سے ندرت ظاہر ہو - سودا شعر زلفین بکھری ہوئی یون چہرہ پہ کھاتی تھین بل ÷ جسطرح ایک کھلونے پہ ہین دو بالک ÷ انوار شعر جنبش مژگان نہین انوار چشم یار پر ÷ کھنچ رہا ہی بادکش یہ مردم بیمار پر ÷ کبھی غرض تشبیہ متعلق بہ مشبہ بہ ہوتی ہی اُسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ جسمین وجہ شبہ ناقص ہو اُسکو مشبہ بہ کرین - امانت شعر نقشہ ہی روے گل مین اگر روے یار کا ÷ شمشاد سایہ ہی قد دلجوے یار کا ÷ بیان اظہار اس امر کا مقصود ہی کہ قد یار شمشاد سے زیادہ ہی راستی مین - دوم تشبیہ اظہار المطلوب یعنے شی مرغوب و مطلوب کو جسکا اہتمام منظور ہی مشبہ بہ کرین جیسے بھوکا چاند کو روٹی سے تشبیہ دے - ذوق شعر کوندی ہی جو بجلی تو یہ سوجھی ہی نشہ مین ÷ ساقی نے می تیز پہ آتش یہ اُڑائی ÷ واضح ہو کہ تشبیہ مین مشبہ کو مشبہ بہ سے وجہ شبہ مین کامل اور فائق کرنا مقصود ہوتا ہی - اور جہان مساوی کرنا دونونکا مقصود ہو اُسکو تشابہ کہتے ہین عیشی شعر دل گرفتہ ہون کرون گا ہوکے مین آزاد کیا ÷ مجھکو یکسان ہی چمن کیا خانۂ صیاد کیا ÷ اور کبھی یہ بطور تشبیہ عکس کے بھی ہوتا ہی - ہوشیار شعر مین ہون لاغر تری کمر کی طرح ÷ ہی کمر تیری جیسا مین ہون نزار -

قسم چہارم ادات تشبیہ جس تشبیہ مین ادات تشبیہ ہوتے ہین اُسکو مرسل اور جس مین نہین ہوتے اُسکو مولد کہتے ہین اور الفاظ تشبیہ مستعملہ اردو - سا - مانند جیسا - جون - چون - نظیر - مقابل - مشابہ - برابر - مثل - گویا - عدیل - برنگ - لبسان وغیرہ ہین مثال مرسل - ذوق شعر انس ہی کیا دلکو تیر یار سے ÷ ہی مشابہ زخم بھی سوفار سے ÷ ولہ شعر یون نگہ نکلی ہی چشم یار سے ÷ مست جیسے خانۂ خمار سے ÷ ولہ شعر نظر آتا ہی برنگ لب ساغر جو ہلال ÷ ٹپکا پڑتا ہی لب مست سے شوق تقبیل ÷ مثال مولد - ناسخ شعر ہوا سے بال اُڑکر آتے ہین جو اُسکے چہرے پر ÷ غزال چشم شوخی کر رہے ہین چین گیسو مین

فصل دوم استعارے کے بیان مین اوپر ذکر ہو چکا ہی کہ مجاز مین جب معنی حقیقی و مجازی کے درمیان علاقہ
(لغوی معنی عاریت لینا)
تشبیہ کا ہوتا ہی اسکو استعارہ کہتے ہین اور غرض استعارے سے یہ ہی کہ مشبہ کو عین مشبہ بہ قرار دین پس حالت استعارہ
مین مشبہ کو مستعار لہ و مشبہ بہ کو مستعار منہ و وجہ شبہ کو وجہ جامع کہتے ہین جیسے شیر بمعنی مرد شجاع پس شجاع
مستعار لہ شیر مستعار منہ شجاعت وجہ جامع ہی اور بطور تشبیہ مستعار لہ و مستعار منہ کبھی دونون حسی یا عقلی
ہوتی ہین کبھی ایک حسی ایک عقلی فتامل پس اگر صرف مشبہ بہ کو ذکر کرین اسکو استعارہ بالتصریح کہتے ہین جیسے
امانت شعر ربط رہنے لگا اس شمع کو پروانو سے + آشنائی کا کیا حوصلہ بیگانو سے + شمع سے مراد معشوق
اور پروانہ سے عاشق اور اگر صرف مشبہ کو ذکر کرین اسکو استعارہ بالکنایہ کہتے ہین لیکن اس صورت مین قرینہ ضرور
ہوگا یعنے مناسبات و لوازمات مشبہ بہ محذوف کے اور اس قرینہ کو استعارہ تخییلیہ کہتے ہین ناسخ شعر نہین ممکن کہ کلک
فکر لکھے شعر سب اچھے + برستا ہی بہت نیسان گہر ہوتے ہین کم پیدا + فکر کو منشی قرار دیا اور کلک جو واسطے منشی کے
ضرور ہی اسکے واسطے ثابت کیا پس استعارہ فکر کا منشی کے ساتھ استعارہ بالکنایہ ہی اور اثبات کلک کا اسکے واسطے
استعارہ تخییلیہ - ولہ شعر پاس حرم نجا بیٹھا ای بچہ جنون + بار گران ہی جامۂ احرام دوش پر + جنون کو آدمی سے
استعارہ کیا اور استعارہ دو قسم ہی اگر استعارہ اسم جنس ہو یا شبہ اسم جنس وہ اصلیہ ہی جیسے امثلۂ بالا سے ظاہر ہی
اور اگر مستعار فعل یا شبہ فعل یا حرف ہی اسکو استعارہ تبعیہ کہتے ہین تبعیہ اس سے نام ہی کہ فی الواقع استعارہ
افعال مین نہین بلکہ انکے مصادر مین ہی جیسے لا اعلم شعر مر گئے پا رہا مین تیری + کچھ نہ ٹھہرے نگاہ مین تیری + بیہوش
و حواس ہو جانیکو مر جانے سے استعارہ کیا اور مر گئے فعل ہی امانت شعر شبکو وہ خانہ خراب او ہکگر بہنے لگا +
مین یہان بستر غم اپنے پہ مر رہنے لگا + لیٹ رہنے کو مر رہنا کہا - راقم شعر جب مین نے کہا تمنے ملاقات اٹھا دی +
تب اسنے ہنسی مین یہ مری بات اڑا دی + اڑا دینا دور کرنیکے معنی پر ہی ع بھاگ ان شعبدہ بازونسے مثال سیماب +
اجتناب کو بھاگنے سے استعارہ کیا اور بھاگ صیغہ امر کا ہی اسیطرح حرف صلاحیت مستعار لہ ہونیکی نہین رکھتا فی الواقع
اسکے معانی متعلقہ مین استعارہ ہوتا ہی جیسے حرف (سے) بمعنی ابتدا اور (تک) بمعنی انتہا اور (مین) بمعنی
ظرفیت اور (لیے) اور (تا) اور (تو) بمعنی غرض ہین اور اس شعر مین شعر بات ہمسے تو نکرنی اور غیرو سنے
تپاک + ہم مگر اس بزم مین آئے تھے ذلت کے لیے + یہان حرف لئے اصلی معنی پر مستعمل نہین ہوا کیونکہ
ذلت غرض آنیکی نتھی بلکہ اصلی غرض یعنے حصول عزت کو بطور استہزا اس نتیجہ سے جو حاصل ہوا
یعنے ذلت سے استعارہ کیا ہی اگرچہ بظاہر حرف لئے مستعار لہ ہی مگر فی الواقع استعارہ اسکے معنے

متعلقہ مین ہی - علاوہ اسکے استعارہ تین قسم ہی مطلقہ - مجردہ - مرشحہ - مطلقہ وہ جسمین مناسبات مستعار لہ یا
مستعار منہ کے ذکر نہون - شعر اچھا جو خفا ہوتے ہو تم ای صنم اچھا + تو ہم بھی نہ بولینگے خدا کی قسم اچھا + انشا
شعر مین بر گرتین مخمل کے اٹھے تکیے پہ + آس پری کے لیے ہو جو رکے پر کا تکیہ + صنم و پری سے معشوق
مراد ہی - استعارہ مجردہ وہ کہ صرف مناسبات مستعار لہ کے مذکور ہون جیسے نرگس سے یعنی چشم مراد ہی
ناسخ شعر مژگان خرابات مین مطلق متواضع + ثابت قرہ نرگس میگون کے ہی خم سے + استعارہ مرشحہ
وہ جسمین صرف مناسبات مستعار منہ کے ذکر کیے جاوین نسیم شعر حاجت کے گمانسے جب ہوئی دیر
شیر کے پلنگ سے اٹھا شیر + شیر سے مراد مرد شجاع ہی اور پلنگ بطور ایہام مناسب شیر کے ہی کبھی مناسبات
دونون کے بھی مذکور ہوتے ہین نسیم شعر سرکی تھی جو محرم آس قمر کی + برجون پہ تھے چاندنی تھی سرکی +
برج سے مراد پستان - محرم مناسبات پستان سے ہی اور چاندنی اور قمر مناسبات برج ہین - اب واضح ہو
کہ استعارہ باعتبار مستعار لہ و مستعار منہ کے دو قسم ہوتا ہی اول وفاقیہ جسمین طرفین استعارہ ایک شے مین
جمع ہو سکین مثلاً استعارہ ہدایت کا زندگی سے - اور جاہل کا اندھے سے کیونکہ ممکن ہی ایک شخص مین ہدایت و
زندگی یا جہالت و نابینائی جمع ہو سکین - دوم عنادیہ کہ دونونکا اجتماع ایک مین محال ہو مثلاً مردہ
نیکنام کو زندہ کہنا کیونکہ موت و زندگی کا اجتماع محال ہی اور عنادیہ کے قبیل سے ہی بخیل کو حاتم یا کمزور
کو رستم کہنا - لا ادری شعر وہان تو سیم و زر انکی نظر مین خاک نہین + یہان ہم ایسے تو انگر کہ گھر مین
خاک نہین + مفلس کو تونگر سے استعارہ کیا - اور معلوم رہے کہ وجہ جامع کبھی طرفین کے مفہوم
مین داخل ہوتا ہی جیسے زید کا گھوڑا اڑتا ہی وجہ جامع یعنی قطع مسافت دوڑنے اور اڑنے دونون مین ہی
گو بہ حیثیت مختلف اور کبھی دونونکے مفہوم سے خارج ہوتا ہی مثلاً کسی شخص کو شیر کہنا وجہ جامع یعنی وصف
شجاعت مرد اور شیر دونونکے مفہوم سے خارج ہی - باعتبار وجہ جامع بھی استعارہ دو قسم ہی جسکا وجہ جامع
بے تامل و فکر معلوم ہو جاوے اور مشہور عام ہو اسکو عامیہ اور مبتذلہ کہتے ہین جیسے سرو کا قد - رخ کا گل سے
جسکا وجہ جامع سوائے خواص اور اہل فہم کے مشہور نہو یا بغیر غور و تامل کے دریافت نہو سکے اسکو
استعارہ غریبہ کہتے ہین - لا اعلم شعر ہمارے بعد ساقی قلقل مینا نہو ویگا + حریف گلگونکا شیشہ ہچکیان
لے لیکے رو دیگا + آواز شیشہ کو ہچکی سے استعارہ کیا اور کبھی استعارہ بطور تمثیل بھی ہوتا ہی یعنی مستعار منہ
و مستعار لہ اور وجہ جامع ہر ایک مرکب چند چیز سے ہو اسکو مجاز مرکب بھی کہتے ہین نسیم شعر انسان و پری کا سامنا کیا +

شی مین ہوا کا تھامنا کیا + شی مین ہوا کا تھامنا استعارہ ہی کار بیہودہ کرنے سے - استعارہ تمثیل جب مشہور و مروج ہوجاتا ہی اسکو ضرب المثل کہتے ہین جیسے - ذوق شعر دل جو گھر غم کا ہو گیا اسمین ہو سرا یہ عیش و دش ہی کہ کہان گھونسلے مین چیل کے مانس +

فصل ششم - مجاز مرسل کئی قسم کا ہی کبھی مسبب کو بجاے سبب کے لاتے ہین + قلق شعر رطب و یابس سے زمانے کے نہ آگاہ تھے ہم + حق بجانب ہی کہ نادان ہی ذا الغہ تھے ہم + مراد رطب و یابس سے تغیر زمانہ ہوا اور تغیر سبب رطوبت و یبوست کا ہی اور جیسے کہتے ہین کہ آج بالکل اناج برسا بجاے پانی برسنے کے کبھی سبب کو بجاے مسبب کے لاتے ہین جیسے ہاتھ مین ہی یعنے قدرت و قابو مین ہی اور جیسے کہتے ہین کہ آگ جل رہی ہی حالانکہ لکڑی جلتی ہی داغ شعر بس ملاقات سے اب سیر ہوے بھر گیا دل + کیسی چاہت تھی یہ کیسی تھی طبیعت مائل + مراد سیر سے بیزار ہونا ہی اور سیری سبب بیزاری کا غذا سے ہی کبھی ظرف کو بجاے مظروف کے لاتے ہین جیسے لفظ قارورہ کہ بمعنی شیشے کے ہی بمعنی بول کے اور جیسے تمام شہر بجاے تمام باشندگان شہر کے - معروف شعر کی جیت یہ کچھ ارمان بھری آہ کہ رات + سارے گھر کو ترے بیمار نے سونے نہ دیا + اور جیسے جاری ہونا نہر کا یا پرنالیکا بجاے جاری ہونے پانی کے - یا کہین کہ لوٹا اٹھا دو اور مانگنا پانی - ظفر شعر ساقی کدھر حریف قدح نوش اڑ گئے + مینا نہ خالی دیکھ مرے ہوش اڑ گئے + یعنی شراب نوش یا جیسے ہنڈیا پک رہی ہی حالانکہ اسمین کچھ چیز پکتی ہی - کبھی مظروف کو بجاے ظرف جیسے گلاب کو طاق مین رکھدو یعنی شیشہ گلاب کو یا نشہ پینا بجاے شراب پینے کے - کبھی لفظ کو باعتبار حالت زمان ماضی کے استعمال کرتے ہین جیسے طبیب زادہ کو طبیب کہنا یا قطرہ آب مراد انسان سے - کبھی باعتبار مآل یعنے حالت زمان مستقبل کے ذکر کرتے ہین جیسے طالب علم کو مولوی کہنا یا کہنا کہ شکار جاتا ہی حالانکہ ابھی زندہ ہی - کبھی کل بجاے جز جیسے ایک عضو مین درد ہو تو کہین بدن مین درد ہی - تمر شعر داب لی دانتو مین بھیگی زلف اسنے وقت غسل + زہر ناحق آب حیوان مین نچوڑا سانپ کا + ظاہر ہی کہ تمام زلف نہین داب لی - یا کہین کہ مسکن ہمارا لکھنؤ ہی - حالانکہ مسکن صرف ایک قطعہ ہی قطعات لکھنؤ سے اور کبھی جز بجاے کل جیسے لفظ بارود کہ بمعنی شورہ ہی بمعنی شی مرکب شورہ گندھک کوئلہ کے میر حسن شعر جوانی، ہا کچھ مرے دم مین دم + تو پھر آ کے یہ دیکھتا ہون قدم + قدم سے مراد تمام صورت اور کبھی عام بجاے خاص جیسے کسیکا ایک کپڑا بھیگ جاے اور وہ کہے کہ میرے کپڑے بھیگ گئے اور کبھی خاص بجاے عام نسیم شعر جب صبح ہوئی تو منھ مین ڈالا + کالے نے من اژدھے نے کالا + کالا عام ہی اور سانپ

جو مقصود ہی خاص کبھی کسی شی کو بلفظ آلہ استعمال کرتے ہین ذوق شعر زبان لھو لینیلے مجھ پہ بد زبان لیا
ہے شاری سے ✚ کہ مین نے خاک بھر دی منھ مین اُنکے خاکساری سے ✚ بد زبان بمعنی بد کلام ہی ناسخ
شعر مرے لاشے کے وہ ہمراہ لحد تک آئے ✚ ای اجل تیرا قدم مجھکو مبارک ہووے ✚ لفظ قدم سے
مراد آنا ہی تسلیم شعر تحریر کیا کہ بے مروت ✚ آئینہ ہی تجھ پہ میری صورت ✚ یعنے ظاہر ہی اور آئینہ الظہور
صورت کا ہی تجلی شعر تر دامن آگیا جو مین روز حساب مین ✚ کہنے لگے بٹھاؤ اسے آفتاب مین ✚ یعنے دھوپ
مین - آتش شعر دندان یار جب سے سمائے ہین آنکھ مین ✚ لیتے ہین موتی جوہری اپنی نگاہ پر ✚
[illegible] ت و تمیز کبھی باہم مادہ کے استعمال کرتے ہین جیسے فلان جگہہ بالکل لو ہا نظر آتا ہی یعنی
ہتھیار مین - ظفر شعر پاک شی کچھ اور ہی مین قطرۂ ناپاک ہون ✚ بو تنا کیا جانے کیا ہی مین تو مشت
خاک ہون ✚ مشت خاک مراد جسم انسانی سے ہی -

فصل چہارم - کنایہ کے بیان مین - کنایہ وہ ہی کہ معنی لازم و ملزوم دونون مراد ہوتے مین بخلاف
جسمین صرف لازم مراد ہوتا ہی - (لغوی معنے پوشیدہ کہنا) کنایہ تین قسم ہی اول وہ جس سے ذات موصوف کی مطلوب ہو
جیسے سونڈ والا جانور کنایہ ہاتھی کی ذات سے دوم وہ جس سے صرف صفت مطلوب ہو نہ ذات
مثلاً سر پر چڑھنا کنایہ گستاخی سے اور یہ ایک صفت ہی سوم یہ کہ غرض کنایہ سے کوئی نسبت ہو یعنے کسی
موصوف کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا یا نفی کرنا مقصود ہو اول قسم دو نوع ہی ایک قریب یعنے ایک ہی
صفت ایسی لکھی جاوے جو ذات موصوف مطلوب سے مختص ہو جیسے سونڈ والا جانور یعنے ہاتھی یا کالے
سر کا بمعنی آدمی یا جلاد فلک کنایہ مریخ سے دوم بعید کہ چند صفات ایسے بیان کئے جائین جو مجموعاً موصوف
مطلوب سے مختص ہون اگرچہ جدا جدا اور مین بھی پائے جائین مثلاً جاندار سیدھے قد کا اور چوڑے
ناخن والا کنایہ انسان سے اگرچہ یہ تین صفات فرداً فرداً اور اشیا مین بھی پائے جاتے ہین مثلاً
جاندار مین گھوڑا وغیرہ اور سیدھے قد والے جیسے سانپ وغیرہ اور چوڑے ناخن والا ہاتھی بھی ہوتا ہی
مگر مجموعاً انسان پر ہی دلالت ہی شعر ساقی وہ دے ہمین کہ ہون جسکے سبب بہم ✚ محفل مین
آب و آتش و خورشید ایک جا ✚ قسم دوم بھی دو نوع ہی اول قریب یعنے جسمین درمیان لازم
و ملزوم کے واسطہ نہو خواہ واضح ہو جیسے سفید ریش بمعنی پیر یہان سفیدی ریش کنایہ پیری سے ہی
یا لینے انگرکھے والا بمعنی شخص دراز قامت او چین بجبین بمعنی غضبناک سرود شعر بیا دوستان

پھر دن مجھے ہچکی لگ آتی ہی ✦ کبھی مذکور جب ہوتا ہی کچھ گذرے فسانونکا ✦ ہچکی لگنا کنایہ کثرت گریہ سے ہی - نوازش
شعر لگے زمین پہ اب سب آثار نے ہمکو ✦ یہ دن دکھاسے ترے انتظار نے ہمکو ✦ زمین پر آثار نے لگنا مراد
قریب الرگ ہونے سے ہی ناسخ شعر یہ التجا ہی پیر مغان کی جناب مین ✦ رکھو نہین ساق سناقی کلفام دوش پر
ساق دوش پر رکھنا کنایہ مباشرت سے ہی ایسے کنایہ کو ایما و اشارت کہتے ہین خواہ خفی یعنے جسمین
حاجت غور و تامل کی ہو جیسے طویل القامت یا عریض القفا بمعنی احمق یا کوتہ گردن بمعنی شریر کیونکہ
ان خواص سے ہر ایک واقف نہین اسکو قسم کنایہ کو رمز کہتے ہین دوم بعید جسمین واسطے ہون جیسے بہت راکھ
والا بمعنی مہمان دوست ایسے کنایہ کو تلویح کہتے ہین (یعنی نزدیک سے اشارہ کرنا ۱۲) ذوق شعر عزیز اصلا نہین سرمایہ ہمت کہ دریا نے
گرہ دیگر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے ✦ گرہ دیگر نہ باندھنا لازم ہی باحتیاط نہ رکھنے کو اور وہ لازم ہی عزیز نہ (یعنے دور سے اشارہ کرنا ۱۲)
ہونیکو - نوازش شعر مرض یہ بھیل پڑی ہی تپ جدائی سے ✦ کہ بیٹھ لگ گئی یارون کی چارپائی سے ✦
بیٹھ چارپائی سے لگ جانا لازم ہی اکثر پڑے رہنے کو اور وہ لازم ہی سقوط طاقت نشست و نخاست
کو قسم سوم مثال اثبات - غالب شعر پانوٴن سے تیرے ملے فرق ارادت اورنگ ✦ فرق سے تیرے
کرے کسب سعادت اکلیل ✦ مراد یہ کہ تخت تیرے پانوٴن تلے رہے اور تاج سر پر رہے ظفر شعر اے جنون
ہاتھ سے تیرے نہ رہا آخر کار ✦ چاک داماں میں اور چاک گریبان مین فرق ✦ دونون چاک مین فرق
نہ رہنے سے مراد ہی کہ گریبان پھٹ گیا یا زید نے عمرو کا لباس پہن لیا ہی یعنے اسمین عمرو کی عادتین ہین
یا زید و عمرو ایک سانچے کے ڈھلے ہین یعنے زید مین بھی عمرو کے خواص موجود ہین مثال نفی جیسے مثل ہی -
کوئے بھانگ پڑی یعنے کسیکو فہم و عقل نہین ہی کیونکہ جب کوئے مین بھانگ پڑیگی تو سب پیئن گے
اور نشہ سے سب کی عقل جاتی رہیگی - اور واضح ہو کہ کبھی کنایہ سے موصوف غیر مذکور مقصود ہوتا ہی
اسکو تعریض کہتے ہین جیسے خطاب مین معشوق بے وفا کی مصرع ہی دوست وہ جو دوست کے خاطر
جلائے دل ✦ (مشتق از عرض الشی بمعنی جانب ۱۲) مراد شاعر کی یہی کہ تو از قسم دوستان نہین ہی اور جیسے - میر حسن شعر
لگی کہنے ہنس ہنس کے وہ ماہ وش ✦ ہوئی تھی اسے دیکھ مین ہی تو غش ✦ تمہین نے تو چھڑکا تھا مجھپر گلاب ✦
بھلا میری خاطر بلا لو شتاب ✦ مراد یہ کہ تم غش ہوئی تھین اور مین نے گلاب چھڑکا تھا -

باب سوم علم بدیع مین

علم بدیع علم محسنات کلام کا ہی جو الفاظ و معنی مین ہوتے ہین لیکن وہ محسنات بر سبیل استحسان ہون

له یعنے کلام کا درست ہونا حسب قواعد معانی و بیان کے ضرور ہی اگر صنائع بھی ہون تو مستحسن ہوگا ورنہ کچھ مضائقہ نہین ۱۲

بر سبیل وجوب -

فصل اول صنائع معنوی مین تضاد جسکو طباق اور مطابقه اور تطبیق اور تکافو اور تقابل ضدین بھی کہتے ہین یعنے دو لفظ ضد ایک دوسرے کے لانا خواه وه دو لفظ اسم ہون یا فعل یا حرف - ذوق - شعر لڑتے ہین گہ نصیب سے گاہے فلک سے ہم + فرقت کی رات کم نہین روز مصاف سے + رات اور روز مین تضاد ہے ولہ شعر فلک تو ٹیڑھی کی صبح سے تا شام چلتا ہے + مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہے + ناسخ شعر صبح سے کرتے ہین معمار مرے گھر کو سفید + شام سے کرتی ہے فرقت کی شب تار سیاه + جرأت شعر خوبرویونکی خموشی مین بھی سو گھاتین ہین + یہ جو ہے کم سخنی اسمین بہت باتین ہین + تضاد افعال ولہ شعر نہ آیا اور کبھی اس طرح کو آیا تو یہ آیا + گھٹا او وصل کی شب کا بڑھا اندیشہ ان کا + اور اگر دو افعال ایک ہی ماده سے مشتق ہون ایک مثبت دوسرا منفی اُسکو طباق سلبی کہتے ہین - ذوق شعر ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے + جو اس پر بھی نہ سمجھے وه تو اُس بُت سے خدا سمجھے + یا امر و نہی - سودا شعر مل رقیب سے اور مجھسے مل لڑے ناداں + بھلے برے کا سمجھنا ہی آدمیت ہے + مثال تضاد حرف ناسخ شعر خاک پر رکھے حنائی پانون تو اپنے اگر + پنجہ شانہ نقش پا کی جا ہو روشن زیر پا + پر اور زیر حروف متضاد بمعنی بلندی و پستی کے ہین اسی طرح لانا سے - اور تک - کا بمعنی ابتدا اور انتہا جیسے ظفر شعر جب کریگا آه اے ظالم ترا یہ لفتہ جان + اٹھ کے اک شعلہ جگہ سے آسمان تک جائیگا + اور داخل طباق ہے صنعت تدبیج یعنے ذکر اقسام رنگونکا کرنا بطریق کنایہ یا ایہام - امانت شعر گندمی رنگ کو بنکر نہ کھرا کرتے تھے + دھانی جوڑے سے کبھی دل نہ ہرا کرتے تھے + دل ہرا کرنے کے معنی مقصود دل خوش کرنا ہے مثال بطور کنایہ - مومن شعر گمان قہر سے اپنا تو رنگ زرد ہے اور + سیاه مستی مے سے ہے چشم جانان سرخ + رنگ زرد کنایہ خوف سے ہے اور سیاه مستی مراد بدمستی سے

مقابلہ - یہ ہے کہ ایک کلام کے مقابل دوسرا کلام اسطرح سے ہو کہ چند الفاظ یا کل دونونکے باہم تضاد رکھتے ہون ذوق شعر خیرخواہونکے ترے چہرے پہ ہو رنگ نشاط + اور بدخواہونکے رخسار پہ اشک حسرت + اس صنعت کو سکاکی مصنف مفتاح نے علیحده لکھا ہے اور مصنف تلخیص اور مطول نے داخل تضاد کیا ہے -

مراعاة النظیر جسکو تناسب اور توفیق اور ایتلاف و تلفیق بھی کہتے ہین مراد اس سے ایسے الفاظ سے ہے جنمین اور کوئی نسبت سوائے تضاد کے ہو جیسے باغ - گل - بلبل - سرو - نسرین - نسترن - وغیره یا شمس - ماه - نجوم عطارد

تشابہ الاطراف

ثریا وغیرہ - ذوق شعر تیرا ہاتھی ہے فلک کا کہکشان ہے خرطوم + کان دونون مہ و خورشید دم ہے ذنب سر ہے راس + اسی
صنعت مین داخل ہے - **تشابہ الاطراف** یعنے کلام کو ایسی شی کے ساتھ ختم کرنا جو ابتدا سے مناسبت رکھتی ہو
لااعلم شعر کچھ سفید او سیہ کی نہ خبر ہوتی تھی + شام ہوتی تھی کدھر صبح کدھر ہوتی تھی + شام مناسبت سیاہ کی
صبح مناسبت سفید کی لایا - ظفر شعر جو درد ہوتا تو غل مچاتا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا + الٰہی دل کو مرض یہ کیا ہے نہ منھ
سے بولے نہ سر سے کھیلے + منھ سے بولے مناسب غل مچانے کے ہے - سر سے کھیلے مناسب سر ہلانے کے ہے
ایہام یہ صنعت دو قسم ہے ایہام تضاد اور ایہام تناسب جسکو توریہ بھی کہتے ہین یعنے ایسا لفظ لانا کہ
دو معنی رکھتا ہو اور معنی دوم کہ غیر مقصود ہے کسی لفظ سے اگر نسبت تضاد کی رکھتا ہو وہ ایہام تضاد ہے
اگر اور کوئی نسبت ہے تو ایہام تناسب مثال ایہام تضاد کی - امانت شعر دل جو بھر آیا تو ایک شور مچایا مین نے +
سارے تالاب کے سوتونکو جگایا مین نے + لفظ سوتونکا یہان بمعنی منبع کے ہے لیکن بمعنی دوم خفتہ کہ غیر مقصود ہے
لفظ جگانے سے ایہام تضاد رکھتا ہے - ولہ شعر ہجر ساقی مین رلاتا ہے ہمین ابر سیاہ + غم و اندوہ بڑھاتی
ہے گھٹا ساون کی + لفظ گھٹا بڑھانیکی متضاد ہے اور معنی مقصود ابر کے ہین ایہام تناسب دو قسم ہے اگر معنی

۴۵ صنعت ایہام مرشح

مقصود کے مناسبات مذکور ہون اسکو ایہام مرشح کہتے ہین - جرأت شعر ہوا مین بھی داخل کشتگان
تو عبث تو ہوتا ہے سر گران + کہ مرے گلے کی طرف میان ترے آب تیغ کا ڈھال تھا + ڈھال کے معنی
غیر مقصود یعنے سپر تیغ کی مناسب ہے ورنہ مجرد لااعلم شعر بستے ہین ترے سایے مین سب شیخ و برہمن + آباد
ہے تجھ سے ہی تو گھر دیر و حرم کا + سایہ کے معنے ضد دھوپ مراد نہین بلکہ حمایت مراد ہے اور مناسبات
مذکور نہین + نسیم شعر سودا ہے مری لیکا ولی کو + ہے چاہ بشر کی باؤلی کو + چاہ بمعنی محبت اور باؤلی بمعنی

مشاکلہ

دیوانہ مقصود ہین **مشاکلہ** یہ ہے کہ ایک چیز کو الفاظ مناسب چیز دیگر سے ذکر کرین بسبب قرب دونون
کے - سودا شعر مجھسے جو پوچھو شعر بھی کہنے کو انعام دو + گھوڑے کو دو نہ دو لگام منھ کو ذرا لگام
دو + گھوڑے کی مناسبت سے خاموشی کو منھ کی لگام دینے سے تعبیر کیا اور جیسے قطعہ کیسے
گھر گیا مہمان مفلوک + تن اسکا ضعف سے تھا غیرت دوک + کہا یہ میزبان نے دیکھ اسکو + غذا
جو چاہتا ہو دل بتا دو + کہا اسنے پکاؤ ایک کرتا + اور اسکے ساتھ ایک موٹا ڈوپٹا + اور جیسے
شعر گردش ہی مین رہے ہے جو ذرات آسمان + شاید یہ چال کنت سے میرے اڑائی ہے + **مزاوجہ** یہ کہ دو

مزاوجہ

معنی شرط و جزا مین ذکر کرین اور جو امر ایک پر لکھا جائے دوسرے پر بھی ثابت کیا جائے حسرت بدایونی

اُس شاخ سے جنت کو خواہش آبیاری کی + **تقسیم مسلسل** وہ ہی کہ اول ایک شی ذکر کرین پھر اُسکا مناسب بعد ازان اُس مناسب کو مکرر لاوین اور پھر اُس مناسب کا مناسب اُسکی طرف منسوب کرین علی ہذا القیاس ہوشیار شعر خجل دست وطبع ودل سے تیرے + بحر وگلزار ودہر پر انوار + بحر وگلزار ودہر مین تجھسے + خجل وشرمسار وزار وزار + خجل وشرمسار وزار ہیت + تجھسے ہی طوس وسلم + تو بہار ذوق شعر بحار ارض سے تا ابر ہوا اور ابر پانین + روان پانی سے تا دریا ہوا اور دریا مین طغیانی + زمین مین تا ہو کان اور کان مین ہو جوہر کانی + نی جوہر ہو قیمت اور قیمت کو فراوانی + تری شمشیر جوہردار مین نصرت کا جوہر ہو + ترے قبضے مین بحر بر گہر ہو کان پر زر ہو + **تجرید** ایک شی ذی صفت سے ایک اور شی موصوف بصفت مذکور حاصل کرتا بغرض مبالغہ شی اول کے صفت مذکور مین یعنے تا معلوم ہو کہ شی اول ایسی کامل الصفت ہی جس سے اُسی صفت سے موصوف دوسری شی حاصل ہو سکتی ہی فارسی عربی مین اُسکے بہت اقسام مین اُردو مین دو ہین اول بذریعہ لفظ شی کے نظیر شعر جب مین روتا ہون تو آنکھونسے برس جاتی ہی + کبھی ساون کی جھڑی اور کبھی بھادون کی بھرن + رونے مین آنکھ ایسی کامل ہی جس سے باران حاصل ہوا اگرچہ بظاہر تشبیہ ہی مگر چونکہ بطور تجرید ہی لہذا اطلاق تشبیہ جائز نہین - دوم بذریعہ لفظ مین ... مولفہ شعر کوچہ یار مین فردوس کی کیفیت ہی + جا بین عشاق کہان چھوڑ کے ایسی جنت + کوچہ یار سے جنت حاصل کی سوم بے ذریعہ کسی لفظ کے میر شعر قاصد جو وان سے آیا تو شرمندہ مین ہوا + بیچارہ گریہ ناک گریبان دریدہ تھا قاصد کو بیچارگی مین ایسا کامل قرار دیا جس سے ایک بیچارہ جدا حاصل ہوا شعر مت یہ گھبرا کر ہو اب یانسے ہندا جائیگا + کوئی مرجائیگا صاحب آپکا کیا جائیگا + کوئی سے مراد اپنی ذات ہی آپ کو مرنے مین ایسا کامل سمجھا جس سے اور شخص حاصل کیا + آتش شعر کسیکی زلف کی جانب جو کھچ رہا ہی دل + بلاے تازہ مرے سر پہ لائیگا پھر کیا + معشوق سے اور شخص حاصل کیا شعر دیکھنا آئینہ ہر دم کا نہین ہی بیوجہ + مراد ہی مین عاشق کسی مہ پارہ کے + آئینہ دیکھکر عاشق ہوا کسی پر اپنے اور پھر عاشق ہوا ہی پس معشوق سے اور مہ پارہ حاصل کیا اسی قسم سے ہی اپنی ذات سے خطاب کرنا مثلاً اکثر شاعر ... علی ہذا القیاس اکثر مقطع مین اس طرح لکھتے ہین - غالب شعر کعبے کس منہ سے جاؤگے غالب + شرم تمکو مگر نہین آتی + **مبالغہ مقبول** - یعنے کسی وصف کو شدت یا ضعف مین

تقسیم مسلسل

تجرید

۴۸

مبالغہ مقبول

حد بعید یا محال تک پہونچا دینا اور وہ تین قسم ہی اگر ادعاے مذکور بحسب عقل اور عادت ممکن ہی اُسکو تبلیغ اور
اگر بحسب عقل ممکن ہو لیکن خلاف عادت ہی اُسکو اغراق اور اگر بحسب عقل و عادت دونو کے ممتنع ہی اُسکو غلو کہتے ہین
مثال تبلیغ انشا شعر دل کے ٹانکو نسے جگر دُکھنے لگا ۔ یان تک روے کہ سر دُکھنے لگا ✦ ہر دو امر قرین قیاس
اور حسب عادت ہین مثال اغراق سحر لکھنوی در تعریف اسپ شعر صبحکو ہو کوئی انگریز اگر اُسپہ سوار ✦
حاضری کھاے سیاٹو مین تو لندن مین اُٹھے ✦ اگرچہ عقل دلالت کرتی ہی کہ کمال تیز روی سے ممکن ہی لیکن خلاف
عادت ہی مثال غلو در تعریف اسپ ۔ ولہ شعر گردنی اوڑہ کے سو جاے اگر کوئی سئیس ✦ رات بھر
خواب مین ٹاپا کرے اُتر دکھن ✦ گردنی سے ایسا اثر ہو جانا خلاف عقل بھی ہی ۔ مبالغہ غلو اُسوقت نہایت
مقبول ہوتا ہی جب کوئی ایسا لفظ ذکر کرین جس سے وہ امر قرین صحت ہو جائے سودا شعر اس گلشن ہستی
مین عجب سیر ہی لیکن ✦ جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم ہی خزان کا ✦ طرفۃ العین مین فصل گل کا معدوم ہو جانا اس
لفظ سے کہ جب آنکھ کھلی گل کی ثابت ہو گیا کیونکہ گل بعد کھلنے کے ٹوٹ کر گر پڑتا ہی ۔ مذہب کلامی
یعنے کلام مین دلیل مثل اہل علم کلام کے بطریق قیاس نتیجہ دیتی ہو ۔ ناسخ شعر کیون نہ ہم عالم
امکان مین کرین ترک لباس ✦ جب کہ خالق نے کیا ہو ہمین عریان پیدا ✦ صورت قیاس اور
برہان یہ ہی کہ اگر خدا نے عریان پیدا نہ کیا ہو تو ہمکو ترک لباس کرنا نہ چاہیئے مگر خالق نے عریان پیدا
کیا ہی پس ترک لباس کرنا چاہیئے ✦ مذہب فقہی اگر دلیل بطور قیاس فقہا کے ہو ۔ جسکو تمثیل
کہتے ہین یعنے ایک جزو کو دوسرے جزو پر قیاس کرنا جیسے مائعات پاک ہین اور سرکہ مائعات مین
سے ہی پس سرکہ پاک ہی ۔ ناطق شعر یون ہی ہمارا عشق بھی تدریج سے بڑھا ✦ جیسے حضور اتنے سے اتنے
بڑے ہوے ✦ ایک شی کے بڑہنے کو دوسری شی کے بڑھنے پر قیاس کیا ۔ حسن التعلیل کسی امر کی علت
بطور پسندیدہ ثابت کرنا کہ درحقیقت وہ نہو اور وہ دو امر سے خالی نہین یا ثابت فی نفسہ یا غیر ثابت
درصورت اول غرض بیان علت سے ثابت کرنا اُس علت کا ہی اُس امر کے لیے اور درحالت
ثانی غرض اثبات اُس امر سے ہی قسم اول دو نوع ہی ایک وہ کہ امر مذکور سواے علت مذکور کے
کوئی اور علت عرف و عادت مین ظاہر رکھتا ہو دوم یہ کہ بجز علت مذکور اور کوئی علت ظاہر نہو قسم دوم
بھی دو نوع ہی ایک وہ کہ اُس امر کا وجود ممکن ہو دوم یہ کہ ممتنع اور محال ہو ۔ مثال قسم اول نوع
اول انشا شعر ایک دم تو دیکھنے کو نکالی تھی اپنی تیغ ✦ اندام خور پہ لرزہ ہے تا حال مضطرم ✦

مذہب کلامی

مذہب فقہی

حسن التعلیل

اندام حور پر لرزہ وصف ثابت ہی گرچہ اصلی کثرت جلاد ضیا ہی شاعر خوف تیغ ممدوح بیان کرتا ہی قسم اول
نوع دوم۔ شعر۔ پڑا ابری کا تری گل نے جب خیال کیا + صبا نے مار طمانچون منھ اسکا لال کیا + رخ گل
واقعی سرخ ہی گرچہ کوئی ظاہر نہین شاعر یہ وجہ قرار دیتا ہی۔ شعر۔ یہ ستارے ہین نہین جان جہان
کس کس نے + دیکھ کر منھ کو ترے ماہ کے رخ پر تھو کا + قسم دوم نوع اول۔ ذوق شعر۔ نام یون پستی
مین بالاتر جارا ہوگیا + جسطرح پانی کنوین کی تہ مین تارا ہوگیا + پستی سے نام بلند ہونا وصف غیر ثابت ہی
کیونکہ اکثر پستی باعث ذلت ہی مگر غیر ممکن بھی نہین کیونکہ ممکن ہی کہ کسیکو پستی سے علو رتبہ حاصل ہوا اور شاعر نے
اُسکی علت مصرع دوم مین بیان کرکے ثابت کیا۔ قسم دوم نوع دوم۔ شعر۔ ہمین دن بھی برنگ شب ہی
جب تو اُٹھکے جاتا ہی + کہ شب ہوتی ہی جب خورشید اپنا منھ چھپاتا ہی + دن کا شب ہونا وصف غیر ثابت
ہی اُسکو مصرع دوم کی علت سے ثابت کیا

تاکید المدح بما یشبہ الذم

تاکید المدح بما یشبہ الذم ممدوح کی صفت کے بعد لیسا
لفظ لانا کہ سامع کو بادی النظر مین اشتباہ ہو کہ قائل ارادہ ذم کا رکھتا ہی لیکن بعد غور وفہم معنی معلوم
کرے کہ عین مدح ہی وہ دو قسم ہی اول وہ کہ کسی شی مین سے کسی ذم کو نفی کرین اور اُس ذم مین سے
ایک مدح اُسمین داخل ٹھہرا کر استثنا کرین۔ لمؤلفہ شعر۔ حسن ہی بیشک ترا بے عیب اے رشک پری +
پر ضرور اتنا تو نقصان ہی کہ تو مغرور ہی + اول عیب کو نفی کیا اور مغرور ہونیکو عیب سے استثنا کیا
کیونکہ مغرور ہونا گو بظاہر عیب ہی مگر چونکہ بسبب زیادت حسن کے غرور ہوتا ہی لہذا فی الواقع مدح ہی۔ قسم دوم
ایک صفت کے بعد حرف استثنا لاکر دوسری صفت لکھین شعر۔ تو سراپا حسن ہی لیکن نہین ہی آدمی + کوئی تجھسا
حور ہی تو یا پری ہی کیا ہی تو + لفظ لیکن سے اشتباہ ہوا کہ شاید اب عیب بیان ہوگا مگر بغور مضمون شعر سے
عین مدح معلوم ہوئی اور یہ ایجاد شعراے عجم ہی ایک قسم کہ صفت دوسری اسطرح لکھین کہ بظاہر ذم
معلوم ہو فی الحقیقت مدح ہو۔ شعر۔ ترا عدل سارے جہان پر ہی لیکن + رہے ہی ترا ظلم دائم
ستم پر + ستم پر ظلم رہنا کمال عدل ہی کبھی بغیر حرف استثنا کے بھی مستعمل ہوتا ہی۔ ذوق
شعر۔ اگر ہی سہو کو کچھ دخل حافظے مین تو یہ + نہ اپنا یاد ہی احسان نہ اور کی تقصیر + تاکید الذم بما یشبہ

تاکید الذم بما یشبہ المدح

المدح یہ بھی اُسیطرح دو قسم ہی اول یہ کہ کوئی مدح نفی کرکے اُسمین سے ایک ذم اُسمین داخل ٹھہرا
استثنا کرین شعر۔ چرخ سفلہ پرور مین خو نہین نکوئی کی + ہان مگر ستم وہ بھی صرف ہی ہنر پرور + دوم ایک ذم
کے بعد حرف استثنا لاکر دوسری ذم لکھین۔ لمؤلفہ شعر۔ صنم دل تجھکو دینا خطا ہی + تو ہی بیرحم لیکن بیوفا ہی

شعر برا تجھسا نہین کوئی زمانہ مین نگر گیا ہی ❊ کہ جو صحبت مین بیٹھے تیری وہ تجھسا ہی بنجاے ❊ اور ایجاد
اشعر العجم ہی کہ بظاہر مدح ہو اور فی الحقیقت ذم نوازش شعر کسے تیغ جفاے چرخ سے امید ہنسنے کی ❊
جو ہووے بھی تو ہان شاید دہان زخم خندان ہو ❊ لمولفہ شعر دوستی تجھکو کسی سے بھی نہین ❊ لیک ہی
جور و ستم سے دوستی ❊ جور و ستم سے دوستی کمال جوز ہی ❊ تدارک یا استدارک کلام کا اسطرح شروع
کرنا ہی کہ سامع کو جو معلوم ہو اور جب تمام کلام سنے جانے کہ مدح ہی لمولفہ شعر مدح لکھنا ہی تری مجھکو
نہین ہی منظور ❊ کیونکہ اندازہ تحریر سے وہ باہر ہی ❊ اور اسیکی قسم ہی کہ ایک مصرع متضمن ہزل ہو اور
مصرع دوم رفع اشتباہ معنے ہزل کا کرے لا ادری شعر جی مین آتا ہی دھر دان سبو تے ہین تجھ دلدار کے ❊
سر تلے تکیے بنا کر خواب بوٹے دار کے ❊ مطلب شعر ڈرتا ہون تمھاری مین ہر بار ❊ آشنا و دشمن سب بڑا ئی یار
تمکو لازم ہی پکڑ دگے میرا ❊ ہاتھ مین ہاتھ با محبت دبیار ❊ خوب کروایا اب تو مت کروا ❊ مجھکو رسوا انکو جیدبلانہ
استتباع جسکو مدح موجہ بھی کہتے ہین وہ ہی کہ مدح کسی کی اسطرح کرین کہ ایک مدح سے مدح دوم
حاصل ہو لمولفہ شعر لب تراشیرین ہی مانند سخن ❊ اور کمر معدوم ہی مثل دہن - شعر آتش قہر سے
ہوجاے جہان خاک سیاہ ❊ موج زن گر رہے مہر کا دریا تیری ❊ قہر کی تعریف اسطرح کی کہ مہر کی صفت
بھی ہوگئی ادماج جسکو ذو المعنیین بھی کہتے ہین ایسا کلام ہی کہ اُس سے دو معنی حاصل ہون جرات شعر
بشکل مہر ہی گردش ہی ہمکو سارے دن ❊ جو تم پھر آؤ تو پیارے پھرین ہمارے دن ❊ لفظ پھر آو دو
معنی رکھتا ہی - امانت شعر سنی کسی نے نہین غم کی داستان میری ❊ وہ کم سخن ہون کہ گویا نہین زبان
میری ❊ لفظ گویا خواہ بمعنی گوینده اور خواہ مخفف گوئیا کلمہ تشبیہ - سرور شعر گر اُسکے ہجر مین یونہین
اندوہگین رہے ❊ تو ہوئیگا وصال دلا بیلقین رہے ❊ وصال بمعنی مرگ و بمعنی ملاقات دونون جائز
ہین تنا رشعر اُسکے عارض کو دیکھ جیتا ہون ❊ عارضی اپنی زندگانی ہی ❊ منسوب بعارض یا چیند روزہ تبسیم
شعر وہ طفل بھی گر پڑا قدم پر ❊ مانند سرشک چشم مادر ❊ لڑکیکا قدم پر گرنا اسطرح بیان کیا کہ آنکھین بانکے رونیکا بھی
حال کھل گیا توجیہ کہ جسکو ذو الوجہین اور محتمل الضدین بھی کہتے ہین وہ ہی کہ کلام دو صورت مختلف پر دلالت
کرے جیسے ہجو اور مدح علی ہذا القیاس - لمولفہ شعر کیا ہی تاثیر کہ واسد تری صحبت کو ❊ یک بیک لحظ مین
بنجاتا ہی احمق دانا ❊ خادم شعر مجھکو کہتے ہو کہ چل باہر ہو ❊ آپکے کہنے سے کب باہر ہون الھزل الذی
یراد بہ الجد کہ کلام مین صرف الفاظ ظرافت کے ہون مگر مضمون خوب اور بہتر ہو شعر بان تجھ دنیا سے نکر آمیزش ❊

دو زخ کی آتشِ تک بلا سے بہر ہے + الفاظ غزل مین نصیحت مذکور ہی اشعار دنیا اک مثال جیسا ہی + بیمہر و دغا
دیکھا ہی + مرد ون کے لیئے یہ زن ہی رہزن + دنیا کی عدو ہی دین کی دشمن + تجاہل العارف یا تجاہل

تجاہل العارف

عارف جسکو رکاکی مصنف مفتاح نے سوق المعلوم مساق غیرہ لکھا ہی یعنے امر معلوم سے اظہار بیخبری کرنا
واسطے کسی فائدے کے۔ تحریر شعر ہی زلف یاد عوان ہی یہ شمع جمال کا + اعجاز حسن و ناز سے سمجھا نہ ہو سکا
یا ابر آفتاب کے پہلو مین آگیا + پیدا ہی یا کہ شام غریبان یہ برملا + فائدہ مبالغہ مدح زلف ہی جرأت شعر
صنم کہتے ہین تیری بھی کمر ہی + کہان ہی کسطرف ہی اور کدھر ہی + غرض مبالغہ وصف باریکی کمر ہی جرأت
شعر مگر جانبکا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہی + سبھون سے پوچھتا ہی کس نے اسکو مار ڈالا ہی + یہان
تجاہل کو معشوق کی طرف منسوب کیا۔ قول بالموجب کسی شخص کے کلام کو خلاف مراد قائل

قول بالموجب

گمان کرنا بشرطیکہ وہ گمان اُس سے مستنبط ہو سکتا ہو۔ لمولفہ شعر مجھسے کہتا ہی کہ تو دلسے
نہین مجھپہ فدا + سچ ہی پیارے مین تو بیشک جانسے ہون تجھپہ نثار + ایضاً شعر ناصح کہتا ہی
کیا عشق اُس صنم کا چھوڑ دے + کیا حسین کوئی زیادہ اُس سے دیکھا ہی کہین +
اطراد یہ کہ نام ممدوح کا مع نام آبا کے بترتیب ذکر کرین۔ گو ہر شعر گل باغ ادب

اطراد

کنہیا لال + نور چشم وچراغ راجی مل + قرۃ العین لالہ جی لال + خلیف دا تا رام اہل دول +
تعجب یعنے کلام مین تعجب ظاہر کرنا کسی فائدہ کے لیئے۔ ناسخ شعر بگڑ جاتا ہی سیب پختہ گردش روزگار سے

۵۲

تعجب

ہین تعجب ہی کہ بوسہ مین نہ وہ سیب ذقن بگڑا + فائدہ وصف ذقن ہی۔ امانت شعر پھول سے
سینہ پہ کب ہین سر پستان پیدا + ہوئے گلشن مین انار و نسے پستان پیدا + فائدہ وصف خوشنمائی
پستان ہی لمولفہ شعر کہینے مین فقط دور و زغائب ماہ رہتا ہی + تعجب ہی نظر آتا نہین وہ ماہرو برسون + فائدہ
تعجب مبالغہ ہی معشوق کے نہ آنے مین۔ اعتراض الکلام قبل الاتمام یا حشو اندر جملہ کے ایسا لفظ یا جملہ

اعتراض الکلام قبل الاتمام

لانا کہ معنی بغیر اُسکے بھی تمام ہو سکین وہ تین قسم ہی ملیح و متوسط و قبیح اگر اُس لفظ سے زینت کلام
ہی تو ملیح اگر رکھنا اور نہ رکھنا یکسان ہی متوسط اگر مخل فصاحت ہی قبیح ہی اور حشو قبیح داخل محسنات
کلام نہین مثال ملیح۔ امانت شعر نسبت ابجان کیجیئے اوپر لا ؤن اُسکو + زیب و زینت کا سبب اندازی لا ؤن
اُسکو + زیب و زینت مین ایک لفظ خوب ہی غالب شعر خامہ میرا کہ وہ ہی باربد بزم سخن + شاہ کی
مدح مین یون نغمہ سرا ہوتا ہی + جملہ کہ وہ ہی باربد بزم سخن مناسب نغمہ سرا کے ہی مثال متوسط نظمیہ

شعر جور اور ظلم سے اُسکے کبھی گھبرا نہ نہ کبھی شکوہ بیداد زبان پر لانا + شعر تو ہی بحر بیکران مین تشنہ و تفسیدہ لب + ای جہان جود و ہمت پیاس کو میری بجھا + جور و ظلم وجود و ہمت مین ایک لفظ حشو ہی - مثال قبیح

شعر اگر تو نے ستم مجھپر کیا تو کیا ہوا پیارے + جفا معشوق اور محبوب کا سہتے ہین سب عاشق + محبوب فضول ہی شعر و سے آنسو اسقدر ہم ہجر مین + اشک کے طوفان سے دریا ہو گیا + لفظ آنسو حشو ہی تلمیح

یا تلمیح وہ صنعت ہی کہ کلام مشتمل ہو کسی قصۂ معروف یا کسی مضمون مشہور پر سرور شعر طور کو نور کے جلوہ مین جلایا اُسنے + کبھی آتش کو ہی گلزار بنایا اُسنے + تلمیح مصرع اول قصۂ موسیٰ و مصرع دوم قصۂ ابراہیم - ناسخ

شعر حاجت نہین نماز کی مستی مین زاہدا + کیا مرتبہ دیا ہی خدا نے شراب کو + تلمیح ہی آیہ لا تقربوا الصلوۃ و انتم سکارٰی کی طرف ذوق شعر ہم تو سنتے تھے سبد اکل حموض یارد + دق ہوتا ہی وہ کیون ہو کے

ترش ابر و گرم + شعر خزا نہین اس لیئے لوٹے ہی خاک پر غنچہ + کہ یہ علاج ہی اُسکا جسے ہو استسقا + اشارہ ہی مسئلہ طب کی طرف - ولی شعر اک دل ہین آرزو سے خالی + یہ جا ہی محال اگر خلا ہی + اشارہ مسئلہ حکما

کیطرف سے جسمین خلا کو محال بیان کیا گیا ہی - ظفر شعر نکیجے شکوہ مرا جا بجا کہ بہتر ہین + آسی مکانیہ ہون جیسی مکان کی باتین + اشارہ ہی مثل مشہور کی طرف سیاقۃ الاعداد - اعداد کو کلام مین بہ ترتیب

یا بلا ترتیب ذکر کرنا - ذوق شعر اب انگوشتن جہت مین ہفت دریا لوگ کہتے ہین + گرے تھے افلاک کے مرے دو چار آنکھونسے + امانت شعر ایک ہفتے مین ہین نرگس بیمار آنکھین + کوئی دو تین دن اُس

سے جو کرے چار تم آنکھین + تنسیق الصفات ایک موصوف کو صفات متوالیہ سے ذکر کرنا انشا شعر مستجمع المکارم و مستحسن الشیم + ینبوع فضل وجود و سخا معدن کرم + حکیم تصدق حسین خان

شعر سینے پر دونون چھاتیان المول + اونچی چلتی کری کراری گول + صنعت تلمیح و سیاقۃ الاعداد و تنسیق الصفات کو صاحب البلاغت نے صنائع لفظی مین لکھا ہی سوال و جواب جسکو

مراجعہ بھی کہتے ہین خواہ ہر مصرع مین سوال و جواب خواہ ایک مین سوال دوسرے مین جواب خواہ ایک بیت مین سوال دوسرے مین جواب ہو نسیم شعر پوچھا کہ طلب کہا قناعت + پوچھا کہ سبب کہا کہ قسمت + میر حسن شعر کہا گر کسی نے کہ کچھ کھائیے + کہا خیر بہتر ہی منگوائیے + کسینے کہا سیر کیجے ذرا + کہا سیر سے جی ہی میرا بھرا + نسیم شعر بولا وہ کہ خواب دیکھتا تھا + آتش پہ کباب دیکھتا تھا + بولی

وہ کہ ہم بتائین تعبیر + دلسوزی کریگا کوئی دلگیر + بولا وہ کہ رات کو افق مین + خورشید تھا آتش شفق مین +

تلمیح

سیاقۃ الاعداد

تنسیق الصفات

سوال و جواب

سودا شعر آلودہ قطرات عرق بجبین کو ✤ اختر ٹرے جھانکین ہین فلک پر سے زمین کو ✤ اور اسی کی
ایک قسم ہی قریب بہ ایہام ایجاد —— یعنے ایسے دو لفظ لانا کہ ایک سواے معنی مقصود کے دوسری
لفظ کا اسی زبان یا زبان دیگر مین ترجمہ ہو - امیر خسرو شعر داریم آرزو کہ حکایت کنیم باتو ✤ لالہ غلام رنگ
تو صد برگ زیر بات ✤ ہر برہمن کہ دید رخ خوبت ای صنم ✤ زنار را گسست و لکد زد بروے لات ✤
لمولفہ شعر تجھے آتے تو بلبل نے گل کی شاخ ڈالی ✤ بجا ہی باغبان تو گوشمالی ✤ تسلیم - شعر جام اُسنے بھرا
کہا پیا ہے ✤ دل اُسکا بھر اٹھا جام کیا لے ✤ ذوق شعر تجھے چھوڑیگی جلتا مجھے یہ چشم قاتل ✤ یقین ہی یقین
بلکہ عین الیقین ہی - ادعا - وہ ہی کہ شاعر امر غیر ممکن و خلاف قیاس کو دعوے کرے اور سامع کو
گمان ہو کہ شاید ایسا واقع ہوا ہوگا ✤ رنگین شعر ایک نے کتے سے پوچھا ہنسکے یون ✤ بیچ تبا
رستے مین تو بیٹھا ہی کیون ✤ بولا کتا سن کے ای عالی نسب ✤ بیٹھنے کا راہ کے ہی یہ سبب ✤ نیک جو ہی
وہ بچا جاے مجھے ✤ اور جو بد ہی وہ ستا جائے مجھے ✤ محروز شعر مجو نظارہ ترا کون مرا عضو نہین ✤
آنکھ تو آنکھ ہی کرتے ہین نظارے ناخن ✤ مناظرہ بھی ایک قسم کا ادعا ہی جیسے مناظرہ رایت دیدہ شیخ سعدی

[illegible] مرغی کو یون	تو بھلا انسان سے بھاگے ہی کیون
تجھکو لازم ہی کہ اُس سے رام رہ	رام رہ اور رام صبح و شام رہ
کیون کہ تو نے عمر کھوئی ہی یہین	اُس سے یہ وحشت تجھے لازم نہین
با وجودے تیری وہ کرتا ہی داشت	اور خبر لیتا ہی تیری شام و چاشت
پر تو اُڑ جائے بلانے کے ہی ساتھ	مطلقا آتی نہین تو اُسکے ہاتھ
ہین جو صحرائی ہون وحشی جانور	جب بلایا اُسنے مجھ کو چھوڑ کر
اس دل وحشی کو اپنے کڑکڑا	مجھکو اُسکے پاس جانا ہی پڑا
تھوڑے سے احسان پہ ہی مرتے جال	تو بہت احسان کو مت کر پایمال
سنکے مرغی نے کہا خاموش ہو	ہوش کر اتنا بھی مت بیہوش ہو
مین نے سو مرغی یہ دیکھا ہی عذاب	باز کو تو نے نہین دیکھا کباب
کچھ نہین خواہان وہ تیری جان کا	آدمی دشمن ہی میری جان کا

فصل دوم صنائع لفظی مین جناس بین اللفظین یا تجنیس اور یہ کئی قسم ہی اول تام یعنے

دو لفظ نوع اور عدد اور ہیئت مین موافق ہون پس اگر دونون اسم یا فعل یا حرف ہین اسکو تجنیس تام مماثل ورنہ مستوفی کہتے ہین مثال مماثل - شعر تم رات کو نہ آئے جو اپنے قرار پر ۞ یہ ظلم تم نے کیا کیا اسی قرار پر قرار اول بمعنی وعدہ اور دوم بمعنی آرام مثال مستوفی - امانت شعر آبداری سے جو منظور آیا وہ گلا ۞ رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا ۞ ولہ شعر ایڑی دیکھو کہ عجائب مین درخشان پہونچے ۞ اسکے پہونچے کو نہ روے مہتابان پہونچے ۞ دوم تجنیس مرکب یعنے دو لفظ متجانس ہین سے ایک مفرد ہو دوسرا مرکب پس اگر کتابت مین موافق ہون اسکو مرکب متشابہ کہتے ہین ورنہ مرکب مفروق مثال مرکب متشابہ - مجروح شعر جتنے مرمر گئے جو تم پر ۞ انکے مرقد مین سنگ مرمر کے ۞ آباد شعر اشک برسانے مین شرط انکھون نے باہم بدلی ۞ صاف روئے مین بنے دیدۂ پرنم بدلی مثال مرکب مفروق - امانت شعر روے گل ہی یہ نہین تیرہ وہ رخسارے ہین ۞ ایک رخ کیسا خجل اس سے تو رخ سارے ہین ۞ ولہ شعر یا نون آخر کو مرا در تری پیشانی ہے ۞ جو مین کہتا ہون وہ ایک دن ترے پیش آنی ہے ۞ اور اگر تجنیس ایک اور دوسرے کلمہ کے جزو سے مرکب ہو اسکو تجنیس مرفو کہتے ہین امانت شعر سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو تڑپ جاے بشر ۞ ایسے سینے نہین دیکھے ہین کسی نے سن بھر ۞ لفظ کسی کا جزو سے لفظ سنے کے ساتھ ملکر تجنیس ہوا اور اگر صرف نوع اور عدد وترتیب حروف مین مشابہ ہون لیکن ہیئت یعنے حرکات مین مختلف اسکو محرف کہتے ہین احسان شعر گلے سے لگتے ہی جتنے گلے تھے بھول گئے ۞ وگرنہ یاد تمہین مجھکو شکایتین کیا کیا ۞ اور اسی مین داخل ہے صنعت تثلیث یعنے کلام مین کوئی لفظ حرکات ثلثہ سے لانا مکرم شعر دم رقص پہنے لباس جو کبھی نہ نکست تن کا جو زرد گون ۞ کسی خشک تن کو چاہے تن لیس نخل تن ترے گھونگرو ۞ ولہ ع گیا سینہ چھین گیا دل بھی چھین جو نہین بولے چھن ترے گھونگرو ۞ اور اگر عدد مین مختلف یعنے ایک لفظ مین بہ نسبت دوسرے کے ایک حرف زائد ہو اسکو تجنیس زائد یا تجنیس ناقص یا تجنیس مطرف کہتے ہین اور وہ حرف زاید تین حالت سے خالی نہین یا شروع مین یا وسط مین یا اخیر مین ہوگا مثال اول امانت شعر نافہ اس شوخ کی بنا ہے ترا قفل دہن ۞ پیٹ کے آگے تجھے کوئی لپیٹ آے نہین ۞ ولہ شعر اسکی قامت یہ قیامت کا کرون کر مین خیال ۞ کب قیامت نے بھلا پائی ہے یہ حشر کی چال ۞ محسن شعر اٹھو کھڑے ہو کہ تعظیم ہی طاعت ہے ۞ قد قامت نہین یہ نعرۂ قد قامت ہے ۞ سوز شعر چشم کا کام اشک باری ہے ۞ چشمہ

تجنیس مرکب

اور دوسرے مین ایک حرف زائد ہو کہ

تجنیس مرکب متشابہ

دیکھو صاحب

تجنیس مرکب مفروق

اور دوسرے مین ایک

لفظ تمام اور دوسرے

کے جزو سے ایک دونون کے

جزو سے

خواہ شروع مین

خواہ وسط خواہ اخیر

منتخب الابلاغت

تثلیث

فیض ہی کہ جاری ہی مرور شعر کیا جو وعدۂ شب آنے دن بہار ہوا ✤ یہ طالع مری شامت کہ ہوئی شام
نہین ✤ جسمین ایک حرف آخر مین زائد ہو اسکو تجنیس مطرف کہتے ہین اور کبھی دو حرف بھی زائد ہوتے
ہین اسکو تجنیس مذیل کہتے ہین اور اگر وہ دو لفظ نوع حروف مین مختلف ہون خواہ شروع خواہ وسط
خواہ آخر مین پس اگر حروف مختلفہ قریب المخرج ہین اسکو جناس مضارع کہتے ہین ورنہ جناس لاحق مثال
جناس مضارع ✤ انشا شعر اقرب سمجھ کے اپنے سے رہجاے وہ ہین لیس ✤ عقرب کے نیش
پر بھی جو رکھے حمل قدم ✤ مثال جناس لاحق - امانت شعر جان ناساز ہو وہ نغمہ خوش ناز ہی یہ ✤
دل مضطر کو سدا سوز ہو وہ ساز ہی یہ ✤ ولہ شعر عشق کے نام سے جسم سبک آگاہ نہ تھا ✤
دور تھا کوہ مصیبت غم جانکاہ نہ تھا ✤ نسیم - شعر خط خام لیکے وہ ہوائی ✤ پتا ہوئی اور سے
یہ آئی ✤ اور جو کسی قسم تجنیس کے دو لفظ متجانس بلا فصل متواتر واقع ہون اسکو تجنیس مکرر و مزدوج
اور مردد کہتے ہین مثال تام مکرر - انشا شعر میری زبان سے مدح کہان اُس کی ہو سکے ✤ توصیف مین
ہو جسکی زبان قلم قلم ✤ مثال مرکب مکرر ولہ شعر جو بات تجھسے چاہے ہی اپنا مزاج آج ✤ قربان
تیرے کل ہی نہ ٹال آج آج آج ✤ دہکے ہی آگ دل مین پڑی اشتیاق کی ✤ تیرے سواے
کس سے ہو اسکا علاج آج ✤ تمام غزل اسی صنعت مین ہی - مثال زائد مکرر - نواب ایوانی
شعر یہ ابر منا و جام ہی بن پڑیجاے کمان کیا ✤ ہماری چھاتی کے داغ دل کا کرے ہی تک کر نشان
نشان ✤ تمام غزل اسی صنعت مین ہی - ناسخ شعر یہ التجا ہی پیر مغان کی جناب مین ✤ رکھو نمین ساق
ساقی کا جام دوش پر ✤ مثال جناس لاحق مکرر - انشا شعر جبتک کہ خوب واقف راز نہان نہون ✤
مین تو حریف عشق کے بولون نہ ہان نہون ✤ خلوت مین تیری بار نہ جلوت مین مجھکو ہاے ✤ باتین جو دل مین بھری ہین سو کہان
کہون ✤ تمام غزل اسی صنعت مین ہی مثال تجنیس مکرر مقلوب شعر بات غیرون کی نہ سنو اب تب بدخو ہمکو
بات کی تاب نہین ہو نکی پھر دیکھو ✤ قلب کا بیان آگے آئیگا واگر صرف صورت کتابت مین موافق
ہون اسکو تجنیس خط کہتے ہین جیسے الفاظ زخم و رخم و چشم و حسیم و شمع و دمع وغیرہ - غالب شعر
باغ شگفتہ تیرا بساط نشاط دل ✤ ابر بہار خمکدہ کسکے دماغ کا ✤ اور اگر ایسا لفظ کلام مین لاوین
کہ بندش الفاظ [illegible] معنی متضاد پر دلالت کرے یعنی مدح و ثنا و ذم دونو ہو جاوے اسکو
التصحیف کہتے ہین - نو شعر کہتا ہی کیا کہ چل مرے گھر سے بدر ہو تو ✤ جاتا ہون خبر لے مجھے

اشتقاق

شبہ اشتقاق

ردالعجز علی الصدر

اور مثال تجنیس ہی اشتقاق و شبہ اشتقاق **اشتقاق** ایسے الفاظ کا لانا کہ ایک مادے سے مشتق ہون -
ذوق شعر تا صاف کرے دل نہ مرے صاف سے صوفی + پھر ہو و صفا علم تصوف نہین کرتا نسیم شعر ہنستے ہنستے
کہا ہنسے کیون + ہنستا نہین بے سبب کوئی یون + **شبہ اشتقاق** وہ کہ الفاظ مشابہ با اشتقاق ہون مگر
مادہ ایک نہ ہو امانت شعر سچ اگر پوچھو تو وہ ساعدون کی جانین ہین + کشور حسن مین شانونکی بڑی
شانین ہین ولہ شعر کلیان پڑین یقین کب ای گلبدن اسطرح کی جب + پانچا بیسی کا ترے پانچون مین فرق ہی اب +
نسیم شعر دی آنکھ جو شہ نے رونمائی چشمک سے نبھا یہ کو بھائی + **رد العجز علی الصدر** یہ صنعت
منحصر ہی بعض مصطلحات عروض کے جاننے پر واضح ہو کہ باصطلاح عروضیان جزو اول مصرع اول کو
صدر اور اُسکے جزو آخر کو عروض اور مصرع دوم کے جزو اول کو ابتدا اور جزو آخر کو ضرب و عجز کہتے
ہین اور اجزاے وسط ہر دو مصاریع کو حشو پس یہ صنعت چار قسم ہی اول یہ کہ جو لفظ صدر مین آئے
وہی عجز مین دوم یہ کہ جو لفظ حشو مصرع اول مین واقع ہو وہی عجز مین آئے سوم جو لفظ عروض مین ہو وہی
عجز مین بھی ہو - چہارم جو لفظ ابتدا مین واقع ہو وہی عجز مین واقع ہو مگر ہر ایک قسم مین تین نوع ہین
کیونکہ وقوع لفظ کا مکرر تین حالت سے خالی نہین یا وہی لفظ بعینہ مکرر لکھا جاے یا بطریق تجنیس یا بطریق
اشتقاق یا شبہ اشتقاق - سرور شعر کمال شی زوال شی ہی اسپر لاکھ حاسد ہون + بھلا نازان نہ ہون کیونکر
مین اپنی بیکمالی پر + مجروح شعر جتنے مر مر گئے جو تم پر + اُنکے مرقد مین سنگ مرمر کے + انشا شعر
سابقہ جب سے مری آہ سے رکھتی ہی گرم + تب سے برق شرر بار یہ ستیاق آتش + ولہ شعر تھا وہان
نام خدا نام خود بینی گرم + اُسکے تھنونکی پھڑک مین غضب گرما ہٹ + ولہ شعر قدرت خدا کی دیکھو تو
اسلام کا شرف + دم مارنے کی جا ہی نہین ماریے نہ دم + ناسخ شعر کھیسے ای دل خدا تو ہی اقرب
غم نہین بت اگر قریب نہین + اور شعراے عجم نے ہر مصرع کے اول و آخر کو صدر و عجز قرار دیکر ہر مصرع
مین اس صنعت کو استعمال کیا ہی - شعر نقاب چہرہ سے ظالم اُٹھا نڈال نقاب + شتاب کر کہ
ہی یان جان کو سفر مین شتاب + اور اسی صنعت کی ایک قسم معاد ہی کہ لفظ آخر مصرع اول مصرع
دوم کے آغاز مین ہو اور لفظ آخر مصرع دوم مصرع سوم کے آغاز مین علی ہذا القیاس - رنگین شعر
زہاد کو بہشت مین جو بہت آتی یاد تھا یاد اُسکی مین اپنے دلکو رکھتا وہ شاد + شاد اُسکا ہمیشہ ذکر رکھتا اُسکو
اُسکو کر یاد شاد رہتا فرہاد + اسی قسم سے ہی امانت شعر اُسکے سلک دُرِ دندان سے جو

معاد

آنکھ اپنی لڑی ٭ جب لڑی آنکھ تو ایک فکر طبیعت کو پڑی ٭ جب پڑی نظر تو ثابت ہوئی موتی کی لڑی ٭ کیسی ہوئی
کی لڑی انکھین شرارت ہی بری ٭ ہی شرارت جو بری انکھین تو سیارے ہین ٭ ہین جو سیارے تو انکھون کے مرے
تارے ہین ٭ **لزوم مالایلزم** - یا اعنات وہ صنعت ہی کہ قافیہ مین التزام کرا کسی حرف کا قبل ردی کے
واجب کرین - پس یہ صرف اس قافیہ مین جسمین حرف قید یا تاسیس ہو واقع ہو سکتا ہی انشا **شعر** ابکی بیر دی
پڑی ہر ایک تارا جم گیا ٭ کاسہ چرخ برین سارے کا سارا جگیا ٭ تمام غزل مین التزام کیا ہی کہ قبل الف ردی
کے الف درالایا ہی ورنہ قافیہ تارا کا پیدا بھی ہو سکتا ہی اور اسی مین داخل ہی **لزوم الشعر** یعنے لزوم
کسی چیز کا ہر بیت یا ہر مصرع مین - لااعلم **شعر** ناگنی بیلی تری او حلقہ بینی ہی مور ٭ جسطرح ہو مور سے
اس ناگنی کو تو بچا ٭ ناگنی جان پر کہان ہو مور سے تدبیر ہی ٭ مور جیسا ہو چلے وان ناگنی کا زور کیا ٭
ہر مصرع مین ناگنی اور مور آیا ہی - یا لزوم کسی حرف کا ہر لفظ بیت مین مثلاً الف کا - گوہر **شعر** الله
الله تمھارے ناز و ادا ٭ ایسے ناز و ادا کا کیا کہنا ٭ یا جیسے چار چیزونکا لانا اس قصیدے کے ہر شعر مین **شعر**
یار و مہتاب و گل و شمع ہم چارون ایک ٭ ہین کتان بلبل و پروانہ یہ ہم چارون ایک ٭ اور اسی قسم
سے ہی - تکرار یعنے لانا کسی لفظ کا بکرات بشرطیکہ مخل فصاحت نہو جیسے غزل شہیدی بتکرار لفظ دو
شہیدی **شعر** سونو تم دو ہی دو بوسے ولے کچھ ڈھب کے دو ٭ قول ہی مشہور ہی مطلب کے سو مطلب کے دو ٭
اور اسی قسم مین ہی **قطع الحروف** یعنے حذف کسی حرف کا کلام مین جیسے حذف الف مین عبد العزیز
اعجاز سہسوانی **شعر** سینہ شق ہو سنو جو یک سر مو ٭ عشق کی دلیہ دو مصیبت ہی ٭ اور اسیکی قسم مین
ہین منقوط و غیر منقوط و رقطا و خیفا و مقطع و موصل **منقوط** با تعریس وہ کہ کلام کے سب حروف
معجم ہون لمولفہ **شعر** غضب زینت جشن شب تب بنی ٭ جب بنی بخشش نے زینت تخت بخشی ٭ **غیر منقوط**
یا تعطیل جسمین سب حروف مہملہ ہون انشاء الله خانکا ایک دیوان تمام اسی صنعت مین ہی یہ شعر اول -
اسکا ہی **شعر** اور کسکا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا ٭ آسرا الله اور آل رسول الله کا ٭ **رقطا**
وہ کہ ہر کلمہ مین ایک حرف منقوط ایک غیر منقوط بالترتیب ہو **خیفا** یہ کہ کلام مین ایک کلمہ کے حروف معجم
اور ایک کے مہملہ بترتیب ہون اس شعر کا مصرع اول رقطا اور مصرع دوم خیفا مین ہی انشا **شعر** شہ
بلند نسب اب مجھے سبھی دیوے ٭ جبین لامع زینت حصول جشن مرام ٭ **مقطع** وہ کہ تمام حروف کلام
کے کتابت مین علحدہ لکھے جاوین - جوہر بدایونی **شعر** ارے اس دم آج وہ دلدار ادر آرام روح ٭

زاری دل زردی رخ دردِ دوری دور دور + مقدر وہ کہ ایک شعر یا مصرع مقطع ہو دوم موصل دو حرفی سوم موصل سہ حرفی چہارم چہار حرفی علی ہذا القیاس - **موصل** دو حرفی کی مثال - گوہر **شعر** گوہر عاشق جو ہو تو بس ہم سا ہو + غم کا شائق جو ہو تو بس ہم سا ہو + کبھی تمام حروف مصرع کے ملا کر لکھے جاتے ہین - عاجز **شعر** کبھی کبھی زمینی تمنے حیف جی کی خبر + بنے گی کیسی ستم کیش بے کہے ہم پر + بنیکنکیبیستکیشبیکیہمپر + جب موصل لکھنے سے حروف دندانہ دار بکثرت آوین اسکو کبھیکبھینینتینیحیفجیکیخبر **مشاری** کہتے ہین منحنی یعنی بصورت آرہ - ہوشیار **شعر** سست بن سست سستے تپ سے + سست بے تپ ہونٹ یہ سب سنسان + سستبنسستستیتپسے + سستبیتپہنیتیہسبسنسان + **واسع الشفتین** جسکے پڑھنے مین لب سے لب نہ ملے عاجز **شعر** اقرار کر گیا تھا کہ آؤنگا رات کو + کیا ہو گیا نہ آیا ہنوز انتظار ہی + نظیر کی ایک تمام غزل اسی صنعت مین ہی شعر اول اُسکا یہ ہی نظیر **شعر** آیا ہنین جو کر کر اقرار ہنستے ہنستے + جل دے گیا ہی شاید عیار ہنستے ہنستے + **واصل الشفتین** جسکے پڑھنے مین لب سے لب ہر کلمے مین ملے **شعر** خامہ جیسے بعد مدت ہمارا + بلا یا پیا نے لبالب میالا + **شفوی** کلام مین صرف وہ حرف لانا جسکا مخرج لب ہی یعنے ب - پ - ف - م - و - **حلقی** وہ حرف لانا جسکا مخرج حلق ہی یعنے ح - خ - ع - غ - ہ - ا - **فموی** - وہ حرف لانا جنکے تلفظ مین تمام منہ کو جنبش ہو - **تحت النقاط** وہ کہ سب حروف کے نیچے نقطے ہون - اعجاز **شعر** صدمے صدہا ہی سہے صد مرحبا + ای دل دلگیر میرے واسطے + **فوق النقاط** کہ سب حروف کے نقطے اوپر ہون اعجاز **شعر** سعد کم ہمت ای دل تو نہ تھا + عشق آفت زا کا گڑگڑا گلا + **سجع** نثر مین ایسا ہی - جیسے قافیہ نظم مین لیکن بقول بعض سجع نظم مین بھی واقع ہوتا ہی اور سجع تین قسم ہی **مطرف** - **متوازی** - **موازنہ** سجع مطرف وہ ہی کہ فقرہ نثر مین دو کلمے آخر کے وزن مین مختلف اور روی مین متفق ہون جیسے دل مبتلائے ہجر یار ہی - سینہ غم عشق سے فگار ہی - اور نظم مین جیسے میر تقی **شعر** عشق ہی تازہ کار تازہ خیال + ہر جگہ اسکی اک نئی ہی چال + اور سجع متوازی وہ ہی کہ دو فقرے کے کلمات آخر وزن اور روی دونو مین متفق ہون جیسے مین تجھپر جان دیتا اور اپنے سر بلا لیتا ہون اور نظم مین جیسے میر حسن **شعر** کرون پہلے توحید یزدان رقم + جھکا جسکے سجدے کو اول قلم + ترصیع اگر الفاظ دو فقرہ یا دو مصرع مین مقابل اور متحد الوزن و القوافی لائین اُس کو ترصیع

تعداد موصل

مشاری
واسع الشفتین

واصل الشفتین
شفوی

حلقی
فموی
تحت النقاط
فوق النقاط

سجع
[illegible]

ترصیع
[illegible]

کہتے ہین نثر جیسے ذہن کی تعریف تحریر سے بیرون ہو اور سخن کی توصیف تقریر سے افزون ہو اور نظم غالب
شعر تری دانش مری اصلاح مفاسد کی رہین ❊ تیری بخشش مرے انجاح مقاصد کی کفیل
لفظ آخر بسبب رعایت قافیہ اصل قصیدہ مقفےٰ ہین اور سجع موازنہ وہ ہی کہ کلمات آخر دو فقرے یا
دو مصرع کے متحد الوزن ہون مگر روی مختلف جیسے ہمارا یار ڈرامیبل ہو اور زمانہ مین بیظیر ہو امثال
نظم غالب شعر مرتا ہون اس آواز پہ ہر چند سر اُڑ جائے ❊ جلاد سے لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور ❊
اور کبھی ایسا سجع موازنہ ہوتا ہی کہ سب الفاظ نثر یا نظم مین متحد الوزن اور مختلف الروی مقابل واقع
ہوتے ہین اور یہ بمنزلہ ترصیع ہی سجع متوازی ہین جیسا قامت موزون کے دیدہ سرو روان ناچیز ہو —
اور گل ہی یجان ان کے سامنے مشک ختن بیقدر ہو — اور مثال نظم غالب شعر ای شہنشاہ فلک
منظر بیمثل و نظیر ❊ ای جہاندار کرم شیوہ و بے شبہ و عدیل ❊ مصنف تلخیص نے اسکا مماثلہ نام رکھا
مگر سکاکی نے اُسکو بھی داخل ترصیع لکھا ہی مگر اصل یہ ہی کہ ترصیع مین اتحاد وزن و قافیہ دونون
مشروط ہین اور یہان قافیہ معتبر نہین اسی جہت سے موازنہ کو اکثر نے سجع مین شمار نہین کیا بلکہ جدا
صنعت آوردہ ہی ہو کہ وزن یہاں مراد وزن عروضیا نہے ہی کہ اُسمین توافق کا حرکات کا ضرور
نہین جیسے اے دلبر بر وزن مفاعیلن نہ وزن صرفیان مراد ہی کہ اسمین توافق حرکات ضرور ہی اور
شعرائے عجم مسجع اُس نظم کو کہتے ہین کہ ہر بیت قصیدہ یا غزل مین تین سجع لائین اور چوتھا قافیہ
اصل قصیدہ یا غزل کا ہو نا سخ شعر یہ نور ہی روئے مہ جبین کا — کہ ہو جیسے چاند چودھوین کا ❊
جو حلقہ ہی زلف عنبرین کا — وہ ایک نافہ ہی مشک چین کا ❊ زبسکہ وصف دہان شیرین — رہا ہی ورد زبان
شیرین ❊ بدن مین جب تک ہی جان شیرین — مزہ دہن مین ہی انگبین کا ❊ یہ جوش پر یان ہی اشک کا یہ —
کہ ساتون دریا ہین قطرہ سے کم ❊ جیسے کہ کہتے ہین سب جہنم شرر ہی اک آہ آتشین کا ❊ اور ایک قسم سجع کی
نظم مین تشطیر ہی یعنے ہر مصرع جداگانہ سجع رکھتا ہو شعر سینہ ہی داغ عشق سے اپنا شگفتہ
باغ ❊ اور دل ہی رنج ہجر سے مثل ایک گنج ❊ مصرع اول مین سجع مبنی عین پر ہی دوم مین جیم پر دوسری
قسم سجع کی مختص نظم تصریع ہی یعنے بیت کے ارکان صدر و ضرب روی مین متفق ہون
شعر دل اُس رنجور کا عشق بتان مین ❊ سدا رہتا ہی درد و غم کی منزل ❊ دل
و منزل سجع ہی ترصیع مع التجنیس — رباعی بر بند ہین جو سیر گلستان کیجیے

ترصیع

مساوات الوزن

مسجع

تشطیر

تصریع

ترصیع مع تجنیس

ذوالقافیتین

پروانہین جو سیر گلستان کیجیے + چون مرغ اسیر پر تو رکھتے ہین ہم + پروانہین جو سیر گلستان کیجیے ایضا

مت والے شراب کو چھپا کر لانا + مت والے شراب کو چھپا کر لانا + یہ دختر رز ہی اسکی حرمت ہی ضرور

مت والے شراب کو چھپا کر لانا + ذو القافیتین یا ذو قوافی جسمین دو قافیے یا زیادہ ہون لاأعلم شعر

غیر کے اخین گھر تیرے ہی نقصان ترا + مین ترے واسطے کہتا ہون کہا مان مرا + شعر آ جلد کہ اب

عاشق بیجا کہین ہنین تاب + او رنام کو باقی ہنین ترکا ہنین کہین آب + اور اگر دو قافیے کے درمیان ردیف

ہو اسکو ذو القافیتین مع الحاجب کہتے ہین میر شعر کہین آنکھو نسے خون ہو کے بہا + کہین دل مین

متلون

جنون ہو کے رہا متلون جو شعر تھوڑی تشدید و تخفیف جائز سے دو یا زیادہ بحرون مین پڑھا جاے

انشا شعر بیٹھے جہان ہین غیر سب مجھکو بلاتے ہو عبث + دلکو کڑھا کر اور بھی جی کو جلاتے ہو عبث

مفتعلن مفاعلن چار بار یا مستفعلن آٹھ بار - ولہ شعر نرگسستان کی ہی ٹک دیکھو کہین نہ

جائین + باغ مت جاو کہ ہین حسن آئینہ مین + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + یا فاعلاتن فعلاتن

فعلاتن فعلن - ولہ شعر کچھ یہ مجھی کو یون ہنین اسکی پھبن نے غش کیا + غنچہ بھی چٹ سے فق

ہوے سارے چمن نے غش کیا + مثل شعر مثال اول یہ تینون غزلین تمام اسی صنعت مین ہین -

علی بخش شر بدایونی کی غزل چار بحر مین پڑھی جاتی ہی - شعر اول یہ ہی شعر ضعف سے پانوٴن پہ سر آیا ہی آہ

ہو گئے نالونسے ہم اپنے تباہ + اول بحر رمل مسدس مقصور - فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دوم رمل

مسدس مخبون مقصور + فاعلاتن فعلاتن فعلات - سوم خفیف مجبون مقصور - فاعلاتن مفاعلن فعلان

چہارم سریع مطوی موقوف مفتعلن مفتعلن فاعلات - متلون کی ایک قسم ہی محذوف و منقوص محذوف

محذوف

وہ شعر کہ جسکا لفظ اول ہر مصرع کا دور کر دیا جاے تو کسی دوسری بحر مین ہو جاے اور معنے قائم

رہین لااعلم شعر مجھکو رسوا نکر ای آفت جان بہر خدا + بندہ تیرا ہون مین کر رحم میان بہر خدا +

اسمین کیا فائدہ مجھکو جو کیا تو نے قتل + کچھ بھی انصاف کر ای سرو روان بہر خدا + لفظ مجھکو

منقوص

و بندہ و اسمین و کچھ بھی ہر چار مصرع سے دور کیجیے تو بحر رباعی ہو جاتی ہی منقوص وہ کہ اگر آخر

مصاریع سے ایک لفظ حذف کیا جاے دوسرا وزن ہو جاے اور معنی قائم رہین - گوہر شعر مدت بار

سر اپنا ہوا اچھا ہوا + در دسر کم تر ہوا اچھا ہوا اچھا ہوا + سستے چھوٹے بنگیا سودا اجی جھگڑا اجکا +

دل گیا حاصل ترا بوسا ہوا اچھا ہوا + تین مصرع سے اچھا ہوا اور مصرع سوم سے جھگڑا

مبادلہ الراسین وہ ہے کہ دو لفظ مین حرف اول تبدیل کر دیا جائے لموٗلفہ شعر اگر حق نے بخشی تو عقل
عجیب + تو سمجھیے یہ اک نقل عجیب + براعۃ الاستہلال نام ایسے الفاظ کا اول قصیدے یا مثنوی
وغیرہ مین کہ جس سے معلوم ہو جائے وہ مطلب جو آگے بیان کیا جائیگا جیسے مثنوی گلزار نسیم کے شعر اول
اگر داستان کے اسی صنعت مین یا نسیم شعر یا رب یہ سفینہ چشم صفحے + یون میل قلم نے سرمہ کھینچا + دلہ شعر
شناد کے لیے وکلاک شنجرف + انگشت قبول دیدہ حرف **تضمین المزدوج** - مراد اس سے ہے کہ کلام مین دو لفظ
مسجع لائین نسیم شعر ان بیان نسین ہی اسکے غم کی + یان سانس نہین ہی ایک دم کی + یان نفس اور سانس
تضمین المزدوج ہے اظہار مضمر جیسے ع دلبر دو دست مخزن شکر + رباعی (۱) عاشق سا مہر دار راز دل دار
(۲) سوطرہ کا راہ اور حال [illegible] (۳) سب آدگرد غور نشان دو صاحب + (۴) مشتاق کا
عزم ہمہ آخر کار + اگر کوئی شخص اپنا بیت مصرع بالا سے دلمین لے لیں اس سے پوچھے
کہ رباعی کے کون کون مصرع مین وہ حرف واقع ہین جنھین تبلائے انکے ہندسے جمع کرکے مصرع مذکور
مین سے مطابق اسکے شمار کرکے بتادے وہی حرف ہوگا **معما** وہ کلام ہے کہ جس سے کوئی نام کسی شخص کا
موجب اصول وقواعد معما کے نکلے جیسے باسم مہتاب راے از تو من شعر نے کیونکہ سبھی ہی کار الٹا + ہم اسلئے
بات الٹی بالہ الٹا + یعنی قلب نام مہتاب راے مصرع دوم سے حاصل ہوتا ہی اگرچہ معما داخل علم بدیع ہی
مگر چونکہ اسکے شعب اور فروع بہت ہین لہذا براسہ ایک فن گنا جاتا ہی - **لغز** وہ کلام ہی کہ جس سے
باعتبار علامات اور خواص اور صفات کے کوئی چیز معلوم کیجاوے اور اسکو فارسی مین چیستان ہندی
مین پہیلی کہتے ہین چیستان قلم از ہوشیار - شعر کیا ہی وہ گاہ بجگر برین + سینہ شق سر بریدہ +
خوش رفتار + چیستان انار شعر ایک نام کی دو کھلادین + ایک کو چھوڑین ایک کو کھا دین
مدور وہ کہ ارکان شعر کو دایرہ مین لکھین جس جگہ سے
چاہین شروع کرین وزن اور معنی قایم رہین لموٗلفہ
مصرع

مربع

مربع وہ صنعت کہ اشعار طول او عرض مین یکسان پڑھے جاوین مثال - مولفہ -

کرون کیا	خفا ہی	الٰہی	وہ دلبر
خفا ہی	وہ مجھسے	عبث کیون	سمن بر
الٰہی	عبث کیون	خفا ہی	غضب ہی
وہ دلبر	سمن بر	غضب ہی	ستمگر

مثلث

مثلث وہ ہی کہ رباعی کے تین مصرع کئے جائین اور بعض الفاظ اُنھین مصرعونسے مصرعہ چہارم بنجاسے
رباعی تجھسا نہین پیارا کوئی ای رشک قمر + محبوب کوئی نہوگا تجھسے بہتر + ای دلبر نازنین تجھے کہتے ہین سب
تجھسا نہین محبوب کوئی ای دلبر + **معقّد** وہ کہ بیت کو بشکل گرہ کے لکھ سکین جیسے مثال ذیل مین میم

معقّد

درمیان مین ہی جس سے الفاظ شروع ہوتے ہین

مشجر

مشجر وہ کلام جو بصورت شجر لکھا پڑھنے مین آوے مثال درخت

سرو از درگاہ پرشاد نادر و درخت نار از گوہر
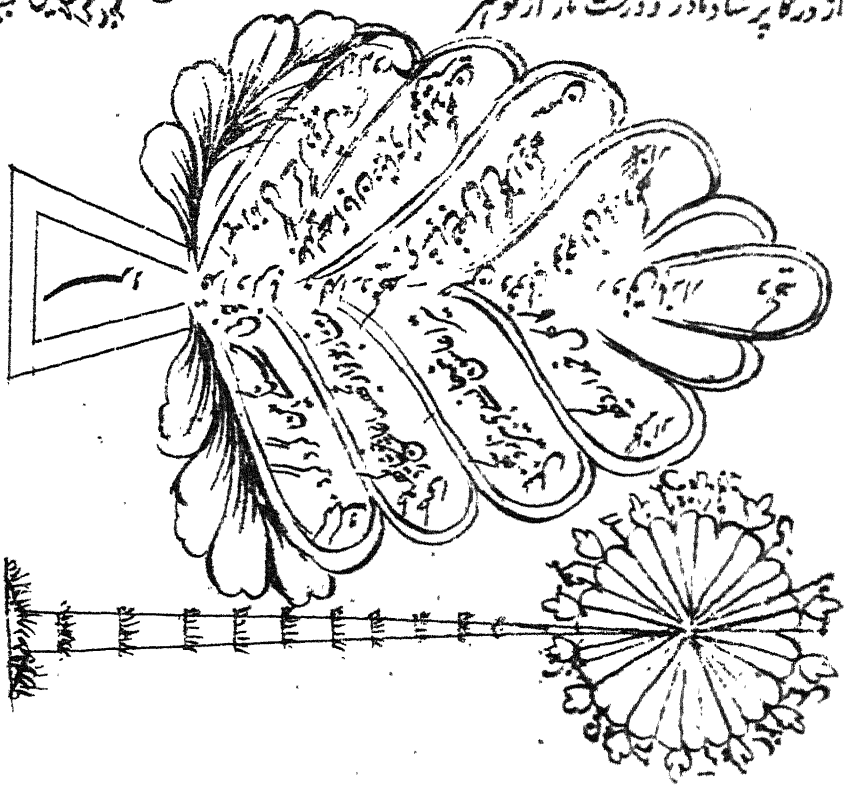
تاریخ وہ کلام ہی جسکے کسی مصرع یا الفاظ خاص کے حروف سے باعتبار حساب جمل وغیرہ سنہ کسی واقعے کے
حاصل ہوتے ہوں - تاریخ وفات ناسخ از رشک شعر اٹھا مرگ ناسخ کا غل چار سو سے + گیا لطف
تحقیق کا گفتگو سے + کہا رشک نے مصرعۂ سال رحلت + وہ لا شعر گوئی اوٹھی لکھنؤ سے - کبھی تاریخ مین
تعمیہ ہوتا ہی یعنے اشارہ کسی حرف یا لفظ کے کم کر دینے یا زائد کر دینے کیطرف مگر خوبی یہ ہی کہ تعمیہ خالی
از لطافت نہو تاریخ ولادت از رند شعر مبارک سلامت کا غل ہر طرف ہی + شہنشاہ عالم کا
بیٹا ہوا آج + سر دل سے ہاتف نے فوراً صدا دی + خوش اقبال و مسعود پیدا ہوا آج + تاریخ
غزل ونصب متصفان از شاکر بدایونی شعر کا لکا پرشاد جب اٹھ بیٹھے از تخت مرام + بیٹھے لچھمن لال تب
انکی جگہ قائم مقام - ۱۲۸۱ - ۵۷۹ + ۶۷۶ - ۱۲۰۸ + کبھی تاریخ خفی اور جلی ہوتی ہی یعنے جن الفاظ سے بظاہر
تاریخ ہو انکے اعداد سے بھی تاریخ نکلے جیسے سنہ ہفصد وہشتاد کے اعداد بھی اسیقدر ہوتے ہین - کبھی
تاریخ زبر و بینات مین ہوتی ہی واضح ہو کہ حروف کی ملفوظی حالت مین جب حرف اول اسکا لین اسکو زبر
کہتے ہین جیسے اعداد ابجد کے دس ہوئے اور جب حرف اول کے سوا باقی حرف کے عدد لین اسکو
بینہ کہتے ہین جیسے الف مین لف کے عدد ۱۱۰ با مین ۱ - کا - جیم مین یم کا ۵۰ - دال مین ۱ - ل - کا
۳۱ - یس ابجد کے ۱۹۲ - ہوئے اور زبر و بینہ ۲۰۲ ہوے کبھی صرف معجمہ یا مہملہ حروف سے تاریخ
نکالتے ہین تاریخ طبع دیوان شگرف از عیش شعر چھپا دیوان نسیم موجد طرز فصاحت کا + کہ جو
ہے غیرت فردوسی وسعدی وخاقانی + حروف معجمہ مین عیش نے تاریخ یون لکھی + چھپا کیا ہی کلام دلکش
استاد لاثانی + کبھی اور کسی طرز خوب سے صورت اعداد سال بیان کرتے ہین - تاریخ
انقلاب حکومت ع کیا چرخ نے نوابی سہراب کو الٹا + بعض قلب بارہ سی باون - تاریخ
غزل خواجہ علی نقی شعر اسم علی نقی کو نظم کر سیاق مین + تاریخ غزل چاہے تو نکتہ نکالدے + کونی ہوا
ہی علت ابنہ مین بیقرار + دو ر کھلے فرق بخش یہ اک پیچھے ڈالدے + ۲۷۰ کا صفر دور کر کے آغاز
مین ۲ - آخر مین ۱ لکھا - ۱۲۷۲ ہوے تاریخ وفات شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی از
مومن شعر انتخاب نسخہ دین مولوی عبد العزیز + بیعدیل و بے نظیر و بے مثال و بے مثیل + جانب ملک
عدم تشریف فرما کیون ہوئے + آگیا تھا کیا کہین مرد ونکے ایمان مین خلل + مجلس درد افزا تعزیت مین
مین بھی تھا + جب بیچی تاریخ مومن نے یہ اکر تحجل + دست بیداد اجل سے بے سر و پا ہو گئے + فقہ و دین فضل و ہنر لطف و کرم علم و عمل
۱۲۳۹

باب چہارم علم عروض مین مشتمل مقدمہ اور ۶ فصل پر

مقدمہ تعریف عروض وشعر اور فضیلت شعر مین واضح ہو کہ عروض وہ علم ہے کہ جس سے کلام موزون یعنی
نظم اور غیر موزون یعنی نثر مین تمیز ہوجاتی ہے اور کلام موزون کو کہ بامعنی اور مقفی ہو بشرطیکہ قصد متکلم سے صادر ہوا ہو
شعر کہتے ہین اور بقول بعض قصد متکلم شعر مین داخل شرط نہین یہ قول غلط ہے کیونکہ ایسا شخص کوئی شاذ ہوگا کہ کبھی کلام
موزون بقصد اُس سے سرزد نہوا ہو پس تمام جہان شاعر ہوا اس لئے کلام الٰہی ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ ۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا ۔ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ اور حدیث شریف مین اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ۔ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ۔ اور هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ
وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ ۔ اور اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْکَوْثَرَ ۔ شعر نہین اور قول بعض کا ہے کہ قافیہ بھی شعر
مین ضروریات سے نہین بل امر عارضی ہے مثل مطلع غزل وغیرہ اور واضع عروض کا خلیل بن احمد
بصری ہے کہ کوبہ گاذر کی آواز سے اس علم کو استخراج کیا اور وجہ تسمیہ مین اسکے اختلاف ہے بعض کہتے
ہین کہ عروض نام مکہ کا ہے اور خلیل کو اُسکی دعا کے موافق مکے مین اس علم کا الہام ہوا تیمناً اُسکو مکے
کے نام سے موسوم کیا یا عروض کے معنی طرف وجانب کے ہین اور اس علم سے بھی اطراف وجوانب
شعر وسخن کے معلوم ہوجاتے ہین۔ یا یہ کہ عروض کے معنی ظہور کے ہین اور اس علم سے بھی
وزن صحیح اور غیر صحیح ظاہر ہوجاتا ہے۔ یا یہ کہ عروض کے معنی جاے ظہور کے ہین اور یہ علم بھی معروض
علیہ شعر کا ہے۔ اور بقول بعض عروض راہ کشادہ درہ کوہ کو کہتے ہین چنانچہ راہ درہ کوہ سے
موضع اور منزل کو پہونچ جاتے ہین اسیطرح اس علم سے کلام صحیح اور غیر صحیح و موزون وغیر موزون
معلوم ہوجاتے ہین اور منزل تمیز کو پہونچ جاتے ہین۔ اور بقول بعض عروض بمعنی ابر ہے اور
جیسے ابر سے فائدہ پہونچتا ہے ایسے ہی علم عروض سے فوائد کلام حاصل ہوتے ہین اور یا یہ کہ

عروض نام ستون خیمہ کا ہے اور بیت یعنی خانۂ پلاس کہ اکثر صحرا نشینان عرب زمان قدیم مین بناتے تھے پس
جیساکہ خیمہ کو ستون اور رسی اور میخ ضرور ہے بیت کو بھی عروض سبب وتد فاصلہ لازم ہے اور شعر اول
آدم نے زبان سریانی مین ہابیل کے مرثیہ مین جبکہ قابیل نے اسکو مار ڈالا کہا ہے اسکے مطلع کا ترجمہ زبان
عربی مین ہے شعر تغیرت البلاد ومن علیہا ✤ ووجہ الارض مغبر وقبیحا ✤ اور موجد شعر عربی یعرب بن
قحطان من اولاد سام بن نوح ہے شعر اول اسکا یہ ہے شعر من الناس من اب وام ✤ خلیف جہل و
طیف علم ✤ اور موجد شعر فارسی بہرام گور بادشاہ جد سومین نوشیروان عادل ہے شعر اول اسکا یہ ہے
منم آن پیل دمان ومنم آن شیر یلہ ✤ نام بہرام مرا وپدرم بوجبلہ ✤ اور بعض کہتے ہین کہ مصرع دوم
ع نام بہرام ترا وپدرت بوجبلہ ✤ دلارام چنگی نام اسکی معشوقہ کا ہے کہ اسکے جواب مین فی البدیہہ کہا
تھا اور بقول بعض موجد شعر فارسی ابوحفص حکیم سغدی ہوا کہ سنہ ۳۰۰ ہجری مین تھا شعر اسکا یہ ہے
شعر آہوے کوہی در دشت چگونہ دودا ✤ یار ندارد بے یار چگونہ رودا ✤ اور اسکے بعد سنہ چارصدی ہجری مین شعر فارسی
نے رواج پایا اور عنصری وعسجدی وفرخی نامے شاعر ہوئے اور پھر سنہ پانصدی مین فلکی وخاقانی شروانی
دوری وغیرہ مامور ہوے من بعد نظامی اپنے وقت کے استاد ہوے اور کہا ہے قطعہ در شعر سہ تن پیمبرانند
ہر چند کہ لا نبی بعدی ✤ ابیات وقصیدہ وغزل را ✤ فردوسی وانوری وسعدی ✤ اور اردو مین شعر گوئی بانی
شیخ سعدی اور امیر خسرو سے پائی جاتی ہے اور صاحب دیوان اول ولی شاعر ہوا اور فن شعر بہترین فنون ہے جو لوگ مذمت
شعرا مین کلام الٰہی الشعراء یتبعہم الغاون اور حدیث الشعر من مزامیر ابلیس او رغذو الشیطان لان یمتلی جوف
رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلی شعرا۔ اور الشعراء کذاب۔ سند لاتے ہین وہ استثناے الا الذین
آمنوا وعملوا الصالحات کو خیال نہین کرتے۔ اور حدیث ان من البیان لسحرا وان من الشعر لحکمۃ
اور نیز ان المومن لیضرب بالسیف واللسان اور الشعراء تلامیذ الرحمن وقلوبہم خزاین الاسرار
والسنتہم کنوز من اسرار الغیب اور الشعراء امراء الکلام وعلموا صبیانکم الشعر فانہ یورث

الشجاعت وکان الشعر احب الی رسول اللہ من کثیر الکلام سے خبر نہین رکھتے اگر یہ فی الحقیقت فن شعر معیوب
ہوتا تو اصحاب و مشائخ اسطرف توجہ نکرتے اور آنحضرت شعر نہ پڑھتے اور ابن رواحہ وغیرہ سے نہ پڑھواتے
کذا فی ترمذی و مسلم اور قصیدہ بانت سعاد مصنفہ کعب ابن زہیر کو اصلاح نفرماتے اور قصائد حسان بن ثابت پر
صلہ تحسین عنایت نکرتے اور اسکے حق مین اللھم ایدہ بروح القدس نفرماتے فرید الدین عطار نے کہا ہی شعر
شاعری جز ویست از پیغمبری * حالانش کفر خوانند از خری * لیکن مضامین کفریہ اور کلام ہزل البتہ
داخل عیب ہی سو وہ مخصوص نظم نہین نظم و نثر دونون مین ممنوع ہی اور الشعرا وکذاب ان شعرا کی شان مین ہی جو ایام
جاہلیت مین انبیا کا ذکر اہانت و کہانت و سحر سے کرتے تھے اور تعریف لات و منات کی شعر و سخن مین کرتے تھے اور
انکو خدا سمجھتے تھے اور رہا مبالغہ و استعارہ و تشبیہ مثلاً کہنا کہ معشوق کا منہ مثل چاند کے ہی یا ممدوح کا گھوڑا
فلک الافلاک کی سیر کرتا ہی یا تیز روی مین دریا ہی داخل کفر و جھوٹ نہین جھوٹ وہ ہی کہ سننے والے کو اس سے
ادراک غلط حاصل ہو اور ایسے کلام کو سنکر ہر آدمی جانتا ہی کہ معنی حقیقی مراد نہین ہی تعریف مین مبالغہ ہی ایسی
عبارتین حدیث صحیح مین بھی آئی ہین آنحضرت نے ابوطلحہ کے گھوڑے کو دریا فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین روایت ہی۔

فصل اول ارکان اور اسما اور تعداد اور اصول بحور مین۔ واضح ہو کہ خلیل نے عروض کو پندرہ بحر مین
بنایا اخفش نے سولہ ... بحر مین حصر نہین ہو سکتا اور انکو چند الفاظ مین جنکو ارکان و اصول افاعیل و افعال و
تفاعیل و مفاعیل و امثال و اجزا و موازین عروض کہتے ہین منتظم کیا وہ دس ہین دو خماسی یعنے پنج حرفی
فعولن فاعلن آٹھ سباعی مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفاعلتن متفاعلن مفعولات و بضم التا و بلا تنوین
فاع لاتن مس تفع لن منفصل۔ اور یہ تین چیز سے جنکو اصول سہ گانہ کہتے ہین مرکب ہین اول سبب یعنے
کلمہ دو حرفی پس اگر اول متحرک دوم ساکن ہو تو اسکو سبب خفیف کہتے ہین جیسے دل اگر دونون متحرک ہون
اسکو سبب ثقیل کہتے ہین جیسے لفظ دل درحالت اضافت باہمہ کیونکہ ہاے آخر بغرض اظہار حرکت کے ہی

دوم وتد یعنی کلمہ سہ حرفی پس اگر آخر ساکن ہو تو وتد مقرون یا مجموع کہتے ہیں جیسے چمن اور اگر وسط ساکن ہو
تو مفروق جیسے نقط یا در حالت اضافت یا لالہ کیونکہ ہاے آخر اظہار حرکت کے لیے ہے سوم فاصلہ اگر تین حروف
متوالی اور چہارم ساکن ہو تو صغرے جیسے صنما اور اگر پانچ حرف متحرک متوالی و پنجم ساکن ہو تو کبری کہتے ہیں جیسے
لفظ شکنمش فارسی میں فاصلے کی مثال اردو میں مسموع نہیں بعض فاصلۂ صغرا کو فاصلہ بصاد مہملہ اور فاصلہ کبرے کو
فاضلہ بضاد معجمہ کہتے ہیں اور بعض دونوں کو بضاد معجمہ بولتے ہیں مع قید صغرے و کبرے اور بعض فاصلے کا کچھ وجود
نہیں رکھتے ہیں کیونکہ فاصلہ صغرے اجتماع سبب ثقیل اور خفیف کا ہے اور کبرے اجتماع سبب ثقیل اور وتد مفروق کا ہے
و بعض عروضیان پارسی سبب و وتد و فاصلہ تینوں کو تین قسم کہتے ہیں سبب خفیف و ثقیل و متوسط و وتد مجموع
و مفروق و کثرت فاصلہ صغرے و کبرے و عظمے مثال سبب متوسط - یار - یعنی ایک متحرک دو ساکن و وتد کثرت
دو متحرک دو ساکن جیسے - جہان - فاصلہ عظمے پانچ حرف متحرک متوالی ایک ساکن جیسے بعظمتش اسکی مثال اردو
میں نہیں کی شعراے قدیم نے اصول سہ گانہ میں اشعار مفرد کہے یعنے شعر میں صرف سبب یا صرف وتد یا صرف فاصلہ
آوے لیکن جب وہ پسند طبائع نہ ہوئے اسکو چھوڑ کر اصول سہ گانہ کو باہم ترکیب دیکر ارکان مذکور اور اوزان
ایجاد کئے اور واضح ہو کہ فعولن مرکب ہے وتد مجموع سے مقدم سبب خفیف پر اور فاعلن بالعکس اسکے اور مفاعیلن
وتد مجموع سے مقدم دو سبب خفیف پر اور مستفعلن بالعکس اور مفعولات دو سبب خفیف سے مقدم وتد مفروق پر
اور فاع لاتن منفصل بالعکس اور مس تفع لن منفصل وتد مفروق سے درمیان دو سبب خفیف کے اور فاعلاتن
وتد مجموع سے درمیان دو سبب خفیف کے اور مفاعلتن وتد مجموع سے مقدم فاصلہ صغراے پر اور متفاعلن
بالعکس اسکے اور ۱۵ بحر ایجاد خلیل یہ ہیں - ہزج[1] - رجز[2] رمل[3] منسرح - مضارع - مقتضب[7] - مجتث - سریع[8] - خفیف[9] طویل
مدید[11] - بسیط[12] - وافر[13] - کامل[14] - تقارب[15] پھر بحر متدارک ابوالحسن اخفش نے ایجاد کی اخفش کے یوسف عروضی

نیشا پوری نے بحر قریب نکالی پھر کسی شخص نے مشاکل نکالی بعدہ بزرجمہر وزیر نوشیروان نے جدید جسکو غریب بھی کہتے ہین ایجاد کی سوا اسکے عریض عمیق صریم کبیر ذلیل قلیب حمید صغیر ضمیم سلیم حمیم نفث زلل اور قریب موضح

مرکن بحور مخترعہ متاخرین ہین بیان صرف بحور اصل کا بیان کیا جاتا ہی پس انمین سے سات بحرین مفرد ہین یعنی تکرار ایک رکن سے حاصل ہوتی ہین اول وافر اور اسمین بیت آٹھ مفاعلتن سے تمام ہوتی ہی اور کامل مین آٹھ متفاعلن سے اور ہزج مین آٹھ مفاعیلن سے اور رجز مین آٹھ مستفعلن سے اور رمل مین آٹھ فاعلاتن سے اور متقارب مین آٹھ فعولن سے تمام ہوتی ہی اور متدارک آٹھ فاعلن سے - اور بارہ بحرین مرکب ہین یعنے تکرار دو رکن حاصل ہوتی ہین اول طویل اسمین بیت چار فعولن مفاعیلن سے اور مدید مین چار فاعلاتن فاعلن سے اور بسیط مین چار مستفعلن فاعلن سے اور سریع مین دو مستفعلن مستفعلن مفعولات سے اور خفیف مین دو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن سے اور منسرح مین چار مستفعلن مفعولات سے اور مجتث مین چار مس تفع لن فاعلاتن سے اور مضارع مین چار مفاعیلن فاع لاتن سے اور مقتضب مین چار مفعولات مستفعلن سے تمام ہوتی ہی - اور واضح ہو کہ اوزان مذکورۂ بالا بطور اصل کے ہین اور انکو عالم کہتے ہین اور یہ بسبب الحاق زحاف کے جسکا بیان آگے آئیگا بہت قسم ہو جاتی ہین جسمین زحاف ہوتا ہی اسکو مزاحف کہتے ہین اور جس بیت مین آٹھ رکن ہوتے ہین اسکو مثمن اور جسمین چھ ہون اسکو مسدس کہتے ہین اور یہی دو مستعمل شعراے عجم ہین باقی مربع و مثلث و مثنے و موحد مخصوص عرب ہی اور متاخرین نے بعض بحور کو دس سولہ بتیس رکن کا بھی کیا ہی اور اشعار مثمن و مسدس وغیرہ دو حصے ہوتے ہین ہر حصے کو مصرع کہتے ہین اور مصرع اول کے رکن اول کو صدر اور رکن آخر کو عروض اور مصرع دوم کے رکن اول کو ابتدا و مطلع اور رکن آخر کو ضرب و عجز اور باقی ارکان ہر دو مصاریع کو حشو کہتے ہین اور مربع مین حشو نہین ہوتا اور مثلث اور مثنے کو بعض بمنزلہ مصرع اول کے خیال کرتے ہین رکن اول کو صدر آخر کو عروض اور بعضے بمنزلہ مصرع دوم رکن اول کو ابتدا و مطلع آخر کو ضرب و عجز بولتے ہین اور رکن وسط مثلث کو حشو کہتے ہین اور بحر خفیف و سریع مسدس الاصل ہین یعنے مثمن نہین آتی اور بحور مثمن الاصل کو اگر مسدس لادین اسکو مجزو کہتے ہین

فصل دوم انفکاک بحور مین واضح ہو کہ بسبب حاصل ہونے ارکان عشرہ مذکورہ کے بعد گرسے باعتبار
تقدیم و تاخیر اسباب و اوتاد و فواصل کے [illegible] سے حاصل ہو سکتے ہین مثلاً رکن مفاعیلن کو اگر عکس کرو
تو مستفعلن ہوتا ہی اور اگر وتد کو [illegible] کے لاؤ تو فاعلاتن ہوتا ہی اور واسطے انفکاک بحور کے
خلیل نے پانچ دائرہ ایجاد کیے ہین اول دائرہ [illegible] بحر [illegible] و بسیط اُس سے استخراج ہین یعنی اگر فعو سے شروع
کرین طویل حاصل ہوتی ہی اگر لن سے شروع کرین تو لن مفاعیلن [illegible] بروزن فاعلاتن فاعلن بحر مدید حاصل
ہوتی ہی اگر عیلن سے آغاز کرو تو عیلن فعولن مفا بروزن مستفعلن فاعلن بحر بسیط ہی دوم دائرہ موتلفہ بحر کامل
و وافر اس سے مستخرج ہین اگر متفا سے شروع کرین کامل اگر علتن سے شروع کرین بحر وافر حاصل ہوتی ہی۔
سوم دائرہ مجتلبہ بحر ہزج رمل رجز اس سے حاصل ہوتی ہی اگر مفا سے شروع کرین ہزج اگر عیلن سے تو رجز
اگر لن سے تو بحر رمل حاصل ہوگی چہارم دائرہ مشتبہہ بحر سریع اور منسرح و خفیف و مضارع و مجتث و مقتضب
اسی دائرہ سے مستخرج ہین بشرطیکہ منسرح وغیرہ مثمن کو بھی مسدس اعتبار کرین پس اگر مستفعلن اول سے شروع
کرین بحر سریع اگر دوم سے تو منسرح مسدس اگر تفعلن دوم سے بحر خفیف اگر علن دوم سے تو مضارع مسدس
اگر مفعولات سے تو مقتضب مسدس اگر عولات سے شروع کرین بحر مجتث مسدس حاصل ہوتی ہی اور اس دائرہ
سے ظاہر ہی کہ مس تفع لن بحر خفیف و مجتث مین اور فاع لاتن بحر مضارع مین منفصل ہی کیونکہ تفع اور فاع
انفکاک مین مقابل لات کے واقع ہین او بحر جدید قریب مشاکل بھی اسی دائرے سے ہین اگر تفعلن اول سے
شروع کیجئے جدید اگر علن اول سے تو قریب اگر لات سے تو بحر مشاکل ہوتی ہی۔ پنجم دائرہ منفردہ کہ اُس
سے صرف بحر متقارب حاصل ہوتی ہی اور اخفش نے متدارک اُسی دائرے سے استخراج کر کے نام دائرہ کا متفقہ رکھا
واضح ہو کہ بعض اہل عروض نے دائرہ مشتبہہ کو بصورت دیگر لکھا ہی اور اُس سے صرف چار بحر مثمن الاصل ہی
نکالی ہین مگر مزاحف اور ایک دائرہ جدید مسمی بہ منتزعہ ایجاد کر کے اس سے بحر سریع و خفیف اور تین بحور مجددہ
یعنے قریب و جدید و مشاکل کو کہ سب مسدس ہین استخراج کیا ہی مگر مزاحف سب دائروں کی شکل ذیل مین درج ہی
اور خاکسار نے انفکاک دوائر سمجھنے کے لئے سات مصرع مندرجہ ذیل موزون کر کے دوائر پر لکھدیے ہین
مرا دل مجھے اے بت خدا کے لئے دیدے + ہوس نہ گئی جلن نہ گئی ترپ نہ مٹی تپش نہ مٹی + مرا وہ یار سنگین
دل ستمگر آفت جان ہی + دیدے صنم دیدے بوسہ دیدے صنم + مرا دلربا مجھسے ناحق خفا ہی + تجھے خدا کی قسم
تو مجھکو دیدے مرا دل + نہ ہوا اب تو تجھسے دل ہی مرا خوش +

نقص عبارت اجتماع عصب وکف سے ہی پس مفاعلتن مفاعیل ہوجاتا ہی اور مخصوص بحر وافر ہی اور صاحب
حدائق البلاغت نے نقص کی تعریف وہ لکھی ہی جو خزل کی لکھی گئی اور داخل زحاف ہی **تشعیث** اور وہ
عبارت اسقاط ایک متحرک وتد مجموع فاعلاتن سے ہی بقول بعض عین ساقط ہوتا ہی اور بقول بعض لام اور بقول
بعض ساکن وتد مجموع یعنی الف کو ساقط کرکے ماقبل کو ساکن کردیتے ہین اور بقول بعض بعد خبن کے عین کو ساکن
کردیتے ہین چارون صورت مین منقول مفعولن سے ہوتا ہی اور یہ مدید اور خفیف اور رمل اور مجتث مین آتا ہی مضارع
مین نہین آتا کیونکہ اسمین وتد مجموع نہین ہی وتد مفروق ہی اور اکثر آخر مصرع مین آتا ہی **معاقبہ** دو سبب
خفیف کہ کسی شعر مین مجتمع ہون انکا زحاف سے سلامت رکھنا بطور جواز یا ایک سلامت رکھنا بطور وجوب
اور یہ اجتماع دو سبب کا خواہ از روے وضع رکن کے ہو جیسے مستفعلن و مفاعیلن مین خواہ زحاف سے جیسے
مستفعلن کہ متفاعلن سے بعمل اضمار حاصل ہوتا ہی اور مفاعلتن عصب سے مفاعیلن ہوجاتا ہی خواہ دو ارکان
کے اتصال سے مثلاً بحر رمل مین فاعلاتن فاعلاتن پس یا ہر دو سبب متصلہ کو سالم رکھو یا نون سبب اول کو کف سے ساقط
کرکے فاعلات فاعلاتن کہو یا الف سبب ثانی کو خبن سے دور کرکے فاعلاتن فعلاتن پڑھو اور یہ نہین جائز ہی
کہ نون والف دونون معاً دور کرکے فاعلات فعلاتن پڑھو کیونکہ اس صورت مین تفعلا فاصلہ کبرے کہ اہل عروض
ثقیل سمجھتے ہین پیدا ہوجائیگا اور معاقبہ مدید و منسرح و رمل و وافر و ہزج و خفیف و طویل و کامل و مجتث
مین واقع ہوتا ہی اور کامل و وافر مین بشرطیکہ مضمر و معصوب ہو واقع ہوگا مراقبہ معاً حذف نہ کرنا دو
سبب خفیف کا مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن سے مشاکل و قریب و جدید مین مراقبہ لازم ہی سریع و
منسرح مین اکثر واقع ہوتا ہی اور خفیف مین جائز ہی مکانفہ بحر سریع و منسرح و بسیط و رجز مین تین حالت
جائز رکھنا یعنے ان بحور مین جائز ہی کہ دونون سبب خفیف کو معاً سلامت رکھین یا معاً حذف کردین یا ایک کو
سلامت رکھین ایک کو ساقط کردین —

قسم سوم علل کے بیانمین یعنے تغیرات سواے زحاف وہ تین قسم ہین اول وہ کہ آخر رکن مین زیادہ
کرین تین ہین اذالہ وہ ہی کہ الف وتد مجموع مین کہ آخر رکن کے ہو قبل از ساکن زیادہ کرین پس متفاعلن
متفاعلان اور فاعلن فاعلان اور مستفعلن مستفعلان ہوتا ہی اور یہ رجز و متدارک و بسیط
و کامل و سریع و منسرح و مقتضب مین آتا ہی اور عروض و ضرب مین اکثر واقع ہوتا ہی اور حشو مین شاذ
اور صدر و ابتدا مین ممنوع **تسبیغ** یا اسباغ وہ ہی کہ سبب خفیف مین کہ آخر رکن کے واقع ہو

قبل ساکن کے رسعت لائین پس مفاعیلن مفاعیلان اور فعولن فعولان اور فاعلاتن متصل یا منفصل فاعلاتان منقول ہے۔ فاعلیان بہ تشدید یا اور بحر ہزج و رمل و مضارع و خفیف و متقارب و مدید و طویل و مجتث مین ممکن الوقوع ہے اور آخر مصرع مین آتا ہے ترفیل ؔ وتد مجموع آخر رکن مین کہ عروض و ضرب مین واقع ہو سبب خفیف زیادہ کرنا پس متفاعلن متفاعلتن منقول بہ متفاعلاتن اور مستفعلن مستفعلتن منقول بہ مستفعلاتن اور فاعلن فاعلتن منقول بہ فاعلاتن ہوجاتا ہے اور یہ فارسی اردو مین نادر الوقوع ہے عربی مین مخصوص بحر کامل ہے اور رجز مین بھی آتا ہے اور جو اول رکن مین زیادہ کرین خزم ؔ ایک یا دو یا تین یا چار حرف زیادہ کردینا اول مصرع مین اور اسکو تقطیع مین شمار نہین کرتے اور یہ مخصوص اشعار عرب سے قدماے فارسی ایک حرف زیادہ لے آتے تھے مگر متاخرین فارسی اور اردو مین متروک اور جو آخر ارکان سے ساقط ہوتے ہین نو ہین حذف ؔ عبارت ہے اسقاط سبب خفیف سے آخر رکن سے پس فعولن فعو منقول بہ فعل مفاعیلن مفاعی منقول بہ فعولن فاعلاتن فاعلا منقول بہ فاعلن ہوتا ہے اور حذف رمل و طویل و متقارب و مضارع و مجتث و مدید و ہزج و خفیف مین واقع ہوتا ہے قطف ؔ عبارت ہے اجتماع عصب و حذف سے پس مفاعلتن مفاعل منقول بہ فعولن حاصل ہوتا ہے اور مختص بحر وافر ہے قصر ؔ عبارت اسقاط ساکن سبب سے کہ آخر رکن کے ہو اور اسکان ماقبل سے ہے پس مفاعیلن مفاعیل بسکون لام اور فاعلاتن متصل یا منفصل فاعلات بسکون آخر یا فاعلان اور فعولن فعول اور مس تفع لن منفصل مستفعل منقول بہ مفعولن ہوجاتا ہے اور بحر طویل و مدید و ہزج و رمل و متقارب و مضارع و خفیف و مجتث مین واقع ہوتا ہے قطع ؔ عبارت اسقاط ساکن وتد مجموع سے کہ آخر رکن کے ہو اور اسکان ماقبل سے ہے پس مستفعلن مستفعل منقول بہ مفعولن فاعلن فاعل منقول بہ فعلن بسکون عین متفاعلن متفاعل منقول بہ فعلاتن بکسر عین ہوتا ہے اور قطع فاعلاتن متصل مین اسطرح ہوتا ہے کہ سبب خفیف آخر کو دور کرین اور ساکن وتد مجموع کو بھی دور کرکے ماقبل کو ساکن کرین پس فاعل منقول بہ فعلن رہتا ہے اور یہ بحر رجز و کامل و رمل و متدارک و بسیط و مدید و سریع و مقتضب مین آتا ہے اور خفیف و مجتث مین صرف رکن فاعلاتن مین آتا ہے حذذ ؔ عبارت اسقاط وتد مجموع سے ہے آخر رکن سے پس مستفعلن مستف اور فاعلن فا اور متفاعلن متفا اول منقول بہ فعلن بسکون عین دوم بہ فع سیوم بہ فعلن بتحریک عین ہوا اور یہ بحر کامل و رجز و بسیط و متدارک مین اکثر آتا ہے باقی بحور مین جیسے مستفعلن متصل

واقع ہو شتاذ صلم عبارت اسقاط وتد مفروق سے ہے رکن مفعولات سے پس مفعو منقول بہ فعلن بسکون
عین رہا وقف عبارت ہے اسکان تا سے مفعولات سے اور نقل بہ مفعولان سے کسف عبارت
ہے اجتماع وقف وکف سے مفعولات میں پس مفعولا منقول بہ مفعولن ہوا اور صلم و وقف وکسف
تینوں بحر سریع و منسرح و منقضب میں آتے ہیں بتر اجتماع حذف وقطع کا ہے یا ثلم وحذف کا
فعولن میں ہر دو صورت فع رہا اور اجتماع قطع اور حذف کا فاعلاتن میں فاعل منقول بہ فعلن اور
اجتماع خرم او جب کا مفاعیلن میں فا منقول بہ فع حاصل ہوا اور یہ بحر تقارب و طویل و ہزج و رمل
و مضارع و مجتث و خفیف میں آتا ہے - بیان خرم و جب کا آگے آئیگا ، در جو اول رکن سے ساقط ہوتے
ہیں وہ یہ ہیں خرم عبارت ہے اسقاط حرف اول وتد مجموع سے کہ اول رکن میں واقع ہو جیسے مفاعیلن میں
فاعیلن منقول بہ مفعولن ہوا اور یہ تغیر جب مفاعیلن میں ہوتی ہے اسکو خرم ہی کہتے ہیں اور بحر ہزج و مضارع
میں واقع ہوتا ہے ورنہ جب اور کسی رکن میں واقع ہوتا ہے تو کسی لقب خاص سے کہا جاتا ہے چنانچہ جب فعولن
میں صرف خرم کریں اسکو ثلم کہتے ہیں اور اگر خرم کو قبض کے ساتھ جمع کریں اسکو ثرم جیسا کہ فعولن میں خرم کریں
عولن منقول بہ فعلن بسکون عین حاصل ہوتا ہے ثرم عبارت اجتماع قبض و خرم سے ہے فعولن میں پس عول
منقول بہ فعل بضم لام رہا یہ دونوں تغیر طویل و متقارب میں واقع ہوتے ہیں شتر اجتماع خرم و قبض کا ہے مفاعیلن
میں پس فاعلن حاصل ہوا خرب اجتماع خرم وکف کا ہے مفاعیلن میں پس فاعیل منقول بہ مفعول بضم لام
رہا شتر و خرب دونوں ہزج و مضارع میں واقع ہوتے ہیں عضب مفاعلتن میں خرم کرنا فاعلتن
منقول بہ مفتعلن ہوا قصم اجتماع خرم اور عصب بصاد مہملہ کا ہے مفاعلتن میں پس فاعلتن منقول بہ مفعولن
جمم اجتماع عقل و خرم کا مفاعلتن میں پس فاعلن ہوا عقص اجتماع خرم و نقص کا ہے مفاعلتن میں
پس فاعلت منقول بہ مفعول بضم لام رہا عضب و قصم و جمم و عقص مخصوص بحر وافر میں رفع اسقاط ایک
سبب کا اس رکن سے جسکے اول دو سبب واقع ہوں چنانچہ مستفعلن تفعلن منقول بہ فاعلن اور مفعولات
عولات منقول بہ مفعول ہو ، و یہ بحر منسرح و رجز میں آتا ہے -
قسم چہارم ۔ مرکبات جدید ہ میں یعنی جو متاخرین نے بعد خلیل کے استخراج کیے جب اسقاط دو سبب
خفیف کا ہے آخر مفاعیلن سے پس مف منقول بہ فعل رہا اور مخصوص ہزج ہے ہتم اجتماع حذف و قصر کا ہے مفاعیلن
میں پس مفاع منقول بہ فعول ہے لیکن [illegible] ہوا زلل اجتماع خرم و ہتم کا ہے مفاعیلن میں فاع رہا یہ تینوں ہزج

ومضارع مین واقع ہوتے ہین تخنیق اجتماع خبن و قطع کا ہے بیت مستفعلن فعولن بروزن فعلن فعل ہوگیا جحف یہ

کہ اول فاعلاتن کو خبن کیا فعلاتن رہا پس فعلا کہ فاصلہ صغریٰ ہے ہر دو رکن تن ہا منقول بہ فع ہوا ربع

اجتماع خبن و قطع کا ذوفاعلاتن مین بعد خبن فعلاتن بعد قطع فعل ہا بسکون لام رمل ومضارع مین آتا ہے

جذع اسقاط دونون سبب خفیف مفعولات کا اور اسکان تا کا پس لات منقول بہ فاع رہا نحر مفعولات مین

بعد جدع کے دور کردینا الف کا فاع مین سے فع رہا اور یہ دونون بحر سریع و منسرح و مقتضب مین آتے

ہین کشف اجتماع طی و کسف کا مفعولات مین پس مفعلا منقول بہ فاعلن ہوا طمس عبارت ہے اسقاط عین مع ہر دو

سبب خفیف کے فاع لاتن منفصل سے فا منقول بہ فع رہا عرج عبارت حذف حرکت دوم وتد مجموع سے مستفعلن

مین کہ منقول بہ مفعولان ہوجاتا ہے مقطوع مسبغ کہنے کی حاجت نہین رہتی رجز و بسیط مین آتا ہے سلخ

عبارت ہے اسقاط ہر دو سبب خفیف آخر فاع لاتن منفصل سے اور ساکن کرنا عین متحرک کا کہ فاع یا [illegible]

تین حرف متحرک متوالی مین حرف اوسط کا ساکن کرنا کیونکہ شعراے فارسی و اردو حرف وسط

کو ساکن کردیتے ہین اور فعلن مکسور العین کے بجاے فعلن ساکن العین لاتے ہین مگر اختلاف وزن

وغیرہ کوئی وجہ مانع ہو تو وہان بچاہیے۔

قسم پنجم اس ذکر مین کہ ہر ایک رکن مین کون کون تغیرات واقع ہوتے ہین اور فروع ہر رکن کے کسقدر

ہین زحاف مفاعیلن کے تیرہ ہین قبض کف خرم خرب بتر شتر حذف قصر ہتم جب زلل تسبیغ اذالہ۔ اور

فروع سترہ مقبوض مفاعلن مکفوف مفاعیل بضم لام اخرم مفعولن اخرب مفعول بضم لام ابتر فع

اشتر فاعلن محذوف فعولن مقصور مفاعیل بسکون لام اہتم فعول بسکون لام مجبوب فعل ازل فاع

مسبغ مفاعیلان مقبوض مذال مفاعلان اخرم مقصور مفعول بسکون لام اخرم مسبغ مفعولان اشتر مذال

فاعلان محذوف مسبغ فعولان زحاف فاعلاتن گیارہ ہین خبن کف شکل قطع حذف قصر تشعیث

جحف تسبیغ بتر ربع فروع سولہ ہین مخبون فعلاتن بکسر عین مکفوف فاعلات مضموم یا مشکول فعلات

بکسر عین وضم تا مخبون محذوف فعلن بکسر عین محذوف فاعلن مقصور فاعلات یا فاعلان مشعث مفعولن

مجحوف فع مسبغ فاعلیان ابتر یا مقطوع یا مشعث محذوف فعلن بسکون عین مربوع فعل

بفتحتین مقصور مخبون فعلان بکسر عین مقطوع مسبغ یا ابتر مسبغ فعلان بسکون عین مجحوف مسبغ فاع

مخبون مسبغ فعلیان مشعث مسبغ مفعولان زحاف مستفعلن گیارہ ہین خبن طی خبل قطع خلع

حذذ واذاله رفع ترفیل قصر عرج فروع اٹھارہ مجنون مفاعلن مطوی مفتعلن مخبول فعلتن مقطوع
مفعولن مخلع فعولن محذوذ فعلن بسکون عین مذال مستفعلان مرفوع فاعلن قل مستفعلاتن مجنون مذال مفاعلان
مطوی مذال مفتعلان مرفوع مذال فاعلان محذوذ محذوف فع مخبول مذال فعلتان مجنون مرفل مفاعلاتن مطوی
مرفل مفتعلاتن اخذ مقصور فاع اعرج مفعولان زحاف مفعولات دس ہیں خبن طی وقف کسف صلم رفع خبل جدع
نحر کشف بشین معجمہ اور فروع سولہ ہیں مخبون مفاعیل بضم اللام مطوی فاعلات بضم التاء موقوف مفعولان مکسوف
مفعولن اصلم فعلن بسکون عین مرفوع مفعول بضم لام مخبول فعلات بضم تا مجدوع فاع منحور فع مخبون
موقوف مفاعیل بسکون لام مطوی موقوف فاعلات بسکون تا مکشوف بشین معجمہ فاعلن مخبول موقوف فعلات
بسکون تا مخبول مکسوف فعلن بکسر عین مخبون مکسوف فعولن مکشوف مذال فاعلان زحاف مفاعلتن
اٹھ ہیں عصب عضب عقل قطف قصم جمم عقص نقص فروع اٹھ ہیں معصوب مفاعیلن اعضب مفتعلن معقول مفاعلن
مقطوف فعولن اقصم مفعولن اجم فاعلن اعقص مفعول منقوص مفاعیل زحاف متفاعلن سات ہیں اضمار
وقص قطع جزل حذذ اذاله ترفیل فروع سترہ ہیں مضمر مستفعلن موقوص مفاعلن مقطوع فعلاتن مخزول
مفتعلن اخذ فعلن بکسر عین مذال متفاعلان مرفل متفاعلاتن اخذ مضمر فعلن بسکون عین مقطوع مضمر مفعولن
اخذ مذال فعلان بکسر عین احذ مضمر مذال فعلان بسکون عین مخزول مذال مفتعلان مضمر مذال مستفعلان
مضمر مرفل مستفعلاتن موقوص مذال مفاعلان موقوص مرفل مفاعلاتن مخزول مرفل مفتعلاتن زحاف
فعولن کے سات ہیں قبض قصر حذف ثلم ثرم بتر تسبیغ فروع آٹھ ہیں مقبوض فعول بضم لام مقصور
فعول بسکون لام محذوف فعل بسکون لام اثلم فعلن اثرم فعل بضم لام ابتر فع مسبغ فعولان اثلم مسبغ فعلان بسکون
عین زحاف فاعلن کے چھ ہیں قطع خبن خلع حذذ ترفیل اذاله فروع آٹھ ہیں مقطوع فعلن بسکون
عین مخبون فعلن بکسر عین مخلع فعل بفتح عین وسکون لام محذوذ فع مرفل فاعلاتن مذال فاعلان مخبون مذال
فعلان مقطوع مذال فعلان زحاف فاع لاتن منفصل کے چھ ہیں کف قصر حذف تسبیغ شلح طمس
فروع بھی چھ ہیں مکفوف فاعلات بضم التاء مقصور فاعلات ساکن الآخر محذوف فاعلن مسبغ فاع لاتان
مسلوخ فاع مطموس فع زحاف مس تفع لن منفصل کے تین ہیں خبن قصر شکل فروع چار
ہیں مخبون مفاعلن مقصور مفعولن مشکول مفاعل بضم لام مجنون مقصور فعولن ۔

فصل چہارم تقطیع کے بیان میں تقطیع اصطلاح میں وہ ہے کہ اجزاے شعر کو اجزاے ارکان

صاف یون ہی + آخر مصرع مین واقع ہو تو بجاے حرف شمار مین آتی ہی - ولہ شعر نالنگا کا عذروات خامہ
انکا بہ گھیین سکے نہ نامہ + او - بحالت اضافت مین ہمزۂ ملینہ سے بدل جاتی ہی تب حرف کے شمار مین آتی ہی اور
بحالت اشباع اضافت و حرف کے شمار مین آتی ہی جیسے ع نالۂ دل عرش پر پہونچا مرا + ع نالۂ دل عرش تک
پہنچا مرا + ششم نون غنہ بعد حرف علت جیسے آسمان کہین کہون دیین دون جہان زمین وغیرہ مین البتہ
اگر آخر مصرع مین ہوگا بجاے حرف ساکن گنا جائیگا - ناسخ شعر رفعت کبھی کسیکی گوارا یہان نہین - جس سر
زمین کے ہم ہین وہان آسمان نہین + قاعدۂ دیگر جب کوئی دو حرف ساکن سواے نون غنہ بعد
حرف علت کے وسط مصرع مین واقع ہون تقطیع مین ساکن دوم متحرک کیا جاتا ہی مگر آخر مصرع
مین دونون بحال رہتے ہین - غالب شعر خون ہی دل خاک مین احوال بتان پر یعنی + اُنکے ناخن ہوے
محتاج حنا میرے بعد + حرف کاف لفظ خاک کا متحرک ہوگا اور دال لفظ بعد کا بحال رہیگا اور اگر تین ساکن
جمع ہون پس اگر وسط مصرع مین ہین تو اول کو بحال دوسرے کو متحرک تیسرے کو ساقط کرتے ہین
اور اگر آخر مصرع مین تو ایک کو ساقط باقی کو بحال ع ہی دوست وہ جو دوست کی خاطر جلائے دل
غالب شعر آمد خط سے ہوا ہی سرد جو بازار دوست + دود شمع کشتہ تھا شاید خط رخسار دوست + الفاظ
جو اوپر لکھے گئے بطور نمونے کے تھے اسی طرح جاننا چاہئیے کہ حروف ملفوظ معتبر اور غیر ملفوظ ساقط
ہوتے ہین اب ایک شعر کی تقطیع بطور مثال لکھی جاتی ہی - میر حسن شعر کرون پہلے توحید یزدان رقم +
جھکا جسکے سجدے کو اول قلم + بر وزن فعولن فعولن فعولن فعل ہی اسطرح کرو یہ فعولن لتوحی فعولن یزدا
فعولن رقم فعل + جھکا جس فعولن کسجدے فعولن کو اول فعولن قلم فعل + اور یاد رہے کہ تقطیع مین
جاننا بحور اور ارکان کا ضرور ہی تاکہ تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی مین تمیز ہو مثلاً ع نہو اُس سے
مایوس امیدوار + کہ بحر تقارب مین بر وزن فعولن فعولن فعولن فعول ہی وزن غیر حقیقی مین بھی
یون تقطیع ہو سکتا ہی - نہو اُس فعولن سمایوس مفاعیل امیدوار مستفعلان اور جب ایک بحر دوسری
بحر کے ساتھ مشتبہ ہو تو جس سے بلا تکلف حاصل ہو اُس بحر سے سمجھنا چاہئیے - طالب شعر - دانہ مر
گھر سے جب ضم ہوا + ستم ہوا ستم ہوا ستم ہوا + کہ تقطیع اُسکی چھ مفاعلن سے ہی اگر مفاعلن کو منقول
مستفعلن مخبون کا سمجھین بحر رجز مسدس مخبون ہوگی - اور اگر مفاعیلن مقبوض اعتبار کرین بحر
ہزج مسدس مقبوض ہوگی لیکن مفاعلن مستفعلن سے بعد نقل حاصل ہوتا ہی اور مفاعیلن مقبوض سے

بدون نقل لہذا اسکو بحر ہزج سے سمجھنا بہتر ہے

فصل پنجم مثال بحور اور اوزان مستعملۂ شعراے اردو مین واضح ہو کہ بحور دائرہ مختلفہ یعنی طویل و مدید و بسیط و بحور دائرہ موتلفہ یعنی وافر و کامل مستعمل شعراے عجم نہین اور شاذ و نادر عرب نہین اور دائرہ مشتبہہ مین سے مقتضب کم مستعمل ہے۔ **بحر ہزج مثمن سالم** مفاعیلن آٹھ بار۔ ناسخ شعر مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا + اس وزن مین اگر کوئی رکن سالم اور کوئی مسبغ لائین تو جائز ہے۔ لطف شعر دکھا دین بے ستون چرخ کا عالم تجھے فرہاد + جو ملجاے نہین بھی کارفرما کوئی شیرین سا + **مثمن مقبوض** مفاعلن آٹھ بار۔ بہادر سنگہ کام بدایونی شعر یہ تھوڑی تھوڑی مرے دے گلابی موڑ موڑ کر + بھلا ہو تیرا ساقیا پلا دے خم نچوڑ کر + **مثمن اخرب** مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن۔ امانت شعر چھوٹا ہے جہان کو مین سرشار اسے کہتے ہین + مستی سے نہین غافل ہشیار اسے کہتے ہین + **مثمن اخرب مکفوف مقصور** الآخر یا **محذوف** الآخر مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل۔ یا فعولن اجتماع دونون وزن کا ایک شعر مین جائز ہے ذوق شعر ہے بادہ کشون کے لئے اک غیب سے تائید + زاہد جو دعا مانگتا بار انکے لیے ہے + اس وزن مین اگر صدر یا ابتدا اخرم اور اسکے بعد اخرب یعنی مفعولن مفعول لاوین تو جائز ہے ظفر شعر یعنی مخرومین سے رکھ اپنے ظفر کو + محتاج نہ کر حیدر کرار کسیکا + **مثمن مقصور محذوف** مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن۔ لمولفہ شعر اگر دل ہے ترا صاف تو کیون مجھسے خفا ہے + مجھے صاف یہ بتلا دے کہ کیا میری خطا ہے + اس وزن مین اگر سب مفاعیل آوین جائز ہے اور اگر بجاے مقصور کے مکفوف یعنی مفاعیل بضم لام آئے جائز ہے جیسے مثال مذکور مین باقی اوزان ہزج مثمن کے رباعی کی بحث مین درج ہین۔ **مسدس مقصور العروض والضرب یا محذوف الاخیرین** یعنی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن اجتماع ان دونون کا ایک شعر مین جائز ہے۔ راحت شعر شب فرقت مین بیتابی سے ہر دم + جلا کرتا ہون مثل شمع کافور + **مسدس مقصور محذوف** مفاعیل مفاعیل فعولن۔ ہوشیار شعر ہموار سنگ شکر کا ہے ترا لب + کری کا مسیحا ہے ترا لب + اگر سب مفاعیل آوین تو جائز ہے **مسدس اخرب مقبوض محذوف** الآخر یا **مقصور** الآخر و **مسدس اخرم اشتر محذوف** یا **مقصور** الآخر یعنی مفعول مفاعلن فعولن + یا مفاعیل و مفعولن فاعلن فعولن یا مفاعیل اجتماع

۸۵

ان چارون کا جائز ہی نسیم شعر انسان کا سرود و رقص کیا ہی + پریون کا ناچ دیکھتا ہی + ولہ شعر خالق نے دیے تھے چار فرزند + دانا عاقل ذکی خردمند + مصرع اول و دوم و سوم و چہارم وزن اول و سوم و دوم و چہارم پر ہی بحر رجز مثمن سالم مستفعلن آٹھ بار - ناسخ شعر زندان مین بھی کوچہ اس یار آتا ہی نظر + بلبل قفس مین ہی دسے گلزار آتا ہی نظر + مثمن مطوی مخبون مفتعلن مفاعلن چار بار - جرأت شعر پھرتا ہون تجھ بغیر مین ہو کے دوانہ ہو بہو + شہر بشہر دہ بدہ خانہ بخانہ کو بکو + بحر رمل مثمن سالم فاعلاتن آٹھ بار - ظفر شعر ہم ظفر ہین او سیہ بختون خوار و رسوا نزار و محزون + وہ یہ مانے یا نہ مانے وہ یہ جانے یا نہ جانے + مثمن مخبون فعلاتن آٹھ بار - ظفر شعر پڑے دنیا یونہین بک بک کے عبث جان کھپائی + نہ دیا منزل عقبے کا مجھے رستہ دکھائی + اس مین اگر صدر و ابتدا سالم آوے تو جائز ہی مثمن محذوف یا مقصور - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلات منیر شعر اس طرح دلکو محبت تجھ سے ہی ای شعلہ رو + جسطرح آتش سے رکھتا ہی سمندر اختلاط عروض محذوف ضرب مقصور ہی - مثمن مشکول فعلات فاعلاتن چار بار انشا شعر مجھے کیون نہ آئے ساقی نظر آفتاب الٹا + کہ پڑا ہی آج خم مین قدح شراب الٹا مثمن مخبون مقصور یا محذوف یا مسبغ مقطوع یا ابتر یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات یا فعلن بکسر عین یا فعلان بسکون عین یا فعلن بسکون عین - لا اعلم شعر گر اٹھا بے مزے مدفن پہ وہ تکبیر کے ہاتھ چومتا ہون اس بت رعنا کے کفن چیر کے ہاتھ + ذکی شعر شہر سے گاہ نکل جاتا ہون صحرا کی طرف صورت سیل کبھی جاتا ہون دریا کی طرف ولہ شعر راہ پر لائیے جسکو وہی رہزن ہو جائے + دوستی کیجئے جس سے وہی دشمن ہو جائے + جرأت شعر چین اس دل کو نہ تاک آن ترے بن آیا + دن گیا رات ہوئی رات گئی دن آیا + ان چارون کا اجتماع جائز ہی اور ان مین اگر صدر و ابتدا مثل حشو کے مخبون آجائے تو جائز ہی - امانت شعر نہ کسی مجبر لطافت پہ کرے چشم کو وا + حلقہ گیسوے محبوب ہی گرداب بلا + صدر مخبون ہی مسدس مقصور یا محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلات + یا فاعلن اجتماع جائز ہی غالب شعر پھر ہوا مد حت طرازی کا خیال + پھر مہ و خورشید کا دفتر کھلا + مسدس مخبون مقصور یا محذوف یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلات - یا فعلن غالب شعر کچھ تو دے اے فلک نا انصاف + آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی + اور عروض و ضرب اگر ابتر یا مسبغ مقطوع لائین

له بعض شعراے فارسی نے اس کو مفاعلن مستفعلن کیا

بحر سریع

صدر و ابتدا بھی اگر مجنون لائین جائز ہی ولہ شعر قطعہ مجھے تعلق ہمسے + کچھ نہین ہر تو عداوت ہی سہی

عروض ابتر ہی - ولہ شعر غلطی ہاے مضامین مت پوچھ - لوگ نالے کو رسا باندھتے ہین + صدر مجنون اور

ضرب سبغ مقطوع ہی - بحر سریع مطوی موقوف یا مکسوف - مفتعلن مفتعلن فاعلات یا فاعلن

طآلب شعر ہم نے کیا تجھپہ دل وجان نثار + تو نہ ہوا ہاے دل وجانسے یار + ذوق شعر دیکھا دم

نزع دلارام کو + عید ہوئی ذوق دم شام کو + اجتماع جائز ہو اور اگر بجاے ایک یا دونون مطوی

یعنی مفتعلن کے مقطوع یعنی مفعولن آسکے جائز ہی - مولفہ شعر پوچھ نہ کچھ مجھ سے کہ ہمدم کیا ہوا +

دل مرا تجھ پر ہی شیدا ہوا + رکن حشو مقطوع ہی اور اگر مصرع دوم یون ہو - ع دل مرا تجھپر شیدا

ہوا + تو دونون مقطوع ہین - اور اسی تغیر کو عوام سکتہ کہتے ہین - مطوی مقطوع مجدوع

مفتعلن مفعولن فاع - طآلب شعر ہر سراپا حسن اور ناز + مین ہون مجسم سوز وگداز + اس وزن

مین بجاے مقطوع یعنی مفعولن کے لانا مکفوف یعنی مستفعل مضموم اللام کا جائز ہی جیسے مصرع ثانی مین

اور نیز بجاے مجدوع یعنی فاع کے منحور یعنی فع لانا جایز ہی مخبون مکسوف مستفعلن مستفعلن

فعولن - لاآعلم شعر از دل نہ جا زلفون مین اس صنم کی + ہر چین اسکی قید ہی ستم کی + بحر

منسرح مثمن مطوی موقوف مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات + سودا شعر سننے سمجھنے

کو بات حق نے دیئے گوش وہوش + حق لطرف جسکے ہو آج نہ رہیو خموش + اس وزن مین اگر بجاے

مفعولات مطوی موقوف یعنی فاعلات کے مکشوف تشین مسجمہ یعنی فاعلن واقع ہو تو جایز ہی جیسے مصرع

دوم کے حشو مین اور اگر رکن مستفعلن مین بجاے مطوی یعنی مفتعلن کے مقطوع یعنی مفعولن

کسی جگہہ واقع ہو تو جائز ہی اور اگر بجاے مفتعلن کے مفاعلن آوے تو جایز ہی لاآعلم شعر

حال دل خستہ آہ مین نے جو اُنسے کہا + تو بولے یہ چپ ہی رہ سننے کی طاقت کہان + مصرع

دوم کا وزن یہ ہی - مفاعلن فاعلن مفتعلن فاعلان + مثمن مطوی منحور - مفتعلن فاعلات مفتعلن

فع - غالب شعر آکہ مری جان کو قرار نہین ہی + طاقت بیداد انتظار نہین ہی + اگر عروض ضرب

بجاے منحور یعنی فع کے مجدوع یعنی فاع لائین جایز ہی - اور اگر بجاے مطوی یعنی مفتعلن

کے مقطوع یعنی مفعولن آوے تو بھی مضایقہ نہین - بحر مضارع مثمن اخرب

مفعول فاع لاتن چار بار ذوق شعر ہم ہین غلام اُنکے جو ہین وفا کے بندے + اس کو

بحر منسرح

بحر مضارع

یقین جانو گر ہو خدا کے بندے ہمین اگر عروض ضرب مسبغ آئے یعنی فاعلیان تو جایز ہی۔ میر درد شعر
مرتا نہین ہون کچھ مین اس سخت دل کے ہاتھون + پستا ہون آپ اپنے کمبخت دل کے ہاتھون + اور
اگر اس غزل مین رکن فاعلاتن کا حشو مین ایک جا سالم اور ایک جا مکفوف یعنی فاعلات اور کہیں مفاعیلن
مفاعیل آئے جایز ہی غالب شعر ظالم نہین ہی الفت دل مین ترے ذرا بھی + رحم آیا کچھ نہ تجھکو ترے
عشق مین مرا بھی + بہروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلاتن + مثمن اخرب احذ مفعول فعلن جا پہ بار آشنا
شعر دست جنون سے ای واے ویلا + سونے نہ پایے تک پاؤن پھیلا + مثمن اخرب مکفوف محذوف
یا مقصور مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن یا فاع لات غالب شعر کیون جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھکر +
جلتا ہون اپنی طاقت دیدار دیکھکر + ذوق شعر ہون طایر خیال نہ پر ہین نہ میرے بال + پر اڑکے جا
پہونچا کہین سے کہین ہو مگین + اجتماع جائز ہی اور اگر فاع لاتن اور مفعول دونون حشو مین سالم لائین
جائز ہی لمولفہ شعر یہ ظلم اسکے دل پہ اٹھاتا ہمیشہ آہ + میرا جگر تو دیکھو اللہ کی پناہ + مثمن مکفوف
مقصور یا محذوف مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات یا فاع لن۔ لا اعلم شعر جو اسمین سے
کب ہی زہر ہلاہل کیمہ مار مین + نہ جاز لف یار مین نہ جاز لف یار مین + بحر مجتث مثمن مخبون مفاعلن
فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ غالب شعر عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہین ہم آگے + کہ اپنے سایہ سے سر پانون سے
ہی دو قدم آگے + بجاے فعلاتن کے مفعولن جایز ہی اور یہ سکتہ ہی۔ مثمن مخبون محذوف یعنی
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن۔ اگر عروض و ضرب ابتر یعنی فعلن بسکون عین یا مخبون مقصور یعنی
فعلان بحرکت عین یا مقطوع مسبغ یعنی فعلان بسکون عین آئے تو مضایقہ نہین۔ تشر شعر
جو ہون زرد یہ غم سے کہ لوٹتا جو کبھی + تمام سبزہ بیابان کا زعفران ہوتا + غالب شعر نہین ہی سایہ
کہ سنکر نوید مقدم یار + گئے ہین چند قدم پیشتر در و دیوار + اگر حشو مین بجاے فعلاتن کے مفعولن
آوے تو جایز ہی + لا اعلم شعر حضور داغ سوزان ہی آفتاب خجل + اور اشک سے بھی ہی رنگ شراب
ناب خجل + مصرع اول کے حشو مین مفعولن ہی + بحر خفیف مخبون فاعلاتن مفاعلن فعلاتن +
غالب شعر سوز دل اشرح گر کرون سر محفل + دامن شمع تر کرون سر محفل + مخبون محذوف
یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلن۔ عروض و ضرب اگر ابتر یعنی فعلن بسکون عین یا مخبون مقصور یعنی فعلان بحرکت
عین یا مخبون مقصور مشعث یعنی فعلان بسکون عین آئے تو جایز ہی۔ غالب شعر دل ہوا خرام ناز سے پھر

۸۸

بحر مجتث

بحر خفیف

فصل ششم سواے بحور شانزدہ گانۂ مذکور الصدر کے دیگر بحور کہ ایجاد متاخرین ہین چونکہ اکثر غیر مستعمل اور بحور قدیم سے باوتی تفاوت حاصل ہوسکتی ہین لہذا اسکی شرح بیان نہین کیا مجملاً نام انکے لکھتا ہون۔ **اوّل قریب** مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن دوبار **دوم جدید یا غریب** فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن دوبار **سوم مشاکل** فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دوبار سواے اسکے بعض اہل عروض نے دائرہ مختلفہ سے سواے طویل مدید بسیط کے بحر عریض و عمیق کو انفکاک کیا ہے یعنی مفا سے شروع کرکے مفاعیلن فعولن چار بار عریض اور لن فعو سے شروع کرکے لن فعولن مفا بروزن فاعلن فاعلاتن چار بار بحر عمیق اور بعض اہل عروض پارسی مثل بہرام سرخسی و بزرجمہر قسی وغیرہ نے بحور شانزدہ گانہ مذکور سے نو بحرین اور استخراج کی ہین اور کہتے ہین کہ دائرہ اسکا عبداللہ قریشی نے ایجاد کرکے منعکسہ نام رکھا۔ **اوّل صریم** مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن دوبار۔ **دوم کبیر** مفعولات مفعولات مستفعلن دوبار **سوم بدیل** مستفع لن مستفع لن فاع لاتن دوبار۔ **چہارم قلیب** فاع لاتن فاع لاتن مفاعیلن دوبار **پنجم حمید** مفعولات مستفعلن مفعولات دوبار **ششم صغیر** مستفع لن فاع لاتن مستفع لن دوبار **ہفتم صمیم یا اصم** فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن **ہشتم سلیم** مستفعلن مفعولات مفعولات دوبار **نہم حمیم** فاع لاتن مستفع لن مستفع لن دوبار اور سواے اسکے عاشق صادق نامی ایک شخص نے ہمعصران امیر خسرو دہلوی سے رسالۂ جامع الصنائع مصنفہ اپنے مین تین بحرین اور ایجاد کی ہین اور دو رکن بھی تازہ پیدا کیے ہین متفاعلتن اور مفعولاتن اور غور سے معلوم ہوگا کہ متفاعلتن اجتماع دو فعلن بکسر عین کا ہے اور مفعولاتن دو فعلن بسکون عین کا کہ متدارک مخبون اور مقطوع ہین وہ تین بحرین یہ ہین **اوّل رکفت** متفاعلتن آٹھ بار **دوم زلل** مفتعلاتن آٹھ بار۔ **سوم اوفر** مفعولاتن آٹھ بار اور علاوہ ازین اور بھی بحرین ہین **خبب** مفعول فعلان چار بار۔ **مواسع** فاعلتن مفعول فعولن چار بار۔ **مرکن** مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن فعلاتن دوبار ؂

بر دو رکن مد و ر ۲

باب پنجم علم قوافی مین

فصل اول تعریف قافیہ و حروف قافیہ کے بیان مین

جو کہ قافیہ اصطلاح مین عبارت ہے ایک یا چند حروف معین غیر مستقل سے کہ انکو آخر مصرع

یا بیت مین اتفاق و مختلف نہین اور دو نو حرف ہین اوّل رَوِی کہ اصل قافیہ ہے یعنی روی ثانیہ مین مذکور ہوگا گویا دو حرف سنون اور چار حرف یعنی ردف قید تاسیس و دخیل روی سے قبل آتے ہین اور چار حرف یعنی وصل خروج مزید نائرہ بعد روی کے واقع ہوتے ہین پس ردف عبارت ہے حروف مدہ یعنی الف و واو و یاے تحتانی سے کہ بدون واسطہ حرف متحرک کے قبل روی سے واقع ہو اور حرکت ماقبل اُنکے مطابق یعنی ماقبل الف فتح اور ماقبل واو ضمہ اور ماقبل یا کسرہ ہو۔ غالب شعر جس بزم مین تو ناز سے گفتار مین آئے ۔ جان کالبد صورت دیوار مین آئے + وله شعر نقش فریادی ہے کسکی شوخی تحریر کا + کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا + وله شعر شب کہ وہ مجلس فروز خلوت ناموس تھا + رشتہ ہر شمع خار کسوت فانوس تھا + اور اگر درمیان ردف و روی کے ایک ساکن واقع ہو بعض اُسکو داخل ردف سمجھکر ردف زائد یا مرکب کہتے ہین اور محقق طوسی نے داخل روی سمجھکر اُسکو روی مضاعف لکھا ہے اور وہ چھہ حرف ہین س ش ر ف خ ن س کی مثال جیسے راست کاست دوست پوست زیست چیست علی ہذا القیاس باقی حروف جیسے گوشت کارد کوفت تاخت چاند اور قافیہ ردف واو و یاے معروف و مجہول کا بعض اساتذہ فارسی کے کلام مین پایا جاتا ہے لیکن احتراز بہتر ہے اور شعراے اُردو مین تو محض ناجائز سمجھا شعر کرتے اُسکو لگی نہ ذرہ دیر + مہر و مہ کو شکل نان ونیر + وله شعر ہوا دیکھ حیران صغیر و کبیر + جب آگے سے اُٹھ بھاگے قالین کے شیر ذوق شعر گر لکھون مضمون اپنے نالۂ پر شور کا + لون صریر خامہ سے مین کام بانگ صور کا قید اور کوئی حرف سواے حروف مدہ کہ قبل روی سے ساکن واقع ہو جیسے ابر صبر ستر چیز نثر کثر اجر فجر بحر تحر۔ بخت تخت۔ صدر۔ قدر۔ عذب جذب درد۔ فرد۔ دزد۔ مزد مست پست چشم پشم وصل۔ فصل وضع۔ رضع۔ نطع۔ قطع۔ نظم۔ کظم۔ جعد۔ رعد۔ مغز۔ نغز۔ بیفت۔ رفت عقل۔ نقل ذکر فکر علم۔ ملم۔ ام۔ جھر۔ پند۔ بند۔ ذہ۔ ر۔ جور۔ قہر۔ زہر۔ سیر۔ خیر۔ واضح ہو کہ مثال او دیا مین ماقبل کو

حرکت موافق اُنکے نہین ورنہ ردف ہوجاتا حرف تاسیس وہ الف ساکن ہو کہ قبل روی سے آئے اور اسمین اُسکے اور روی کے ایک متحرک جسکو دخیل کہتے ہین واسطہ ہو جیسے کامل و شامل تجاہل و شعر

نسیم شعر شرق سے روان ہو دلا در + جسطرح آتش سے شاد خاور + واو حرف دخیل ہو اور اختلاف ردف کا جائز نہین اور اختلاف تاسیس و دخیل کا اہل عجم کے نزدیک مضائقہ نہین بلکہ التزام اُنکا از قسم صنعت لزوم مالا یلزم ہو کیونکہ قافیہ کامل و بسمل کا اور قافیہ عاقل و جاہل و شامل کا جائز ہو۔ سودا شعر لگا کہنے کہ کوئی ہو حاضر + جولاؔ اسوقت ڈیوڑھی کا ناظر + مگر عرب مین رعایت حرف دخیل کی واجبات سے ہو۔ اور اختلاف حرف قید کا بھی اگرچہ جائز نہین مگر شعراے عجم نے استعمال کیا ہو سحر لکھنوی شعر نقشے جیسے ہین ولیہ مرے نقش ہو وہی + اب دلکشا دہی ہو فرح بخش ہو وہی خصوصاً بلحاظ قرب مخرج کے شعر امتہ ہو آنسو نگا مری آنکھ سے وہ بحر + ہین جس کے آگے بسات سمندر بھی ایک لہر + احتراز واجب ہو۔ حرف وصل بیفاصلہ بعد روی کے آتا ہو۔ اور اُسکو متحرک کر دیتا ہو جیسے ہاے نسبت اور یاے مصدری اور حروف اضافت و جمع یا علامات صیغ وغیرہ اور علی ہذا القیاس وصل کے بعد خروج اور اُسکے بعد [illegible] اور اسکے بعد نائرہ بترتیب آتے ہین اور جو حرف بعد نائرہ کے آئے وہ داخل نائرہ ہو اور [illegible]

وہ داخل ردیف ہو خواہ کلمہ مستقل ہو خواہ غیر مستقل مگر باتفاق اکثر علما ردیف [illegible] کا شرط ہو جیسے جلادیگا گلا دیگا اسمین لام حرف روی الف وصل دو واو خروج یا مزید کاف الف نائرہ بشر شعر کیا تجلی ہو ترے چاند سے رخسار و نپر + چاندنی چھٹکی ہو گھر کی تری دیوار و نپر رے حرف روی واو وصل نون خروج پر ردیف اور اختلاف ان چار [illegible] کا ناجائز اور علامت شناخت حرف روی و حرف وصل کی یہ ہو کہ وصل کے حذف سے لفظ با معنی رہتا ہو اور حذف روی سے مہمل۔

فصل دوم حرکات حروف قافیہ مین اور وہ چھ ہین۔ رس اشباع توجیہ حذو مجری نفاذ رس حرکت فتحہ حرف ماقبل تاسیس کو کہتے ہین اشباع حرکت حرف دخیل کو بشر شعر کیا ہو قمر اُس حور شمائل کے برابر + ہین جوتی کے تارے مہ کامل کے برابر حرکت فتحہ میم و کاف مدرس اور حرکت کسرہ یا و میم اشباع ہو اور حذو حرکت حرف ماقبل ردف

و قید کو کہتے ہین مثال حذو ردف - غالب شعر ولیا اتنی سے دوش بہ زنار بھی نہین + یعنی
ہماری جیب مین اک تار بھی ثابت نہین + مثال حذو قید - ذوق شعر ہے کھل جاو بوقت می پرستی
ابکدن - ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایک دن + اور توجیہ حرکت ماقبل روی کو کہتے ہین
بشرطیکہ روی ساکن ہو اور کوئی حرف حروف قافیہ سے اُسکے ساتھ نہو - ذوق شعر یہ ہم
جو ہجر مین دیوار و در کو دیکھتے ہین + کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہین + حرکت دال بالا توجیہ ہے اور
حرکت حرف روی کو مجری کہتے ہین جیسے حرکت تا شعر غالب مثال حذو قید مین اور حرکت
حرف وصل کو نفاذ کہتے ہین جیسے در شعر غیر ہین کے ساتھ تمکو وان ہمکنار یاں ہین + یاں درد
پہلو و دل اور بیقرار یان ہین + اور حرکت خروج و مزید و نائرہ کو بھی نفاذ ہی کہتے ہین
و اختلاف کسی حرکت کا اردو مین بہتر نہین مگر بعضون کے نزدیک جبکہ حرف روی متحرک ہو
یعنی مع حرف وصل ہو تو اختلاف حذو و قید و توجیہ و اشباع کا جائز ہے جیسے استہ و ستہ
مثال اختلاف حذو ۱۲
سکندری عنصری برابری شاطری اور اختلاف توجیہ کا بطریق معروف و مجہول کے جائز
مثال اختلاف توجیہ ۱۲ مثال اختلاف اشباع ۱۲
ہے جیسے قافیہ ابرو اور دو کا -

فصل سوم القاب قافیہ مین روی اگر ساکن ہو اسکو مقید اور متحرک ہو تو اسکو
مطلق کہتے ہین اور یہ دونون دو دو قسم ہین یعنی اگر سوائے روی کوئی دوسرا حرف
قافیے مین نہو اسکو مجرد کہتے ہین اور اگر اور حرف بھی ہو تو قافیے کو اُس سے منسوب کرتے
یعنی کہنا ۱۲
ہین مثلاً مقید مجردہ یا مردفہ یا موسسہ یا موصولہ علی ہذا القیاس مطلق مجردہ یا مردفہ یا
موسسہ یا موصولہ اور واضح ہو کہ قافیہ اگر حرف قید کے ساتھ ہو اسکو بھی مردفہ کہتے ہین
اور اگر مشتمل خروج اور مزید و نائرہ پر ہو اسکو بھی موصولہ ہی کہتے ہین -

فصل چہارم تقسیم القاب قافیہ مین باعتبار حروف ساکن اور متحرک کے اور وہ
پانچ قسم ہے مترادف متواتر متدارک متراکب متکاوس مترادف وہ کہ آخر قافیے مین
دو ساکن بلا فصل واقع ہون غالب شعر نالہ جز حسن طلب اے ستم ایجاد نہین + ہے
تقاضائے جفا شکوۂ بیداد نہین + متواتر وہ کہ مابین دو ساکن کے ایک متحرک واقع ہو ذوق
شعر - ہاگر کوئی تا قیامت سلامت + پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت + متدارک

وہ کہ درمیان دو ساکن کے دو متحرک ہون میر حسن شعر ... ن پہلے تو جید نہ ان دم + مجھکا جسکے

سجدہ کیوا دل قلم + متراکب وہ کہ درمیان دو ساکن کے تین متحرک واقع ہون طالب شعر تیغ ابرو

بوجہ ناز کرے + اسکی آئی ہی موت کیون نہ مرے + ... س وہ کہ درمیان دو ساکن کے

چار متحرک واقع ہون اور یہ ثقیل اور مخصوص عرب سے ہی۔

فصل پنجم عیوب قافیہ مین اول غلو یعنی روی ایک جگہ ساکن دوسری جگہ متحرک لانا شعر

جیسے کہ رکھتا ہی اضطراب جگر + نہین ہی مجھکو خبر دل سے لیکے تا بہ جگر + دوم اکفا یعنی اختلاف

حرف روی کا میر حسن شعر تعجب سے پوچھا کہ سچ سچ ہی یہ + دیا چھیڑنے کو مرے کچھ ہی یہ + علی

شعر درمیان مین لاتے ہین جب ابھری کسیکی گات ہم + مارتے ہین تب وہین چھاتی پہ دونون

ہاتھ ہم + خواہ قافیہ حرف فارسی اور عربی یا ہندی کا جیسے شک و سگ و لب و تپ مور

چھوڑ وغیرہ۔ جرأت شعر سخت ہم پر غضب عشق ہی آج + یوم بحران تپ عشق ہی آج +

رفیع السودا شعر ساق سیمین کو ترے دیکھ کے گوری گوری + شمع محفل مین ہوتی جاتی ہی تھوڑی

تھوڑی + خواہ دونون حرف قریب المخرج ہون جیسے نکاح۔ گناہ الغیاث التماس

شعر دلکو بس تصور جانان سے ربط ہی + تصویر یار آئینہ دل پہ ثبت ہی + از عشرت

شعر اگر آہن کا ہو معشوق کا دل + پہ عاشق کا اگر ہی جذب کامل + وہ آہن کو بھی بالتخصیص کھینچے

برنگ سنگ مقناطیس کھینچے + واجب الاحتراز ہی۔ سوم سناد یعنی اختلاف ردف در فارسی ہندی

مین محض ناجائز ہی البتہ اہل عرب ردف یا اور ردف واو کا قافیہ درست رکھتے ہین جیسے جمیل و

نزول و نیر و بدور اور نیز اختلاف ردف زائد کا جیسے گوشت و پوست چہارم اختلاف

حذو ردف مثلاً قافیہ نور بالضم و جور بالفتح کا میر حسن شعر محبت مے یہ چاشنی اور دی +

کہ میرے تئین جیتے جی گور دی + پنجم اختلاف حرف قید خواہ بعید المخرج خواہ قریب المخرج جیسے

عمرو شعر و بحر و شہر مثال فصل اول مین گذری ششم اختلاف اشباع جیسے تجاہل و کاہل

اور ان تینون عیب کو بھی بعض داخل سناد کہتے ہین ہفتم اقوا یعنی اختلاف توجیہ و حذو قید کا

مثلاً قافیہ [illegible] اور مست اور دشت کا۔ سودا شعر کہہ دیا مجنون کو سیر دشت کر + کہہ دیا ...

سے جا فصد کر + دکہ شعر ترے کوچے سے جو مین آپکو چلتے دیکھا + جی کسی تن سے نہ اسطرح

نکلتے دیکھا + تیغ تیر کا سد اشکر ادا کرتے ہین + لب نکونہ ہم کے دن بات مین ہنستے دیکھا + ولہ شعر ساقی
چمن مین چھوڑ کے مجھکو کدھر چلا + پیمانہ میری عمر کا نام تو بھر چلا + عالم تو مر رہا ہی بہار آن پر تری تیغ و سپر نو
لیلے کے یکس پھیر چلا + ہشتم تعدی یعنی حرف وصل یا سا جگہ متحرک دسری جگہ ساکن لائین دو قول ہکا کی
کے تعدی جب مخل وزن ہو عیب ہی ورنہ نہین مگر شعرا ے عجم کے نزدیک عیب ہی + نہم ایطا جسکو
فارسی مین شایگان کہتے ہین قافیے مین معنی واحد پر تکرار کلمے کی کرنا اور وہ دو قسم ہی خفی اور جلی خفی
وہ کہ تکرار بادی النظر مین معلوم نہ ہو جیسے دانا بینا حیران سرگردان آب گلاب + ظفر شعر
دیکھی گر چشم تری اے گل شاداب حباب + شرم کے مارے وہین بحر مین ہو آب حباب + امیر حسن شعر
جہان راستی چاہیے راستی + دکھی جس جگہ چاہیے وان کجی + جلی وہ کہ تکرار ظاہر ہو جیسے دردمند
حاجتمند ستمگر کارگر - چلو - رہو - بکری - مرغی - جانا - رونا - جاتا ہی - دیکھتا ہی - نیکوتر - زیباتر
کیونکہ زوائد یعنی علامت جمع یا تانیث یا علامت کسی صیغے کی آخر سے دور کیجائے تو قافیہ درست نہین رہتا
مثلا درد اور حاجت یا چل اور رہ یا جا اور رو اور دیکھ کا قافیہ نہین ہو سکتا اور ایطاے خفی متقدمین
نے غزل اور قطعے مین بعد سات بیت کے اور قصیدے مین بعد چودہ بیت کے جائز رکھا ہی اور متاخرین کے
نزدیک بعد بیس و تیس بیت کے جائز ہی اور اگر لفظ واحد کو معنی مختلف پر لائین تو داخل صنائع ہی + امانت شعر آبداری سے جو مملو نظر آیا وہ گلا + رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا + دہم تکرار قافیہ
معمول وہ دو قسم ہی ترکیبی و تحلیلی ترکیبی وہ کہ دو لفظ مرکب قافیے دوسرے لفظ کے واقع ہون
آباد شعر رنج پہونچاتی ہی فرقت مین کلائی مجھکو + آج کل کیا نہین شدت سے کل آئی مجھکو + خواہ ردیف
مین - ظفر شعر ہم ترا جبکہ دل نشین ہو جاے + دل مین پھر کسکے بہ چین ہو جا + تحلیلی وہ کہ ایک لفظ کے دو ٹکڑے
کر کے ایک کو داخل قافیہ دوسرے کو داخل ردیف کہین - نسیم شعر موسے کا عصا تھا لٹھ جو انکا + ایک
ہی لاٹھی سے سبکو ہانکا + کبھی ترکیب و تحلیل کو جمع کرتے ہین یعنی قافیہ مین تحلیل ردیف مین ترکیب
لمؤلفہ شعر داغ سینہ پان سے ہم پھولونکی جا لیجائینگے + گلشن ہستی مین کیا آئے تھے کیا لیجائینگے + بزم مین اسکی کبھی تو دخل ہوگا سحر کا + کوئی دن تو غیر محفل سے نکالے جائینگے + اور قافیہ معمول تمام
غزل مین ایک دو تا قافیہ مقبول ہی اگر مطلع مین ہو تو بھی مضائقہ نہین + یازدہم تضمین
یعنی قافیہ ایسا ہو کہ معنی مصرعہ آئندہ پر موقوف ہون - طالب شعر کس زدے نہ

وان سے ستم پار گر + تو تجھکو وہ حاسد اپنا شمار گر + دشمن رقیب تجھکو نہ دگر + دیکھے بھی نگر اس کی طرف یار نظر + اور وہ ضمیر ہو کہ ان دو غیب کی متاخرین ضمیمہ جانتے ہین و وارد تم تغیر یعنی تبدل قافیہ کا ایک غزل یا قصیدے سے ہین مثلاً قافیہ جسم تم حبیر کا سینہ تیر سے شعر جان وہ تمام قافیہ کرتے ہین ۔

فصل ششم ۔ ردیف کے بیان مین واضح ہو کہ ردیف کہ ایجاد شعرائے عجم ہی ایک یا زیادہ کلمہ مستقل کو کہتے ہین کہ اسکو آخر مصرع یا بیت کے بعد قافیے کے اکثر لاتے ہین اور محقق طوسی کے نزدیک کلمہ غیر مستقل بھی ردیف ہو سکتا ہی اور بقول محقق مذکور اگر ایک کلمہ معنی مختلف پر کئی جگہ واقع ہو وہ بھی ردیف ہے لیکن باتفاق جملہ علما ردیف مین لفظ مستقل اور واقع ہونا سب جگہ معنی واحد پر شرط ہی اور جائز ہی کہ تمام مصرع مشتمل قافیہ اور ردیف پر ہو ۔ طالب شعر گھر پاس نہین کہ یار پاس آئے مرے + زر پاس نہین کہ یار پاس آئے مرے + پہلے ہی مین کر چکا ہون طالب قربان + سر پاس نہین کہ یار پاس آئے مرے + اور اگر ردیف دو یا دو قافیے کے واقع ہو اسکو حاجب کہتے ہین ۔ میر شعر کہین آنکھون سے خون ہو کے بہا + کہین دل مین جنون ہو کے رہا +

باب ششم اقسام نظم و نثر کے بیان مین

واضح ہو کہ کلام دو قسم ہی نثر اور نظم نثر تین قسم ہی مسجع ۔ مرجز ۔ عاری ۔ اور نظم دس قسم ہی ۔ فرد غزل ۔ قصیدہ ۔ تشبیب ۔ رباعی ۔ قطعہ ۔ مثنوی ۔ ترجیع بند ۔ مسمط ۔ مستزاد ۔ فرد عبارت ہی ایک شعر سے جسمین دو مصرع ہون خواہ مقفیٰ خواہ غیر مقفیٰ لیکن کسی غزل یا قصیدے وغیرہ کی نہو ورنہ قسم علحدہ شمار نہ کی جاتی اور بقول صاحب دریائے لطافت بیقافیہ ہونا اُس کا بھی ضرور ہی کیونکہ وجہ تسمیہ اسکی خالی ہونا قافیے سے ہی اور متضمن کسی مثل وغیرہ مضمون خاص کے ہو اور اکثر شعرائے متقدمین فرد کہتے تھے ۔ ذوق فرد جس جگہ بیٹھے ہین با دیدہ نم اُٹھے ہین + آج کس شخص کا منہ دیکھکے ہم اُٹھے ہین + سودا فرد تو ٹک جگر تو مرے مرغ نامہ بر کا دیکھ + وہان اُڑے ہی جہان پر جلین فرشتون کے + غزل اون اشعار متفق الوزن والقوافی کو کہتے ہین

کہ بیان حسن و عشق و نعمت و خط و خال معشوق و شوق و حسرت و محالت محبوب و حدیث وصال و ہجر و عدم صبر و قرار
و جور و جفاے یار و ذکر شراب و آوارگی و شوریدگی و شکوہ الم مفارقت و جفاے فلک وغیرہ مین ہو اور سوا اسکے
اور قسم کے مضامین مثل نصیحت و معرفت و وعظ و پند وغیرہ جو بعض متاخرین لکھتے ہین بیجا ہی اور شعر اول کے دونون
مصرعون مین قافیہ ہو اور اسکو مطلع کہتے ہین باقی اشعار کے مصرع دوم مین قافیہ ہو مصرع اول مین کچھ ضرور نہین
اور شعر دوم کو حسن مطلع یا زیب مطلع کہتے ہین اور متاخرین شعر آخر غزل مین تخلص یعنی نام فرضی اپنا ضرور
ذکر کرتے ہین گو متقدمین مین کچھ یہ قید نہ تھی اور اسکو مقطع کہتے ہین بعض شعرا مطلع مین بھی تخلص ذکر کرتے ہین
اور مقطع مین مکرر اسطرح لاتے ہین کہ معنی دیگر مفہوم ہون - جرأت شعر کہان ہی مجھ مین وہ جرأت کہ تمکو جو نے
نہ دون + پر اس رکھائی سے مجھسے - تم چھڑاؤ ہاتھ + اور تعداد اشعار غزل کی پانچ[۵] - سات[۷] - نو[۹] - گیارہ[۱۱]
تیرہ[۱۳] و پندرہ[۱۵] سے سترہ[۱۷] و انیس[۱۹] ہی اور بعض نے ادنی تین بیت[۳] و انتہا ۲۵ شعر لکھی ہی مگر متاخرین فارسی کے کلام
مین چالیس سے بھی زیادہ اشعار کی غزل پائی جاتی ہی - اور یہ بھی لکھا ہی کہ اشعار طاق ہون جفت نہ ہون اور
غزل کا مضمون ہر شعر کا جداگانہ ہوتا ہی - یعنی اگر ایک شعر مین وصال ہو دوسرے مین ہجر کا مضمون ہو
یا ایک مین فخر دوسرے مین عجز تو جائز ہی لیکن قدما اکثر صرف ایک ہی مضمون مین غزل کہتے تھے اور یاد رہے
کہ فارسی اور اردو مین عشق مرد کا امرد پر اور ہندی بھاکھا مین عشق عورت کا مرد پر بیان
کیا جاتا ہی پس اگر زبان ریختہ مین دلبر آئی لکھین ناجائز ہی دلبر آیا لکھنا چاہیئے اور اگر کوئی بھی شخص عاشق
عورت لکھے تو یہ امر خاص ہی فقط مثال غزل - جرأت غزل بشکل مہر یا گردش ہی ہمکو سارے دن
جو تم پھر آؤ تو پیارے پھرین ہمارے دن + نہین ہی تیرے مریضان ہجر کا چارا + اب اپنی زیست
کے بھرتے ہین یہ بیچارے دن + کب آس سے ہوگی ملاقات مین یہ پوچھون ہون + ذرا تو دیکھ نجومی مرے
ستارے دن + بوصل کیونکہ مبدل ہون ہجر کے ایام + مگر خدا ہی یہ بگڑے ہوے سنوارے دن +
لگایا روگ جوانی مین کیون میان جرأت + ابھی تو کھیل تماشے کے تھے تمھارے دن + قصیدہ
بعینہ مثل غزل کے ہی صرف فرق یہ ہی کہ غزل مین خصوصیت مضمون کی ہی اور قصیدہ مین عام ہی
خواہ حمد خواہ نعت خواہ مدح یا ہجو خواہ حکایت خواہ پند و نصائح خواہ شکایت روزگار وغیرہ ہو اور تعداد
کم پچیس[۲۵] اور بقول بعض بیس[۲۰] و انیس[۱۹] یا پندرہ[۱۵] یا بارہ[۱۲] بیت سے نہین ہوتا اور حد قصیدہ کی نہین لیکن
متاخرین عجم نے ایکسو بیس[۱۲۰] اور بقول بعض ایکسو ستر[۱۷۰] بیت مقرر کی ہی اور اسمین اشعار معانی دقیق

بلیغ اور صنائع و بدائع لفظی و معنوی بیان کئے جاتے ہین کہ جس سے زور طبیعت اور قصد تمام شاعر کا معلوم ہو اور
قصیدہ مدح مین دو تین چار مطلع بھی علحدہ علحدہ لاتے ہین اُسکو ذو المطالع کہتے ہین اور یہ محسنات قصیدہ سے ہی اور اکثر
قصیدہ اپنے مضمون سے موسوم ہوتا ہی یعنی اگر ذکر عشق مین ہی تو عشقیہ اگر ذکر بہار مین ہی تو بہاریہ اگر شکایت
گردش زمانہ مین ہی تو حالیہ اگر اپنی تعریف مین ہی تو فخریہ یا حرف ردیف سے موسوم ہوتا ہی جیسے
ردیف جیم ہی تو جیمیہ اور ردیف میم ہی تو میمیہ یا ردیف سے جیسے ردیف آفتاب ہو تو شمسیہ و قصیدہ مدحیہ کے
آخر مین الفاظ دعائیہ اکثر ضرور لاتے ہین تشبیب[۱] بھی مثل غزل کے ہوتا ہی کہ اُسمین ذکر ایام شباب و شراب و
کباب و شاہد و مستی و صحبت یار و موسم بہار و باران و گلزار وغیرہ کا ہو پھر اُس سے کسی اور نظم خواہ مدح ممدوح
خواہ تعریف معشوق وغیرہ کی طرف رجوع کرین غرض کہ تشبیب ایک خاص قسم تمہید کی ہی اور بعض اہل تحقیق
جملہ تمہید کو خواہ اُسمین کوئی مضمون ہو تشبیب کہتے ہین جس قصیدہ مین بعد تشبیب کے حسن تخلص نہوا اُسکو
مقتضب کہتے ہین اور جس مین تشبیب ہی نہو اُسکو مجرد

مثال قصیدہ مع تشبیب

اُٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستان سے عمل ۔۔۔ تیغ اُردی نے کیا ملک خزان مستاصل
سجدۂ شکر مین ہی شاخ ثمر دار ہر اک ۔۔۔ دیکھکر باغ جہان مین کرم عز و جل
قوتِ نامیہ لیتی ہی نباتات کی عرض ۔۔۔ ڈال سے پات تلک پھول سے لیکر تا پھل
بار سے آب روان عکس ہجوم گل کے ۔۔۔ لوٹتے ہی سبزے پہ از بس کہ ہوا ہی بیکل
جوشِ روئیدگی خاک سے ابتو نہین ۔۔۔ شاخ مین گاد زمین کے بھی جو پھوٹے کونپل
آب جو گرد چمن لمعۂ خورشید سے ہی ۔۔۔ خطِ گلزار کے صفحے پہ طلائی جدول
کشت کرنے مین ہر اک تخم سے از فیض ہوا ۔۔۔ گرتے گرتے بزمین برگ و نبات ہی نکل
جوہری کو چمنستان جہان مین اس فصل ۔۔۔ آگیا لعل و زمرد کے پرکھنے مین خلل
تا کجا شرح کرون مین کہ بقولِ عرفی ۔۔۔ نگر از فیض ہوا سبز شود در منقل
نسبت اس فصل کو یہ کیا ہی سخن سے میرے ۔۔۔ ہی فضا اُسکی تو دو چار ہی دن مین فیصل
اور میرا سخن آفاق مین تا یوم قیام ۔۔۔ رہے گا سبز بہر مجمع و ہر اک محفل
ہو جہانکے شعرا کا مرے آگے سر سبز ۔۔۔ نہ قصیدہ نہ مخمس نہ رباعی نہ غزل
ہی مجھے فیض سخن اُس کی ہی مداحی کا ۔۔۔ ذات پر جسکی بہر سن کنہ عز و جل

۱؎ تشبیب لغوی معنی ایام جوانی کا ذکر کرنا ... ۹۹

شیر یزدان شہ مردان علی عالی قدر
دیکھئے ختم تسلسل اور اسکا اول

خاک نعلین کی جسکے سر و طالع سے
پہونچے اُس شخص کو جو شخص ہوا تا بہ ازل

مدحِ غائب سے کیسے اسکے نہ مداح کا دل
رو برو مطلع ثانی سے ہو یہ عقدہ حل

مطلع ثانی

دید تیری بدوئی حق سے نگہ کا ہے خلل
ایک شے دو نظر آتی ہین بچشم احول

مرضیِ حق تری مرضی سے ہے جون جوہر فرد
اس یقین مین نہ گمان کر سکے زنہار خلل

راے تیری کے موافق جو نہ لکھے نسخہ
کرے تاثیر نہ عیسے کا مداوا یہ کسل

سایے مین دست کرم کے ترے ہے صبح و مسا
دولتِ ہر دو جہان سے ہو غنی عبد اقل

وصف تجھ تیغ دو سر کا مین کہون کیا شہ دین
دل مجنون کا جو میدان مین کرے ہے صیقل

نرم اور سخت سادی ہے کسو پر آوے
خواہ بر روے قمر و خواہ وہ بر پشت جبل

اسکو آسیب نہین صورت شمشیر قضا
نہ جھجکے وہ نہ مڑے وہ نہ پڑے آنکھین بل

زیر ران ہے جو ترے رخش فلک سیر شہا
ہے وہ محبوب جسے کہئیے نہایت اچپل

وصف تیرے کی ہے شایان زبان تیری ہی
سمجھے تو آپ کو یا تجھکو خداوندا جل

مدح اپنی نہ سمجھ یہ جو کہا مین اس سے
رتبہ تجھ مدح کا اعلے ہے سخن یہ اسفل

عرض احوال ہی اپنا ہے مجھے اس سے غرض
تا یہ آخر یہ جو موزون مین کیا از اول

سو تو وہ کیا ہے رہا ہووے جو تجھسے مخفی
نہین راز دو جہان آنکھ سے تیری اوجھل

پر کرون کیا مین کہ ہے آٹھ پہر دل میرا
گردش چرخ مین جون شیشۂ ساعت بیکل

کہی جاتی نہین وہ مجھسے جو اس ظالم نے
کسطرح کی مری اوقات مین ڈالی ہلچل

اس ستمگار سے جب دم مرا کچھ نہ چلا
تب مین لاچار کہی شکوہ مین اسکے یہ غزل

داد کو کس کی فلک پہونچے کہ از روز ازل
صبح جب نکلے ہے خورشید تو لیکر مشعل

سامنے اسکے اٹھے دست تظلم اسکا
جوہر عقل مین جس شخص کے آجاے خلل

راست کیشون سے کجی اتنی ہے اس ملعون کو
کہ دیا سرو کو اسنے نہ کبھی پھول نہ پھل

زہر اپنے کو جو ہیبت سے تری یا حیدر
آپ پیتا ہی گیا ہے بدن اسکا سب گل

کرکے دریافت مرا حال کو اب یا مولا
تجھسے یون عرض کرے ہے یہ ترا عبد اقل

یہ نکر مجھپہ گوارا کہ گز ندا سکے ۔ سے | سند کی خاک مین اجزا سے بدن ہاین گل
جلد پہونچا ہزمن بخف اس عاصی کو | کہ اسے عمرا بد ہی جو د بان آ سا جل
میری قسمت کے موافق تو معین کردے | اپنی سرکار سے اب ما تحصل کا بدل
طاقت طول سخن آگے بھی تک سے دا کو | بخش اے قوت بازوے نبی مرسل
چاہتا ہی کرے آخر وہ دعائیہ پر ہا | نظم تحفہ مدح کی بہتر ز کلام اول
تا ملے خلعت نور وز بہ بستان جہان | پاوے تا تیر اعظم شرف از برج حمل
برگ پیدا کرے تا باغ مین ہر ایک نہال | پھوٹے تا نامیہ سے شاخ شجر مین کونپل
تا سلیے رہے یہ نظم بہ باب الجنت | جب تلک اس سے برآئے مری امید امل
نخل امید سے اپنے ہون بر و مند محب | ہو محبت نہ تری جنکو نہ وہ پاوین پھل

رباعی جسکو ترانہ اور دوبیتی اور چہقی اور چار مصراعی بھی کہتے ہین چار مصراع متفق الوزن والقوافی ہین مصرع سوم مین اگر قافیہ ہو مضائقہ نہین ہو تو ضرور نہین ایجاد رودکی ہی محمد بن عبد قیس رسالۂ عروض مین لکھا ہی کہ سنہ پانصدی مین ایک دن استاد رودکی غزنین مین چلا جاتا تھا راہ مین بیٹا امیر یعقوب بن لیث صفا کا کہ گیارہ سال کا اور حسین تھا عید کے روز جوز بازی چند اطفال کے ساتھ کرتا تھا یعنی چند جوز کو ایک گڑھے مین ڈالنا چاہتا تھا ایک بار چھ جوز گڑھے مین جا پڑے اور ایک باقی بھی گڑھے مین جا پڑا تب وہ خوش ہو کر کہنے لگا مصرع غلطان غلطان ہمی رود تا لب گو * رودکی نے سنکر اس سے چوبیس وزن ایجاد کئے ہین بعد عروضیون نے اس سے بہت زیادہ دس ہزار تک وزان رباعی کے شمار کئے ہین اور رباعی بحر ہزج مثمن سے مخصوص ہی اور نو زحاف یعنی خرم خرب قبض کف ہتم جب بتر شتر زلل واقع ہونے سے چوبیس وزن پیدا ہوتے ہین اسمین سے بارہ وزن اخرب الصدر والابتدا ہین اور بارہ اخرم الصدر والابتدا خواجہ حسن قطان خراسانی نے یکے

دو شجر بنائے ہین

بدین

شکل

شجرهٔ اخرب الصدر و الابتدا

شجرهٔ اخرم الصدر و الابتدا

ایسے کہ اُنکے اجتماع سے قصیدہ یا غزل کی صورت ظاہر ہو اور ہر بند کم-۵-بیت سے اور زیادہ گیارہ بیت

مثال ترجیع بند از مومن

چھوڑ کے مجھ چلا گیا دل +	ہے اُس سے زیادہ بیوفا دل
دلدار کے کھینچنے پڑے ناز	افسوس کہ میرے پاس تھا دل
اے دشمن جان تمھیں مبارک	یعنی نہیں میرے کام کا دل
کیوں دعوی دلربائی اتنا	مائل اُدھر آپ ہی ہوا دل
بھرتا ہوں دم ایسے فتنہ گر پر	انصاف سے دیکھنا مرا دل
اُس چشم نے کر دیا خراب آہ	تھا ورنہ بہت ہی پارسا دل
کیسی مری جان پر بن آئی	اللہ بگڑ گیا ہے کیا دل
گھٹتے ہیں گلے کو کوئی ہمدم	کیا بات کروں کہ ہے خفا دل
اے محرم راز کیا کہوں میں	کس آفت جان پہ آگیا دل
اے مونس و غمگسار ہر دم	کیا پوچھے ہے کیونکہ لے گیا دل
آن شوخ چنان ربود از من	گویا کہ دلم نبود از من
پردے میں ہے رشک راہ میرا	کیونکر نہ ہو دن سیاہ میرا
کیا مرنے کے بعد پاؤں پھیلائے	ہے مقبرہ خوابگاہ میرا
بس آپ میں آؤ تم کہ شاید	ہو دل میں گذارگاہ میرا
اس سد سکندری کو توڑو	آئینہ ہے سنگ راہ میرا
مومن میں کشتہ شہید بے دیت ہوں	ہے شوق ستم گواہ میرا
دیکھا تو نے کہ رنگ بدلا	اے شوخ فسوں نگاہ میرا
اے دوستو ہاتھ سے چلا میں	قابو میں نہیں دل آہ میرا
مرنا نہیں اختیار کی بات	خود جرم ہے عذر خواہ میرا
اے چارہ گر اب تو پھیک تبرید	ہے حال بہت تباہ میرا
ناصح انصاف تو ہی کر یار +	دل دینے میں کیا گناہ میرا

عشق اُس زلف کا دیوانہ بناتا ہی مجھے — مثل وحشی کے شب روز پھراتا ہی مجھے
ہو بنا ضعف سے مشکل نظر آتا ہی مجھے — موج کے ساتھ ہی دریا بھی ڈوباتا ہی مجھے

قیس مجنون جو کبھی آپ مین پاتا ہی مجھے — ناتوانی جو ان کے سامنے سے ٹھہرتا ہی مجھے

ہی مجھے زلف رسا کی قسم اے باد صبا — اگر اُس شوخ کے کوچے مین گذر ہی تیرا
کھیو پیغام یہ اُس ناتواں سے میرا — کہ برا حال ہی ظالم ترے سودائی کا
ہوگیا آج غم ہجر سے لاغر اتنا — کہ مرے سایے کا ہوتا ہی تجھی پر دھوکا

جسطرح لیلے پہ مجنون کو اُڑتی ہی صبا — رنگ چہرے کا اُڑ کے لیے جاتا ہی مجھے

مثال مسبع

ہوگیا زلف گرہ گیر کا سودا ہم کو — طوق و زنجیر سے بس اُنس ہی زیبا ہم کو
چھٹنے دیتے نہین آبلہ پا ہمکو — پانون پڑ پڑ کے لیے جاتے ہین صحرا ہم کو
کبھی ہنستے ہین کہ اُس گل نے رلایا ہم کو — کبھی اس ہنسنے پہ آجاتا ہی رونا ہم کو
زور وحشت نے دکھایا ہی تماشا ہم کو — آپ ہی دل نے تو دیوانہ بنایا ہم کو

آپ ہی بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہم کو

سنبل تر کی قسم زلف چلیپا کی قسم — شور محشر کی قسم قامت رعنا کی قسم
گل خندان کی قسم عارض زیبا کی قسم — دل نالان کی قسم بلبل شیدا کی قسم
چشم جادو کی قسم نرگس شہلا کی قسم — دُر دندان کی قسم عقد ثریا کی قسم
غم مجنون کی قسم عشوہ لیلے کی قسم — حُسن یوسف کی قسم عشق زلیخا کی قسم

کہ سوا تیرے کبھی اور نہ بھایا ہم کو

مثال معشر

تیرے پاس آشنائی ہی — نہ ہمین طاقت جدائی ہی
مرگ نے دیر کیون لگائی ہی — عمر جینے سے تنگ آئی ہی
بات قسمت نے یہ بڑھائی ہی — اپنے طالع کی نارسائی ہی
ورنہ مرنے مین کیا برائی ہی — زندگی سخت بے حیائی ہی

مین کیا کہون کہ یارون مجھے غش سا آگیا + چہاردہم تغییر یعنی لفظ کو بصورت غیر استعمال کہین سطے

درستی شعر یا قافیہ جیسے آتش مصرع دردو زبان سے اضافت ہوا + لفظ المضاعف کے بجائے

المضاف لکھا پانزدہم حشو اور صرف حشو قبیح داخل عیوب ہے جیسے مصرع بقا معشوق اور

محبوب کی سمجھتے ہین سب عاشق + بعض الفاظ بین حشو اتے کمال فصحا مین داخل ہین جیسے کتب خانہ

اور حرم گاہ وغیرہ اور نیز حشو مفسد یعنی ایسا لفظ زائد جو اصل مراد مین خلل پیدا کرے عاشقان

بیتاب شعر سحر دیکھنی ہم کو نصیب ہو یا رب + شب وصال بھی اپنی یہی دعا ہوگی + یہی

فضول ہے اور مخل مطلب ظفر شعر تجھے دیکھین تو پھر اور کو کن آنکھون سے ہم دیکھین + یہ آنکھین پھوٹ

جائین گرچہ ان آنکھون سے ہم دیکھین + چہ فضول ہے شانزدہم تناقض کہ کلام مین ایک معنی خلاف

دوسرے معنی کے لکھین جیسے کسی صفت مین ستمگر اور یار وفادار لکھین یہ الفاظ لکھین جا لائق ستمگر یار وفا ہوگا

ہفتدہم لکھنا ایسی صفت کا کسی چیز کے واسطے جو ممکن نہ ہو جیسے شراب شیرین ہشتدہم تقدیم و

تاخیر یعنی جسکا اول چاہیے آخر مین کرنا اور جو آخر مین چاہیے اسکو اول ـ لمؤلفہ شعر مرنے کے قریب

ہو گیا ہون + ہون بسکہ تری حضور سے دور + مضمون مصرع آخر اول مین چاہیے تھا + حسین شعر

آگے ملنے کی کوئی راہ نکل آئیگی + بیقراری تو مجھے اسکے تو در تک پہونچا + اسکے در تک تو چاہیے تھا

نوزدہم تعقید اور یہ دو قسم ہے لفظی اور معنوی اگر بہ سبب تقدیم و تاخیر الفاظ کے کلام غیر ظاہر

الدلالہ مراد قائل پر ہو وہ تعقید لفظی ہے جیسے سودا شعر بارے آب روان عکس ہجوم گل سے +

لوٹے ہے سبزے پہ از بسکہ ہوائے بیگل + اصل عبارت یون ہے کہ عکس ہجوم گل کے بارے سبزے

پر آب روان لوٹتے ہین تعقید لفظی جب مخل فہم معنی ہو یعنی زیادہ تعقید ہو تو عیب ہے ظفر شعر یار واں

نوخطی کی تم مشق ستم مثل قلم + سر ہمارا اسنے تھا جب دم تراشا دیکھیے + تعقید معنوی یا تعلق وجہ کہ

معنی کلام کے بعید الفہم ہون بسبب حذف بعض الفاظ کے جیسے مومن شعر خیال خواب راحت

ہے علاج اس بدگمانی کا + وہ کافر گور مین بھی اب مرا شانہ ہلاتا ہے + مطلب یہ ہے کہ علاج اس

بدگمانی کا کیا ہے کہ وہ کافر گور مین بھی مجھے جگاتا ہے اسکو خواب راحت کا خیال ہے بسبب حذف

لفظ کیا ہی کے مطلب شعر جلد مفہوم نہین ہوتا یا بسبب کثرت لوازم وغیرہ کے ـ مومن شعر

یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا + ہم الزام اسکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا +

[illegible] جذب دل کا امتحان کرتا ہوں
اسکو یہ عذر خوب نکل آیا پس یہ اپنے ہی جذب دل کا قصور ہے اسکو الزام نہیں + لا علم شعر تصویر یار
بھر نکیرین پاس ہی + رکھدینا میری قبر مین شیشہ گلاب کا + مطلب یہ کہ جب نکیرین مجھسے حال
عشق کا پوچھین گے اور انکو مین تصویر معشوق کی دکھلاؤنگا وہ غش کر جائینگے انکے ہوش مین لانے
کے لیے شیشہ گلاب میری قبر مین رکھدینا پس شعر اول کہ جسمین اخلاق کم اور طبیعت عشاق کی اسکے
مضمون سے متمتع ہو سکتی ہے معیوب نہیں اور شعر دوم کا مضمون از قسم معما داخل عیب ہے البتہ سرقہ
[illegible] کہ دوسرے شاعر کا کلام چرا لیا جاے خواہ صرف الفاظ خواہ معانی خواہ دونون ورنہ واضح ہو
کہ اگر دو شاعر کسی شخص کو سخاوت یا شجاعت وغیرہ مین تعریف کرین یا ہجو کرین تو یہ سرقہ نہیں
ہے البتہ تشبیہ و استعارہ کنایہ وغیرہ اگر متفق ہون تو البتہ سرقہ ہے سواے بعض تشبیہات و استعارات
مشہورہ کے مثل تشبیہ شجاع کی شیر اور رستم کے ساتھ اور سخی کی دریا وغیرہ اور رخسار معشوق کی گل
کے ساتھ اور قد کی سرو کے ساتھ وغیرہ اور سرقہ تب ہی کہلائیگا کہ ایک شاعر کلام شاعر دیگر پر واقف
ہو ورنہ توارد ہوگا اور سرقہ دو قسم ہے ظاہر اور غیر ظاہر سرقہ ظاہر تین قسم ہے انتحال یا نسخ - اغارہ یا
مسخ - المام یا سلخ - انتحال و نسخ وہ ہے کہ کوئی شعر بالکل مع الفاظ و معنی اپنے نام کو لیجاے - جیسے شعر
خدا کیے [illegible] + نہ ہو فراغ مبارک ہلال سے واقف + آتش و رند دونون
کے دیوان مین موجود ہے - اغارہ و مسخ وہ کہ معنی مع بعض الفاظ کے لے لیے جائین اور بعض الفاظ تبدیل
کر دیے جائین جیسے محمد یار بیگ سائل شعر شاخ کو کوئی ہلادے تو ثمر جھڑتے ہین + اپنی
ہر جنبش مژگان سے گہر جھڑتے ہین + رنگین شعر یون سرشک قطرہ اب شام و سحر جھڑتے
ہین + شاخ پر میوہ سے جسطرح ثمر جھڑتے ہین + ذوق شعر ہم اور غیر دونون یکجا بہم نہوینگے +
ہم ہونگے وہ نہونگے وہ ہونگے ہم نہونگے + آزاد شعر اغیار تیرے گھر مین اور ہم بہم نہ ہونگے +
یا آج وہ نہونگے یا آج ہم نہ ہونگے + سودا شعر سننے بھی پائے نہ لب سے ترے دشنام تمام +
جنبش لب ہی سے اپنا تو کیا کام تمام + مصحفی شعر سننے پائے نہ ہم اسکے سے دشنام تمام +
جنبش لب ہی مین اپنا تو ہوا کام تمام + خواہ ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کر دینا
[illegible] شعر بہار بے سپر جام یار میگذرد + نسیم صبح چو خدنگ از کنار میگذرد +

سودا شعر بہار بے سپر جام یار گذرے ہے + نسیم تیری چھاتی کے پار گذرے ہے + لا اعلم شعر
آلودہ ز قطرات عرق دیدہ جبین را + اختر ز فلک مے نگرد روے زمین را + سودا شعر آلودہ قطرات
عرق دیکھ جبین کو + اختر پڑے جھانکتے ہین فلک پر سے زمین کو + سرقہ وہ کہ معنی بالکل لے لین
اور الفاظ بالکل تبدیل کر دین - جرأت شعر مکر جانے کا قاتل نے عجب ڈھب نکالا ہے +
سبھو نسے پوچھتا ہے کسنے اسکو مار ڈالا ہے + لا اعلم شعر مجھے قتل کرکے رقیبو نسے پوچھا + یہ کس کا
پڑا یہان یہ تازہ لہو ہے + کسی نے کہا جسکا وہ سر پڑا ہے + کہا کیا مری بھول جانے کی خو ہے + رند
شعر چھڑک دے سپیس کے زخم جگر پہ او جراح + اگر ہے مشک گران لون کا تو کال نہین + ذوق
شعر زخم دل پر مرے کیون مرہم کا استعمال ہے + مشک اگر مہنگا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے + صبا
شعر چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری مین + کوئی معشوق ہے اُس پردۂ زنگاری مین + ذوق شعر
ہزار جور جو ہین ہر ستم مین جان کے لیے + ستم شریک ہوا کون آسمان کے لیے + سرقہ غیر ظاہر وہ ہے
کہ معنی کو قلب کر دین یا اور پیرایے مین ادا کرین اور التباس الفاظ مین بھی کم ہو - بست و یکم
عدول از جادۂ صواب یعنی صحت وزن اور درستی قافیہ کے واسطے تغیر دینا لفظ اصلی کا خواہ
بحرکات خواہ بسکنات خواہ بزیادت حروف خواہ بکمی حروف واضح ہو کہ محمد بن عیش عروضی
خوارزمی نے کہ ۶۱۵ سنہ ہجری مین ایک عالم عروض و قوافی کا ہوا ہے اپنے رسالۂ المعجم فی اشعار
العجم مین لکھا ہے کہ اُستادون نے دس عیب صحت وزن اور درستی قافیہ کے لیے شعر
مین جائز رکھے ہین - وصل قطع تخفیف تشدید قصر مد اسکان تحریک منع صرف صرف منع وصل
زیادہ کر دینا کسی حرف کا لفظ مین جیسے الف آبا و آبے قائم مین اور یاے موجدہ بگرد و بستان
وغیرہ مین اور واو برومند و تنومند وغیرہ مین اور ہاے ہو جیسے شعر مین سودا کے شعر سجود در
سے تیرے بہرہ ور ہون اہل زمین + رہے رکوع مین جا قامت سپہر دو تاہ + اور قطع کوئی
حرف حروف اصلی لفظ مین سے ساقط کر دینا + سودا شعر کسطرح شہر کا نہ ہو یہ حال +
شیدی کا نور سا جو ہو کتوال + بجاے کوتوال سو کہ شعر بد رنگ جیسے لید ہو بدبو
ہے چون پشاب (بجاے پیشاب) + بدمین یہ کہ اصطبل او جڑ کرے ہزار + سید مرتضے علی یزدا شعر
ظہیر چمن سبے ہوا اس نستر د نسرین اداس + کیوڑے مین بو نہ باس مشک کے اوسان خطا +

تخفیف حرف مشدد کو مخفف لانا + جیسے لفظ تنور و غم و صف وغیرہ کہ مشدد الاصل ہین اکثر مخفف
استعمال کرتے ہین سلا آعلم شعر نوح کے اُس تنور کا پوچھا جو اُس سے ماجرا + دیدۂ تر نے اُس گھڑی
بہ کے دکھا دیا کیون + تشدید یعنی مخفف کو مشدد لانا جیسے زرّہ پرّہ وغیرہ اکثر مشدد آیا ہی ـ مومن
شعر ایک ہی جلوہ مہر وہین ہم اشتو گرٹے + جامۂ صبر جیسے کہتے ہین کتان ہوگا + قصر الف ممدودہ
کا مقصورہ لانا سودا شعر کہا اُس سے کہ بھکے آفتاب + محل کی جا ضرور ہین رکھوا + مد مقصورہ کو
ممدودہ لانا جیسے آستر و آبرہ ـ سودا شعر ہوتا نہ رنگ اطلس گردون جو ماتمی + خیمے کے آستر کو ترے
تھا یہ جامہ وار + اسکان حرف متحرک کو ساکن کر دینا ـ امانت شعر شدت جوش جنون پاکے مری
نس نس ہین + فصدین کھلوائین مری وے کے لہو کی قسمین + لفظ قسم بفتح سین ہی قسمین بسکون
سین لکھا ـ منت شعر پھر اُس لب جان بخش کی ہین بات سُناؤن + عیسیٰ بھی جو کچھ بولین تو صلوات
سُناؤن + اور جیسے حیوان ـ دوران ـ ہذیان وغیرہ ـ تحریک حرف ساکن کو متحرک کر دینا ـ سودا
شعر بیٹے کا دیوال بند ایک قرض دار تھا + اُسکے ادا کرنے ہین سخت وہ لاچار تھا + قرض بفتحتین
لکھا ـ ولہ شعر ہو مجھے نبض سخن اسکی ہی مداحی کا + ذات پر جسکی مبرہن کُنہۂ عز و جل + کُنہ بفتحتین
لکھا ـ مومن شعر تو تو کہتا تھا نہین تجھ بن مجھے آرام و چین + اب جدائی ہین مری کیونکر صبر پیدا
ہوا + وقتح ہو کہ عیوب یا اخلال تین قسم ہین ـ لفظی ـ معنوی ـ ترکیبی ـ لفظی وہ جسمین لفظ غلط ہو
جیسے نادر شعر ہون جسپہ نقش قدم رسول پاک عیان + ہین رکھلون چوم کے نادر وہ سنگ
سینے پر + قدم کی جمع اقدام چاہیے ـ معنوی وہ جسمین معنی غلط اور خلاف
مقصود حاصل ہون جیسے شعر دو بوسے دیجیے نہین آتے
مجھے لینے [illegible] ہزار ہوے جو تم ناخوشی سے دو +
ترکیبی جسکی ترکیب غلط ہو ـ آباد شعر آرزو
ہے [illegible] فراق وصل +
ٹر گئے ہین جانے گیسو روز
ہجر یار کے [illegible] شب
وصل چاہیے تھا

قطعات تاریخ تالیف کتاب لمولفہ

رسالہ جب کہ یہ پہونچا با تمام — ہوئی تالیف سے تب مجکو فرصت
جو پوچھی دل سے مین نے اسکی تاریخ — کہا [illegible] معیار البلاغت
۱۸۶۶ع

ولہ

جب لکھ گیا رسالہ یہ اردو زبان مین — [illegible] سمجھ [illegible] قافیہ
آئی ندا یہ غیب سے تاریخ کے لیے — [illegible] عروض و [illegible]
۱۸۶۶ع

ایضاً من

مجکو ان اوراق کی تالیف سے — جب ہوئی فرصت بفضل حق نصیب
مصرع تاریخ ہاتف نے کہا — واہ معیار بلاغت ہے عجیب
۱۸۶۶ع

از خلاق مضامین معنی پرور جناب لالہ انبکا پرشاد صاحب برادر خرد جناب مصنف متخلص بجوہر

رسالہ سحر نے لکھا یہ جبدم — کہ ہین جسمین مضامین غرائب
لکھی تاریخ جوہر نے اسی دم — کہ معیار بلاغت ہے عجائب
۱۸۶۶ع

از سر دفتر نازک خیالان جناب منشی پیارے لال صاحب [illegible] سہسوان

جب عروض و قافیے مین یہ کتاب — میرے مشفق سحر نے تالیف کی
مصرع تاریخ ہاتف نے کہا — خوب ہے یہ سحر سازی سحر کی
۱۲۸۲ھ

قطعہ تاریخ طبع ثانی از جناب منشی رام دیال صاحب [illegible] بدایونی

گل زیبائے بستان معانی — در یکتا ہے دریائے فصاحت
سعادت مند منشی دیبی پرشاد — خدا رکھے انھین دائم سلامت
لکھا ہے کیا ہی اچھا یہ رسالہ — بلاغت کی بھری ہے جسمین دولت
عروض و قافیہ کا ہے بیان صاف — معانی کی رقم ہے سب حقیقت
چھپا تھا گرچہ پہلے بھی یہ نسخہ — دوبارہ اب ہوئی ہے اسکی صحبت

بھاؤں خوش رسا جب اسکو دیکھا | تجری تاریخ لکھنے کی ضرورت
مسیحی سنین روے آفرین سے | کہا ال آے یہ معیار البلاغت

تقریظ و تاریخ طبع ثانی ریختہ خامہ بلاغت شمامہ یکتاے عدیم المثال ناظم باکمال جناب منشی گیندن لال صاحب متخلص بہ گوہر دوست مصنف

بدایع نگاری خامہ دو زبان حمد اُس ناظم کی ہی جسنے مثلث مولید ثلثہ کو ارکان رباعی عناصر اربعہ سے موزون فرمایا اور صنعت طرازی قوت بیان ستایش اُس شاعر کی ہی جسنے ابیات ایام و لیالی کو مصرعہاے برجستہ شمس و قمر سے ترجیع بند بنایا اما بعد شایقان سخن و مبصران علم و فن کو مژدہ ہو کہ ان دنون کتاب لاجواب مجموعہ فصاحت براعت الملقب معیار البلاغت تالیف شریف و تصنیف منیف قدوۃ البلغا نے ذوی الاحترام اسوہ فصحاے عالیمقام سرآمد فصیحان طلیق اللسان سر حلقہ بلیغان سحر بیان بے بہا لعل یکان سخندانی یکتا گوہر دریاے معانی قربانفرماے اقلیم سخن پایہ بلند ساز علم و فن صاحب نگاہ رفیع صورت معانی بیان بدیع طوطی بلند پرواز چمن معانی مقتدا پیش رو کرشیوا بیانی سحبان فصاحت حسان بلاغت تیر بیان توقیر نحریر عدیم النظیر فرید عصر یکتاے دوران جامع فنون شتی ذوی الراے الصایب جناب منشی دیبی پرشاد صاحب المتخلص بہ سحر بدایونی ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایون مطبع نامی گرامی مشہور بنز دیک مدرسہ منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین طبع ہوا باعث مزید شادی خاطر و تفریح طبع ہوا سبحان اللہ کیا عمدہ رسالہ لکھا ہی جس سے تبحر مصنف کا ظاہر ہوتا ہی اللہ اللہ منشی صاحب نے کیا عقل کامل و راے صایب پائی ہی خداوند عالم نے کیسی طبیعت مناسب علم و فن انکو عطا فرمائی ہی کہ جس علم و ہنر کی جانب ذرا بھی التفات کی چند روز کی توجہ سے اسمین کمال حاصل کر لیا کاملین فن کو مات کر دیا بلاغت اور حکمت کے اقسام ریاضی طبعی الہی مصوری خوشنویسی منطق وغیرہ بہت علوم و فنون مین صاحب دستگاہ ہین مصنفات انکی از رنگ چین نظم پروین مرآت العلوم رکاز الفیوض خلاصۃ المنطق معیار الاملا وغیرہ میرے بیان کے گواہ ہین جیسی طبیعت علم دوست ہی ویسا ہی شغل مناسب ہاتھ آیا ہی یعنی اللہ جل شانہ نے عہدہ جلیلہ القدر ڈپٹی انسپکٹر مدارس پر ممتاز فرمایا ہی راقم الحروف کو ایک عرصہ بعید و مدت مدید سے انکے ساتھ ربط و ارتباط ہی بلکہ عہد طفولیت سے فیمابین سلسلہ اتحاد کا انضباط ہی لیکن اوصاف جمیل جو بیان ہوئے وہ معاذ اللہ اس بنا پر نہین بلکہ اظہر من الشمس ہین کچھ مخفی و مستتر نہین علاوہ آن رو داری و سُخن گیری کا مجکو مرض نہین کسیکی بیجا خوشامد یا مدحت گری سے غرض نہین ہان اظہار حق اپنا شعار ہی راستی پوشی سے ننگ و عار ہی اصل تو یہ ہی کہ جس طرح میر شمس الدین مصنف حدائق البلاغت عربی سے زبان فارسی مین

ن علوم کے مترجم اول ہوئے اسی طرح منشی صاحب اردو سے عطے مین مترجم اول ہین واہ واہ کتاب کی
تمامی قواعد و مسائل فصاحت و بلاغت کا انتخاب ہے صرف اس مختصر رسالہ کو ملاحظہ فرمایئے سیر ون
نسخہ قدیم و جدید کے مطالعہ سے فارغ ہو جایئے مصنف نے واقعی سحر حلال کیا ہے بڑے بڑے عویص
دقایق علوم لکھکر گویا دریا کو کوزے مین بند کر دیا ہے تدوین مطالب و تلاش امثلہ مین کیا کیا خون
جگر کھایا ہے تب یہ گلدستۂ علوم و فنون مرتب فرمایا ہے اگرچہ پیشتر ۱۸۶۷ء مین یہ رسالہ چھپ چکا
مگر مصنف نے نظر ثانی کر کے اس مرتبہ فوائد و نکات اور زیادہ کیے ہین اور جو طبع سابق مین سہو
اغلاط ہو گئے تھے وہ سب اصلاح کر دیے ہین علاوہ آن اہالیان مطبع نے بھی بڑا کام کیا ہے
خوشخطی و صحت و تہذیب کتاب مین نہایت اہتمام کیا ہے بلا ریب یہ رسالہ باہمہ ہیئت کذائی بے مثل
لاجواب ہے اس شاہد پری تمثال کا اگر وہ جمال صبا تھا تو یہ حسن شباب ہے کدھر ہین مشتریان شائق
علم و فن کہان ہین خریداران یوسف سخن جلد اس مطلع گران مایہ کو کوڑیون کے مول خرید کر چاشنی
علوم سے مذاق جان شیرین فرمائین اور یہ شعر حالیہ زبان پر لائین شعر جمادے
بند دادم جان خریدم + بنام ایزد عجب ارزان خریدم + اب اختصار
کلام ہے قطعہ تاریخ پر اختتام ہوتا ہے

ذی علم ہین منشی دیبی پرشاد
اللہ رکھے انھین سلامت
خوش سیرت و خوش بیان خوش انداز
خوش خو خوش خلق خوش لیاقت
تصنیف منیف ہے بہت کچھ
تالیف شریف ہے بکثرت
مطبوع ہوئین بہت کتابین
مشہور ہے جودت طبیعت
چھاپا گیا تھا یہ نسخہ پہلے
اب اسمین ہوئی دوبارہ صحت
زائد کیے اسمین کچھ مضامین
نافع ہے جو سب کو فی الحقیقت
دراصل کتاب ہے یہ نایاب
ہے لائق دید و قدر و قیمت
تصحیح کے بعد جب ہوئی طبع
تاریخ کو دل نے کی اشارت
گوہر نے لکھا یہ مصرعۂ سال
معیار مسائل بلاغت ۱۲۹۵

خاتمۃ الطبع

شکر بےقیاس خداے سخن آفرین کی درگاہ مین کہ جس نے انسان کو طلاقت لسانی اور ذلاقت بیانی عطا
فرمائی اسی کے فیض تائید و امداد سے اندنون مین رسالہ شگرف ندرت نگار بدیع نگار مغتنم الوجود پسندیدۂ
روزگار کہ آجتک اس حسن وخوبی و فصاحت بیانی سے اس فن خاص علم معانی - بیان - بدیع - عروض -
قافیہ - اقسام نظم و نثر مین کوئی رسالہ نہ ہوا ہوگا فی نفس الامر یہ رسالہ ایک گنجینۂ بلاغت و فصاحت ہے کہ جو جواہر
بیش بہاے عمدہ عمدہ مقاصد مفیدہ سے مملو ہے پسند طبع ہر صاحب دانش و فراست موسوم بہ معیار البلاغت
تصنیف شریف جوہر شناس سخن منتقد و ماہر ہر فن دبیر عطارد تحریر - سر حلقۂ بلیغان سحر بیان - سرگروہ فصیحان
طلیق اللسان وحید دہر فرید عصر پردہ کشاے چہرۂ شاہد مشکلات مطالب منشی دیبی پرشاد صاحب المتخلص
بہ سحر بدایونی ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایون - ہرچند رسالہ مذکور ۱۹۰۶ء مین بحالت موجودہ سابقہ اور
مطبع مین چھپا تھا - ونیز اکثر رسالہ تصنیفات مصنف علام سے اس مطبع خاص مین اقسام علوم و فنون کے
چھپے اور مقبول و مرغوب ارباب علم دوست ہوے مانند رسالہ نظم پروین خاص اصول خوشنویسی مین - و ارژنگ
چین کہ خوشنویسی کے اصول کا ایک مرقع مانی کہنا چاہیے وعلے ہذا اور بہت رسالہ اس مصنف ذی استعداد
کے چھپے اب بار سوم یہ رسالہ معیار البلاغت بکمال تحقیق اور بنہایت تدقیق کے ساتھ بحسن خط حسب
اصرار و استبداد شائقین علوم مقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نولکشور مین بہ سرپرستی جناب معلی القاب
منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع ہذا بماہ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ
آرایش طبع سے مزین ہوکر اشاعت پذیر ہوا خداوند دو جہان مرغوب و مطبوع اہل عالم فرماوے بمنہ وکرمہ